

* حسبى الله ونعم الوكيل *

* یہ کتاب *

* ۱۰ ایٹ و سعادت انتساب *

تنبیہ الغافلین

* خاکسار نجیب اللہ کی سعی سے *

* اور تصحیح سے مولیٰ غلام نبی خا نصائب کی *

* اور اہتمام سے انتہائی بشارت اللہ صاحب کے *

* سنہ ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء قہ سبہ کو *

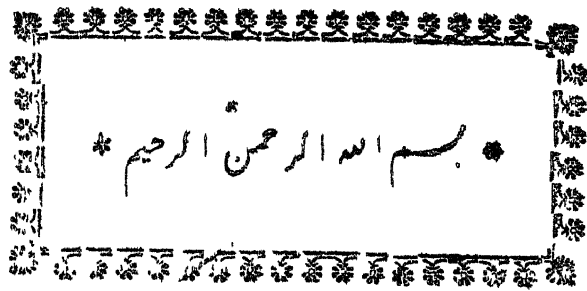
* مطبعہ دارالوحیہ *

* جو واقع محلہ بڑا ٹلا *

* سن صحابہ شہر لاہور *

* ہی ہنگام نمبر ۱۹ *

* دیکھا یا گیا *



ابھی ابھی تعریفیں اور صفاتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جو ہرگز
 مرنیوالا اور پالنے والا تمام عالم کا ہی * اور قدرت مارنے اور بنانے
 والا تمہد کرنے اور فقیر بنانے عزیز کرنے اور ذلیل بنانے ثابت
 کرنے اور گمراہ بنانے ہشت بین لیجانے اور دوزخ میں ڈالنے کی
 آہیکی ذات پاک سے بلا شرکت و وسوسہ کی عاقلہ رکھتی ہی * اور صاف
 اور درود آگے نام : یحییٰ بن بر خرو صا عبدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ
 خاتم الانبیاء سرور اعضا مادی گمراہوں کے شفیع گذہ نگار و بکے عالم پر اور
 انکی جمیع اولاد اور اصحاب اور انکی امت کے تمام پر ہزگاروں
 اور نیک کاروں پر * اس کتاب کے احوال ہیں *

صاحبان بھاٹیوں کو معلوم ہووے کہ اس کتاب میں جس کا نام
 تنبیہ الغافلین ہی قرآن مجید کی آیتیں اور ۱۱۱ کی حد ہیں اور

مشایخ کی نصیحتیں کہ جس سے پندہٗ خفیات گوش ہوش سے دور اور نورِ ایمان سے قاب و سنان صادق نمودر ہو جاوے مذکور ہیں * اور اس کناہ کو ادا بلہ میں کس شخص نے پس بابلون میں قاری سے ہندی کیا تھا پھر حاضری عبد اللہ مرحوم و معذور نے برقی کو شش و محنت شافہ سے اُسے درست کر کے کئی بار دہرایا اور خدای کو نفع عظیم پہنچایا * بالاعمالِ یریم تو مالک اور خاوند ہی دین و دنیا کا اپنی تفصیلات اور عنایات سے اس کتاب کے پڑھنے والوں اور سننے والوں کو دین محمد بکامید ہی اور مضبوطی راہ عنایت فرما * اور اس کے مصحح و مہتمم کو اپنی تفصیلات سے مطالب و اذین کو پہنچا سحر مت سعید ناو شفیعہ و نابہ محم و آلہ و اصحابہ اجمعین * اب یاتا چاہئے کہ سب سے زیادہ مسلمانوں کے حق میں ایمان کی دولت ہی * جس شخص کا ایمان درست ہو اور عقیدین کمال کو پہنچا اس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا تھیکا ہو گا اور اچھا بنا * کہ جو گمہ بہ برقی نعمت ہی اور دونوں جہان کی دولت * پس لوگو کو چاہئے کہ رات دن ایسی باتوں میں جس سے ایمان اور ایمان توت بگرتے اور خوب مقبوط ہو جاوے گے رہیں کہ آخرت میں اپنے خاوند کے پاس سرخروٹی حاصل کر بن اور برے درجو کو پہنچیں پھر جن باتوں سے اللہ و رسول کی راہ سے دور ہو جاوےں بچتے رہیں کہ شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ

مین میمانی اور نیک راہ سے بد راہ کرتا ہی * جس سے انسان مذ
 موت کے خد اب الہی مین گرفتار ہوتا ہی * اُس وقت سوائے حسرت
 اور افسوس کے کچھ کام نہیں آتا * ۱۷۱ کتاب مین پچیس باب مین
 اور خاتمہ * پہلے باب مین ایانکا بیان * دوسرے باب مین نی کی سنتوں
 پر چلنے اور بدعتوں کو چھوڑنے کا بیان * تیسرے باب مین علم کا بیان
 * چوتھے باب مین دنیا کی دوستی کا بیان * پانچویں باب مین مابسمین قیامت کا بیان *
 ۱۹۶ ۲۱۲ ۲۲۵
 چھٹے باب مین دوزخ کا بیان * ساتویں باب مین ہشت کا بیان * آٹھویں
 باب مین ما اور باپ اور ہمسائے کے حق کا بیان * نویں باب مین
 سو دکانیو اور لوٹکا بیان * دسویں باب مین زکوٰۃ کا بیان * گیارھویں
 باب مین نشا پینے والوں کا بیان * بارھویں باب مین نماز کی فضیلت
 ۲۳۹ ۲۴۱
 کا بیان * تیرھویں باب مین قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان * چودھویں
 باب مین ماہ رمضان المبارک کا بیان * پندرھویں باب مین حج
 ۲۴۲ ۲۴۴
 کا بیان * سولھویں باب مین باہمین جو روا اور خاوند کا بیان * سترھویں باب
 ۲۸۸
 مین چھوٹے اور کذب کی برائی کا بیان * اٹھارھویں باب مین باہمین غیبت
 ۲۹۲
 اور سخن چینی کے عیب کا بیان * انیسویں باب مین لوگوں کے دکھائے
 ۲۹۹
 کو جو ناز کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اُسکا بیان * بیسویں باب
 ۳۱۶
 مین غرور اور تکبر کا بیان * اکیسویں باب مین اخلاق نیک اور غصہ
 ۳۵۱ ۳۵۰
 کھانے کا بیان * بائیسویں باب مین نیک لوگوں کی باتوں کا بیان * تیسویں

باب بین ابوشحمر کا بیان * چوسوین باب بین ماتم کرنیوالو نکایان
 * پیچسو من باب بین کئی فصیلین ہیں * پہا باب ایمان کے بامیں
 * ایمان شرع بین کہتے ہیں قبول کرنے اور اعتنا دلانے کو ان چیزوں
 کے اوپر کہ پیغمبر خدا ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے اور بند و نیکو
 پہنچایا اور انکے لئے پر خوب یقین کرینکو * اور قبول کرنا خواہ اجمالا
 ہو جیسا کہ ہے کہ جو کچھ محمد ﷺ خدا کے پاس سے لائے ہیں سب حق ہی *
 خواہ تفصیلاً یعنی حد احد اہر ایک حکم بر جو حضرت نے فرمایا اور جو جو لائے
 ایمان لاوے * ایمان اجمالی مومن ہو نیکو کفایت کرتا ہی لیکن در حد
 ایمان تفصیلی کا کامل ہی * اب چانا چاہئے کہ ایمان حاصل ہو نیکو صرف
 پیغمبر وقت کو صحیح ماننا اور حق پہچاننا بس نہیں کرتا جب تک
 تصدیق کے مرتبے کو جسے تھدیک ماننا اور صحیح عائد دل سے کہتے ہیں
 نہ پہنچے * اور اسیر دل قرار نہ پاتے اور ناظر کو سبب نہ ہوے *
 پس حقیقت ایمان کی یہی تصدیق نفسی ہی اور اقرار کرنا ہاں ہے *
 پہلے سو اوسطے ہی کہ جب اسنے اقرار کیا تو شرعی احکام اس پر جاری
 ہووے پھر بعضی باتیں ایسی ہیں کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے
 ان ماتو کے کرنے سے کافرون بین کنا جاتا ہی * جیسا کہ سب سے
 کہنا یا جنیو و النہ * اور جو اس قسم کی باتیں ہیں انکا مؤلفہ کرنے
 والا بھی شرع کے حکم سے کافر ہی * لیکن عاں تک اور ایمان کی حقیقت

یمن و اہل نہیں * بلکہ اُس کے کمال کی شرط ہی * ایمان بے عمل ناقص
 ہوتا ہے * چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلا دینگا پر ایمان کی حد سے باہر نہیں
 نکلا * اور صو تیکہ وہ گناہ کو بھوتا جائے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ مغیرہ
 ہو * اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہی * صحابہ اور اگلے علما ۱۱ مسمی
 اعتقاد برحقے * فاسق کو مومن کہتے تھے اور ۱۱ سلام کے احکام اُس پر
 جاری کرتے تھے اور مسلمانوں کے مقبروں میں اُسے گاترتے تھے * اور بعض
 علماء اور تابعین وغیرہ بے نقل کی گئی ہے کہ اَلْاِیْمَانُ تَصَدِیْقٌ
 بِالْقَلْبِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ * یہاں مراد ایمان کا ماں
 سے ہے اور محدثین اور محققین سے بھی یہی یمن نقل کرتے ہیں اگرچہ
 بعض عبادت اُنکی ظاہر یمن کو کو نکو اُسکے خلاف پروہم یمن والی ہی
 * خوارج گناہ کبیرہ بلکہ مغیرہ کے بھی کرنا والے کو کافر کہتے ہیں اور
 حنزلہ کافر کہیں نہ مومن * دونوں کے بیچ یمن ایک مرتبہ ثابت کرتے
 ہیں * اور بعض آیت اور حدیث کو جسکی ظاہر میں یہ بات پائی جاتی
 ہے دلیاں کرتے ہیں اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں جس سے اہل
 جنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے تاویل بیان کرتے ہیں * اور حقیقت
 یمن آیتوں اور حدیثوں کی مراد وہی ہے جسکو پہلے اگلوٹنے جو دین کے زبان
 وان اور شریعت کے مطلب رس اور انداز اور قرینوں کے واقف
 گذر تھے سمجھاتھا * اگرچہ ظاہر یمن اُسکے خلاف پوچھا جاوے اور یہ برآ

ایک قاعدہ مضبوطی و ثبوت کے سمجھنے کو اور اُسکی مراد پر سمجھنے کو *
 اور جسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بجاوے وہی ہے * تفصیل
 ایمان کی بہی * ایمان لاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود ہے
 اور سب چیزیں اُسکے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی ہیں * اور اپنی
 پیدائش اور قائم رہنے میں وہ اُسکی ذات کے محتاج ہیں * اور وہ
 کسی چیز کا محتاج نہیں اکیلا ہی ذات میں اور صفات میں اور افعال
 میں کسی کا کسی کام میں اُسکے ساتھ ساتھ ہیں * اور ربانہ وجود اُسکا
 اور وہی ہے جو وہو حیات کے موافق ہیں * اور نہ علم اُسکا کسی کے مطابق
 اور اُسکے سمیع اور بصیر اور ارادے اور قدرت اور کلام کو مخلوقات
 کے سمیع اور ارادے اور قدرت اور کلام کے ساتھ ساتھ ہے * سمناہی
 کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہ ہو * اللہ تعالیٰ کی ذات جس
 طور بے مانند ہی اُمی طور پر اُسکی صفاتیں اور کلام بھی بے مانند
 ہیں * مثلاً اُسکے علم کی صفت ایسی ایک صفت قدیم ہی کہ جسکے
 مسبب ازل اور اند کے کاموں کا اُسکی تھی رقی ہست اچھی بری تمام
 حقیقت کو جس طرح جس وقت میں جس قدر موجود ہو گا ایک آن میں
 دریافت کر لیا ہی کہ زید قائلے وقت میں زندہ اور قائلے وقت میں
 مردہ ہی * ایسا ہی کلام اُسکا ایک ہی ہے نہ ازل اور پھیلاؤ رکھنے
 والا ہی کہ تمام کتابیں حنازل ہوئیں ہیں اُسکی تفصیل ہیں * اور

خلق اور نیکو بین ایک صفت ہی خاص اللہ تعالیٰ کی کہ جمیع ممکنات کو کیا جوہر کیا عرض کہا بندوں کے اختیاری کام سب کو اُسنے پیدا کیا ہی * اسباب اور وسیلوں کو اپنے فعل کا پردہ بنایا ہی * بلکہ اپنے کاموں کے ثابت ہونے کی دلیلین تھہرائی ہیں * جیسا کہ عقل مند لوگ جمادات یعنی بنیاد برہنے والی چیزوں کی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ لیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حرکت اس چیز کے لائق نہیں ہی ۔ اس کا کوئی حرکت دینے والا سوائے اس کے ہی * خصوصاً دے ہو شمار جنگی آنکھیں شرع کے سرے سے روشن ہوئیں ہیں بوجھتے ہیں کہ ممکن یعنی ہونے والا اپنے بنانے میں یا دوسرے کے ہوا وہ جوہر خواہ عرض یعنی ذات ہو یا صفت متدور نہیں رکھتا * ہاں قدرے فرق جمادات یعنی آن برتھم چیزوں کی حرکات میں اور افعال اختیاری میں ثابت ہی * اور ایمان لانا اس پر واجب ہی کہ حق تعالیٰ نے بندوں کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ کی اس پر جاری ہی کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس کام کو پیدا کر دیتا ہی * سو اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کسب کرنیوالا کہتے ہیں یعنی حاصل کر لے والا * اور بھائی برائی ثواب خدا اب اُس پر تھہراتے ہیں * جمادات اور حیوانات یعنی غیری روح اور جاندار کی حرکت میں فرق نہ

سمجھنا کفر ہی خلاف شرع اور خلاف عقل * اور صوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا کرنا والا جاننا بھی کفر ہی اس لئے پیغمبر ﷺ نے فدیہ کو اس امت کا بھوس فرمایا ہی * اور اللہ تعالیٰ کسی چیز میں پیتھتا اور کوئی چیز اُسمیں پیتھتی اور وہ سب چیزوں پر محیط ہی یعنی گھیر رکھا ہی اُسمنے اپنی ذاتی گھیر سے ہے * اور نزدیک اور ملاپ سب چیزوں سے رکھتا ہی * نہ وہ گھیرا اور نزدیک اور ملاپ جو ہماری عقل میں آوے کہ وہ اُسکی جناب پاک سے لائق نہیں * اور جو کچھ کشف اور شہود سے یعنی کھل جانا اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے معلوم کریں وہ اُسے پاک ہی * ایمان غیب پر لایا جائے اور جو کچھ کشف اور شہود سے سمجھا جائے وہ اُسکی تصویر اور نقل ہی اُسپر خیال نہ رکھا جائے بلکہ اُسکو نیست جانا چاہئے جو نہیں بزرگوں نے فرمایا ہی * ایمان لانے ہمیں ہم کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو گھیر رکھا ہی اور سب سے نزدیک ہی * اور معنی گھیر رکھنے اور نزدیک ہونے اور ساتھ ہونے کے نہیں سمجھتے ہمیں کہ کیونکر ہی * اور ایسا ہی مطلب لفظ استوا کا یعنی برابر ہونا عرش پر * اور سمانا اُس کا مومن کے دل میں اور اُترنا پہچانی رات کو در آسمان پر کہ حدیثوں میں اور کلام الہی میں آیا ہی * اور ایسا ہی مطلب ہی لفظ ماتمہ اور منہمہ کا کہ کلام الہی اُس

پرو لالت کرتا ہی ! ان سسپہر ایمان لایا چاہئے اور ظاہر کے مننے اُن
 لفظوں کی نہ لیا چاہئے اور اسکی تحقیقات میں نہ برتا چاہئے * بیان اُسکی
 حقیقت کا اللہ تعالیٰ کے عالم پر بھوترا چاہئے تاکہ جو غیر حق ہی وہ حق
 نہ سمجھا جاوے * اور صفات اور افعال الہی میں آد میون کو
 بلکہ فرشتوں کو سوائے حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ حاصل نہیں *
 نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر ہی * اور تا وہی یقین بیان
 تھہرا لینا محض نادانی * اور ایک ملاپ اور نزدیکی اللہ تعالیٰ کی
 و و مری طرح بر ہی کہ پہلی طرح کے ساتھ سوائے ہمسام ہونے کے کسی
 طرح کا میل نہیں رکھتی * ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندوں کی قسمت
 میں ہی، جیسے فرشتے اور انبیاء اور اولیاء پر عوام و منہن بھی ! اس طرح
 کسی نزدیکی سے بے نصیب نہ ہو * مگر اس نزدیکی کے بیشمار درجے
 ہیں * نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہی اور کفر اور ایمان اور فرمان
 برداری اور نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کے
 ارادے اور تقدیر پر ہے * لیکن اللہ تعالیٰ کفر اور گناہ کے کاموں
 سے راضی نہیں اور آسکے واسطے اُس نے مزائین تھہرائیں ہیں اور
 فرمان برداری اور ایمان کے عوض اچھا بدلہ دینے کے وعدے کئے
 ہیں * ارادہ اور ہی اور رضا اور ہی * اور ہزاروں طرح کی رحمت
 اور درود پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر شمار

۱۰ جیو * اگر لیے لوگ نہ بھیجے جاتے تو یہ ایک کی راہ کدیسا کو سناؤ م
 نہونی اور سب عالم اور نیک باتیں آدمیوں سے پوشیدہ رہ جاتیں سب
 نبی ر حق ہیں * اول سب کے حضرت آدم اور آخر اور افضل
 سب ہیں محمد مصطفیٰ ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام * اور معراج اور
 صیراُنکی مکے سے مسجد اقصیٰ میں اور وہاں سے ساتوں آسمان سے رُوحِ الہی
 تک حق ہی * اور آسمانی کتابیں جو نبیوں پر اُتری ہیں جیسی تور است
 اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن مجید اور صحیفے جو حضرت
 ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبروں پر نازل ہوئے ہیں حق ہیں
 سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر ایمان لانا چاہئے * مگر گنتی اُنکی
 سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی شخص کو معلوم نہیں کیونکہ یہی دلیلیں ہیں
 ثابت ہیں، ہوئی * اور سب بنی برتے اور بھولے گناہوں سے
 پاک ہیں * اور پیغمبر کی باتیں جو مفہوم دلیلیں ہیں معلوم ہوئی
 ہیں سب پر ایمان لانا چاہئے * اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ
 کے پاک ہیں گناہوں سے نہ امر و نہی و نہ عورت نہ کھانا و نہ
 نہ پانی و نہ حی لائق ہیں عرش کو اُتارے ہیں * اور حکام پر
 مقرر ہیں اُسکا انجام دیتے ہیں پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور
 مخلوقات سے افضل اور مقرب ہیں تو بھلی و دھمی خلقت کی طرح
 عالم اور قدرت نہیں رکھتے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے اُنکو عالم اور قدرت دیا ہی

اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر نیکو مسلمانوں کی طرح ایمان رکھتے
 ہیں اور اُسکے بھید و دریافت کرنے سے عاجز اور اپنی طاقت اور وصمت
 کے موافق اُسکی بندگی کے حقون کے ادا کرنے میں توفیق الہی کے
 سبب شکر گزار رہا کرتے ہیں * اللہ تعالیٰ کے خاص بند و نکو اُسکی
 واجب خدمتوں میں شریک جانتا کفر ہی * جیسا کہ دو مصرعے کا فریضہ نمبر ونسے *
 منکر ہو کر کافر ہونے اسی طرح نصارا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا
 کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتوں کو اُسکی بیٹیاں سمجھا کر اور اُسے
 کہ اُنکو غیب کی باتوں کا عالم جانتے تھے مشرک ہونے * اور فرشتوں
 اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات یعنی اور دو مرد و نکو نیکو صفات
 یعنی شریک بنانے * اور عصمت کی محنت یعنی سب حیوں سے پاک
 ہونا سوائے انبیاء اور فرشتوں کے دو مردوں یعنی اعتقاد نہ کرے اور
 متابعت انبیاء کی ہر کام میں منظور رکھے * اور جن باتوں کی خبر فیض نمبر
 ۱۱۱۱ دی ہی انہرا ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتوں سے منع
 فرمایا اُن سے دور بھاگے * اور کسی کے قول اور فعل کا جو فیض نمبر
 کے قول اور فعل سے ایک بال بھر بھی فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے
 * اور فیض نمبر ۱۱۱۱ نے جو خردی ہی کہ دو فرشتے منکر تکبر قبر میں مردوں
 سے حوال کریں اور کافر و نکو اور بعض مسلمان گناہ گاروں کو خدا اب
 قبر کا ہو کا صحیح ہی * اور بعد موت کے پھر زندہ ہونا قیامت کے دن

اور مور یعنی نرمی کے لچیلی وضع پھر نکالنا سب کی موت کے واسطے
 اور آسمانوں کا پھٹنا اور ستاروں کا ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑوں کا اڑنا
 اور دوسری وضع کے مور سے مرو نکالنے سے زندہ ہو کر نکالنا اور نئے
 سر سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہی * اور حساب قیامت کا اور
 سگو ای ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور بار ہونا پل صراط سے
 جو دوزخ کی پلٹھ پر توار سے تیز اور بال سے مار بک ہی ہے۔ بکلی
 کی طرح یعنی ہوا کی طرح یعنی چالاک لکھو ترے کی طرح یعنی آہستہ
 آہستہ پار ہو گئے اور یعنی دوزخ میں گہرے نیچے حق ہی * اور سفارش
 کرنی انبیاء اور اولیاء اور نیک لوگوں کی گہرے نیچے حق میں صحیح ہی *
 اور عرض کو ترسج ہی پانی اُسکا دو وہم سے سفید اور شہد سے میتھا
 آسپر کو زے دھرے ہیسی جیسے آسمان میں تارے * جو کوئی اُسکا پانی
 پیئے پھر کبھی وہ پیاسا نہ ہووے * اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے برے بھاری
 گناہ کو بے توبہ اپنے کرم سے بخش دے اور چھوٹے گناہ پر خدا اب
 کرے * اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ
 کے وعدے کے موافق البتہ بخشا دے گا * اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ
 میں گرفتار رہیں گے * اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ میں ڈالے بھی جاویں
 آخر کو تھوڑے یا بہت دنوں میں البتہ دے دوزخ سے مخصوصی پا کر
 بہشت میں داخل ہونگے پھر ہمیشہ وہیں رہیں گے * اور مسلمان برے

گناہوں سے کافر نہیں ہوتا اور ایمان سے نکال نہیں جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے خدا کے جنکی بھریاں سمبر صاحب نے دی ہی اور قرآن میں لکھا موجود ہی جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیریں اور طوق اور بھیر سی اور دھاتی آگ اور گرم پانی اور خار دار درخت اور زقوم یعنی سینہ بند تھم کے درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور کچا دوسچ ہی * اور اسی طرح پر بہشت کی سب نعمتیں کھائے پینے کی اور حور و قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہی * اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی کہ مومنوں کو بہشت یقین ہے پروہ بے جہت اور بے مثال میسر ہو دیکھا * اور ایمان کہتے ہیں دل سے سچ جاننے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کر لے کو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت جیسا ظالم کے جبر سے حساب میں نہیں آتا * اور جانے کہ پیغمبر خدا کے اصحاب سے نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور ہوا تو پھر وہ توہ کر کے پاک ہو گیا * قرآن کی اکثر آیتیں اور بہت سی حدیثیں انکی تعریف میں گواہی دیتی ہیں * اور بہت بھی قرآن سے ثابت ہے کہ وہ آپس میں محبت اور مروت رکھتے اور کاروں کے حق میں سخت تھے * سو جو کوئی انکو آپس میں مخالف اور بے الفت سمجھے وہ قرآن کا سرکروا * اور جو کوئی ان سے عداوت اور بغض رکھے گا وہ قرآن کی حکم سے کافر بنا * وہ امانت دار ہیں وحی کے

اور گاہبانِ ہیین وین کے اور قوی کر نیوالے ہیین اسلام کے اور
دور کر نیوالے ہیین کفر کے * جو کوئی اُن سے منکر ہو اوہ قرآن اور
سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا * اور صحابہ کے اجماع اور
ہکی دلیاؤں سے ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اصحابِ بوسے افضل
ہیین * اُنکے بعد عمر رضی اللہ عنہ * سب اصحابِ بون نے حضرت ابو بکر کو
افضل جانکر اُن سے بیعت کی پھر اُنکے اشارے اُنکے پیچھے حضرت
عمر کی خلافت پر اُنکی فضیلت کے سبب اجماع کیا * اور حضرت
عمر کے بعد تین دن تک آپس میں صحابہ نے مشورت کر کے حضرت
عثمان کو افضل جان کر خلیفہ کیا اور اُن سے بیعت کی * اور بعد حضرت
عثمان کے سب صحابہ مہاجرین اور انصار نے خود اپنے اپنے میں
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی * اور جیسے علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اُنہی نے خطا کی * مگر بدگمان اصحابوں نے
ٹرکھا چاہئے اور اُنکے آپس میں کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجا یا چاہئے
* اور انہیں سے ہر ایک کے ساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آیا
چاہئے * اور اسی طرح کئی اصحاب جو اصحابِ کبار کے سوا قطعی
بہشتی ہیین اُنکو نیک جائے * چنانچہ عبدالرحمن و طلحہ و زبیر و ابو عبیدہ
و سعد و سعید اور حضرت حسنین اور اُنکی مائی بی فاطمہ اور بی خدیجہ
اور بی عایشہ رضی اللہ عنہم * اور جتنی بی بیان اور بی بیان حضرت

کی تھیں سب کو بہتر اور افضل دوسرو نے یقین کرے اور انکی
 محبت دل سے رکھے اور اسے اور انکی اولاد کے ساتھ بہ تعظیم و
 توقیر پیش آوے * اور ایسے عمل کرنے حضرت پیغمبر ﷺ کی
 محبت اور نافرمانی سے طافہ رکھتے ہیں * پھر جو کوئی برخلاف اسکے
 کرے اسنے گویا حضرت محمد اونیکی * اہل حق کے یہی عطا ید ہیں
 بیان میں آئے * عَنْ دُمَيْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
 نَحْنُ مِنْهُ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ
 الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرًا لِسُفْرِ وَلَا يَعْرِفُهُ
 مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى الْمُبَيِّ ﷺ فَأَمْسَكَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ
 وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ
 قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 وَتَقِمْ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
 إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا لَهُ بِعَالِهِ وَيَصْدِقُهُ
 قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
 كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ
 صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ
 تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاتَّقِ اللَّهَ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْمُسَامَحَةِ
 قَالَ مَا الْمُسْتَوَلُ فِيهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ

أَمَّا رَاتِبًا قَالَ أَنْ تَلِدَ إِلَّا مَدَّ رَبَّتْهَا رَأَى نَوَى الْحَفَاةَ الْعَرَاءَ أَعَالَةً
رَهَاءَ السَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنِيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَبِثْتُ مَلِيًّا
ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَمْرُو أَنْذِرْنِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَالِمٌ
قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ وَيُنَكِّمُ رِوَاةً مُسَلِّمَةً وَرِوَاةً
أَبُوهُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ إِذَا رَأَيْتَ الْحَفَاةَ الْعَرَاءَ الصَّمَّ
الْبَكْرَ مَلُوكَ الْأَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْمَلُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ عَلَمٍ سَاعَةٍ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *

م * عمر خطاب کے بیٹے راضی ہو اسے روایت کرتے ہیں
کہ اس وقت ہم تھے رسول خدا ﷺ کے نزدیک کہ ایک دن جب
آیا ہمارے پاس ایک شخص جسے نہایت صغیر کہتے (اسکے
سیاہ بال ہین سماوم ہوتا تھا) اس پر نشان سفر کا اور ہین پہناتا تھا
اسکو ہم یقین سے کوئی یہاں تک کہ بیٹھا وہ رو بروی ﷺ کے پھر
گھاڈے اپنے زانوؤں کو حضرت کے زانو سے اور رکھے اپنے ہاتھ
اپنے زانوؤں پر اور کہا امی محمد م خبر دو مجھ کو اسلام سے بعینہ اسلام کی
حقیقت فرمائے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس پر
کہ ہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد م کھیتا ہوا اللہ کا ہی اور پڑھا
سکر تو نماز اور دبتارہ زکوہ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج
کر اللہ کے گھر کا اگر مقصد وہ ہو جو راہ روی کا یعنی زاد و راہ اور

امن ہو راہ کا کہا اُس شخص نے کہ صحیح کہا تو نے * پس تعجب کیا ہم نے اُس شخص سے کہ پوچھتا ہی حضرت سے پھر سچ مان لیتا ہی اُسکو * کہا اُس شخص نے بتلا تو مجھ کو ایمان کی حقیقت * فرمایا حضرت ﷺ یہ کہ ایمان لا دے تو اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر اور پچھلے دن پر * اور ایمان لا دے تو نقد پر پر اُسکی بھلائی اور برائی کے ساتھ * کہا اُس مرد نے سچ کہا تو نے * کہا بتا تو مجھ کو احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالیٰ کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہی تو اُسکو پھر اگر ایسا نہیں ہی کہ دیکھتا ہی تو اُسکو تو ایسا جان کو تحقیق وہ دیکھتا ہی مجھ کو * کہا اُس نے کہ جردے تو مجھ کو قیامت کب ہوگی * فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ خردار ہیں قیامت کے آنے سے * کہا بتلا تو مجھ کو اُسکی علامتیں فرمایا قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ جنے کو مذی اپنی مالکہ کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں اور ننگے بدن والوں مفلسوں بکری پھرانے والوں کو برسی برسی ہمارے بناتے * کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص اور تھہرا رہا میں دیر تک * پھر فرمایا حضرت نے مجھ کو آیا جانتا ہی تو امی عمر کوں تھا یہ پوچھنے والا * کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں * فرمایا تحقیق وہ جبریل تھا آیا تمہارے پاس کہ سکھلاوے تم کو

فقہار ادریس * روایت کی اس حدیث کو مسلم نے * اور روایت
 کی اس حدیث کو ابو ہریرہ نے کچھ اختلاف کے ساتھ انکی روایت
 میں یوں ہی اور جب دیکھے تو ننگے پاؤں والوں گئے دن والوں ہر دن
 گونا گونا زمین کے مالک * علم قیامت کا داخل ہی پانچ جزو میں کہ
 انکو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ * پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت بیشک
 اللہ کہ اسکی پاس ہی علم قیامت کا اور میہنہ کے بہ منہ کا آیت کے
 آخر تک * روایت کی اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے *
 ومن ابی ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم الا یمان بضع وسبعون شعبۃ ما فضلھا قول لا الہ الا اللہ
 وادناھا ما طہ الا ذی عن الطریق والھیاء شعبۃ من
 الا یمان متفق علیہ * روایت ہی ابو ہریرہ رضی سے کہا انھوں
 نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں
 * سو بہتر اور اول ان میں کلمہ طیب لا الہ الا اللہ کا پڑھنا * اور
 ادنا اور کم تر انکا دور کرنی تکلیف کی چیزیں راہ سے جیسے کانٹے
 لگناں پتھر نجاست کی چیزیں انکو راہ سے دفع کرنا * اور شرم کرنا
 بری اور ناکاری باتوں سے یہ ایک بڑا شعبہ ہی ایمان کا * ف * جانا
 چاہئے کہ ایمان کی شاخیں اخلاص اور اعمال اور واجبات اور سنن
 اور مستحبات اور آداب کی رو سے بے شمار ہیں کہ اسکی حد

کو حوالے شارح کے کوئی نہیں جانتا * شاید اصول حکموں کے اور
 قاعدے ایمان کے اُس حد تک پہنچ ہوں * اور بعض یوں کہتے ہیں کہ
 اِن حدود و نیک بیان سے تعین کچھ مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہی *
 کیونکہ ستر گاہ و محاورہ کی رو سے کثرت پر ولالت کرتا ہی *
 غرض ایمان کی شاخیں باوجود اُسکے کہ حد اُسکی شمار سے باہر ہی
 کلمہ رکھائی اُنھیں نئے ایک اصل کو وہ کیا کہ کاماں کرنا نفس کو اچھے
 نیک کاموں سے جو اس جہان اور اُس جہان کے کام آویں اور یہ
 حاصل ہوتا ہی اللہ اور رسول کے احکام کے عام سے اور اُنکو ہمیشہ
 بجالانے سے * اور اعتقاد کی صحت سے * جیسا قرآن شریف میں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * **اِنَّ الْاٰیٰتِیْنَ قَالُوْا رَبَّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْمَعْنَا وَا**
رَعٰی جن لوگوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر اسی پر قائم
 رہے * اور حدیث میں آیا ہی * **قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَمِیْعُمْ**
لِیْنِیْ کہہ ایمان لایا جن اللہ پر پھر اُسپر قائم رہے * اور بعض علماؤں نے
 اِن شاخوں کو بیان کیا ہی ۱۔ سطر ح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اُسکی
 صفوں پر اور یہ اعتقاد کرنا کہ جو سوا ہے اللہ اور اُسکی صفوں کے
 ہی سو حادث یعنی نئی چیز ہی قدیم نہیں * اور ایمان لانا خدا کے فرشتوں
 پر اور اُسکی کتابوں اور پیغمبروں پر اور اُسکی تقدیر پر ایک ہو
 یا بد * اور قیامت کے دن ہر ۱۔ س میں داخل ہی خدا ب ہونا

بدکار و نکا اور آرام سے رہنا ایک کار و نکا * اور یہ کہ قیامت کے دن حساب
 ہوگا * اور لوگوں کے عمل ترازو میں تولے جائیں گے * اور اعمال کا نام
 نیکو و بد ہونے یا تھم میں اور بد و نیکو بائین یا تھم میں دیا جائیگا * اور پابراہ
 پر سے سب کو گزرنا ہوگا * اور اللہ تعالیٰ کا دیدار مومن کو نصیب
 ہوگا * اور بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں والے جائیں گے *
 اور ہمیشہ وہاں رہیں گے کبھی باہر نہ آئیں گے * بہشتیوں کو نصرت اور راحت
 ہمیشہ ملے گی * اور دوزخیوں کی ہر طرف کے خدا سے ہمیشہ ہوا کرے گی *
 اور یہ بھی شہید ایمان کا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنی اور اُسکی
 دوستی سے * اور بغض رکھنا اُسکے دشمنوں سے * اور محبت رکھنی
 یا شہید سے یعنی اُنکی تعظیم کرنی اور انہرور و بدکھینچنا اور اُنکے یاروں
 سے دوستی رکھنی * اور اُنکی آل و اولاد کے ساتھ محبت
 کرنی * اور اُنکی سنتوں کی پیروی کرنی یعنی اُنکی طریق پر چلنا اور
 اُسکو رواج دینا * یہ سب رسول کی محبت میں داخل ہی * غرض
 اللہ و رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام میں سارا جہان ایک
 طرف ہو اور اللہ و رسول کی متابعت ایک طرف تو اللہ و رسول کی
 جو محبت ہی ہے پرواہ ہو کر کسی کی رعایت نہ کرے جس میں اللہ و
 رسول کی رضامندی سمجھے اُسی کو عمل میں لاوے * وہی تو سچا
 محب ہی * اور جس نے یہ نہ کیا اور جس قدر اُنکے احکام سے اُس نے چشم

پوشی کی اُسی قدر اُسکے ایمان بینِ خلیل پر آ اور دوستی کے دعوے
 بین . چھوٹا تھہرا * اور ستعبہ ایمان کا یہہ ہی کہ جو وہاں کرے اللہ کی
 رضامندی کے واسطے کرے دوسرے کی طرف نگاہ نہ کھے یاد کھا دے
 کو نہ کرے * خواہ وہ وہاں ہاتھ کا ہو یا بدن کا یا زبان کا مادل کا یا اعتقاد
 کا * اور ستعبہ ایمان کا ہی گناہ کے کاموں میں خدا سے دُورنا * اور
 نیک کاموں میں اُسے امید رکھنی * اور ستعبہ ایمان کا ہی توبہ کرنا
 گناہوں سے جب گناہ ہو جاوے تبھی توبہ کرے ہرگز توقف نہ کرے
 * اور شکر کرنا نعمت پر * مثلاً اللہ اولاد دے تو عقیقہ کرے نکاح
 کرے تو طعام و لیمہ کھنا دے ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو
 تو زکوٰۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے * اور ستعبہ ایمان کا ہی
 جہد کو وفا کرنا یعنی جو قول کرے اُسکو پورا کرے * اور مصیبت
 پر صبر کرنا * اور گناہوں سے دور بھاگنا * اور نقد پر راضی رہنا *
 اللہ پر توکل کرنا * چھوٹوں پر مہربانی کرنی برحق کی خدمت کرنی تعلیم
 بخالانی * بری باتوں سے بچنا * جیسے طمع اور بخل اور کبر اور تسہل
 اور حجب اور کینہ اور غصب وغیرہ اور ستعبہ ایمان کا ہی کلمہ
 توحید پڑھنا اور قرآن تلاوت کرنا * اور عام وین سکھانا * اور دعا
 مانگنی اور استغفار کرنا * بیہودہ کاموں سے بچنا * جسم کو پاک
 رکھنا ظہر اور باطن کی ناپاکی سے * نماز پڑھنی فرض ہو پانچوں *

شرم گاہ تو ہانکنی * صدقہ دینا فرض ہو یا نفل * آزاد کرنا غلام لونڈی
 کا * سخاوت کرنی * مہمان داری کرنی * روزہ رکھنا فرض ہو یا
 نفل * احکامات کرنا * شب قدر کو تو ہوندھنا * حج کرنا * غمرہ لانا *
 طواف بیت اللہ کرنا * ہجرت کرنی کافروں کے ملک سے اور اس
 ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق فحش و بدعت و رواج پاوے *
 بچانا اپنے دین کو بد باتوں سے * اللہ کی نذر ادا کرنی * گناہوں کا
 کفارہ دینا * حرام کاری سے بچنا * حق ادا کرنا اہل و عیال کا
 مقدمہ ور کے موافق * ماباپ کسی تابعہ ادا کرنی بشرطیکہ خلاف شرع
 نہ ہو * نیکی کرنی انکے ساتھ مال اور خدمت اور اچھی باتوں سے *
 تمہایت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر * سلوک کرنا نانے داروں
 سے * فرمان برداری کرنی مسلمان مرد و ار کی اگر خلاف شرع حکم نہ کرے
 * لونڈی غلام سے نرمی کرنی * اپنی بی بیوں میں برابری رکھنی * جماعت کی
 متابعت کرنی * مسلمانوں میں صلح کروینا * باغیوں کو اور جو اسلام سے
 پھر جاوے اُسی کو مار دینا * نیکو بکری اور دین کے نیک کاموں میں
 مدد کرنی * حکم کرنا اچھے کاموں کا * باز رکھنا برے کاموں سے * صرا
 وینا بدکاروں کو * جہاد کرنا کافروں اور بدعتوں سے ہتھیار سے اور
 زبان سے * ادا کرنی امانت * باپچوان حصہ دینا غنیمت کا * ادا
 کرنا قرض اور حق ہمسائے کا * معاملہ کرنا لوگوں سے خبیثوں کے

ساتھ * جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے * خرچ کرنا مال اچھی
 جگہ جیسے یتیموں سکینوں متحدہ کو دینا * سب جہد خالقانہ مدد سے
 بل مہمان صرا و غیرہ کی عمارت میں پیدا لگانا * مال بیجا خرچ نہ کرنا *
 بکھار کر اسلما علیکم کہنا * جواب سلام کا اور پتھینکنے والے کا جو الحمد
 صہ کہہ دینا * بچ رہنا کلیل اور تماشے سے اور لوگوں کے ایداد میں
 سے * ہتھ دینا راہ سے اس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاویں * دعوت
 قبول کرنی بشرطیکہ وہ ان کوئی بات خلاف شرع نہ ہو * جنازہ کی نماز
 پڑھنی اور اُس کے ساتھ جانا * بیارہ پر سی کرنی * ہر مہینے میں تین دن
 روزے رکھنے تیرہویں چودھویں پندرہویں کو * وہن انس رض
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
 مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ متفق علیہ * روایت کی
 انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ ایمان دار نہیں
 ہوتا کوئی تم میں کا یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک وہ زیادہ دوست
 نہ رکھے بھلا اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگوں سے * ف *
 محبت پیشتر خدا کی یہی ہی کہ دین کے امور میں اور ان کی سنت
 کی پیروی میں ان کی رضا مندی لحاظ رکھے * اور اپنی ذات اور
 اہل و عیال اور ما باپ اور دولت اور حشمت پر کہ دنیا میں
 محبوب چیزیں یہی ہیں ان کی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے

* مثاباں و مال سب گنودے پرانکا حکم اور حق قائم رکھے ہاتھ جسے
 نہ دے * وَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَ
 بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ * کہا عباس رض
 عبدالمطلب کے بیٹے حضرت کے چچا نے * فرمایا حضرت نے کھا
 مزا ایمان کا اُس نے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہو نے پر اور خوش
 ہوا اسلام سے اپنا دین ہو نے پر اور محمد ﷺ سے پیغمبر ہو نے پر *
 * ف * بے تیون چیزیں آدمی کے دل کی بیماریاں دیکھ کر ہی نہیں اور
 گناہ کی ناہاکی سے پاک کر بہشت کے رہنے کے لایق بناتی ہیں۔ فقیر
 ان تیون چیزوں کے آدمی سخت مہیست ہیں گرفتار ہو کر شیطان کا
 دوست بن کر دوزخ کے قابل ہو جاتا ہے * وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي بِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِيَدِي لَا بَشَرٌ
 بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمَةِ يَهْدِيهِ وَلَا نَصْرَ أَنْبِيَّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ
 يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 روایت کی ابی ہریرہ رض نے فرمایا ﷺ نے قسم اُسے کہ
 جس نے قبضہ قدرت میں محمد کی زندگی ہی نہ سنا میرے احوال کو
 کسی ایک شخص نے اس امت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی پھر
 مر گیا وہ ایمان نہ لائے اُس دین کی طرف کہ میں بھیجا گیا ہوں مگر ہو گا

وہ دوزخ میں سے * ف * حضرت آخر زمانے کے نبی ہیں۔ کھینچ گئے
ہیں تمام جن و انس کی طرف * اب جو کوئی ان لوگوں سے موسوی
ہو خواہ عیسوی وغیرہ ان پر ایمان ملا کر مر گیا۔ بیشک وہ دوزخ
میں پرے گا * وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ
لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَمِنَ بِمُحَمَّدٍ
وَالْعَبْدُ الْأَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ
عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاعُهَا عَادَ بِهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبُهَا وَعَلَّمَهَا مَا خَسَنَ
تَعْلِيمُهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ متفق علیہ * کہا ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں جنکے لئے دہرا
ثواب ہے * ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی
موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام پر اور ایمان لایا محمد ﷺ پر * دوسرا وہ
بندہ جو ایک شخص کی ملک میں ہی جب ادا کیا اُس نے حق اللہ تعالیٰ
کا اور حق اپنے مالک کا * تیسرا وہ شخص کہ بھی اُسکے پاس ایک
موندی صحبت کرتا تھا اُسکے ساتھ پھر آداب سکھانے اُسکو
اچھے آداب اور تعلیم کی اُسکو تک تعلیم بعد اُسکے اُسکو آزاد
کر کے اپنے نکاح میں لایا سو اُس مرد کے لئے دہرا ثواب ہے * ف *
ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوہاں کے سبب دہرا ثواب ملا *
لیکن حقیقت یوں ہے کہ ایک ہاں کے بدلے دہرا ثواب ملے گا * مثلاً

۱۔ تینوں میں سے جو کوئی ایک روزہ رکھیں گا دوزخ کا ثواب
 پاویگا متفق علیہ * عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَوْلَهُ
 صَاحِبُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَ
 لَا تُشْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَعْمَلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا نَأْتُوا بِبَهْتَانٍ
 تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ
 وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوبَهُ
 اللَّهُ فِي أَلَدٍ نِيًّا فَهُوَ كَذَّابٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا مُمْسِكًا
 فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَى عِنْدَ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ
 متفق علیہ * کہا عبادہ رضی صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول
 ﷺ نے اور گردانے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنی عہد کرو
 مجھ سے ۱۔ سپہر کہ شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی کو یعنی بت پرستی
 نہ کرو اور اسکی صفت خاص میں کیونماؤ اور چوری نہ کرو اور زنا
 نہ کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل کرتے تھے مفاسد کے دور
 سے اور کسی پر بہتان نہ کرو کہ بنایا ہو اسکو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے یعنی
 اپنی ذات سے * یا اپنے دل سے بدگمانی کر کے بھوٹھ بناوے اور
 وہ آدمی ان باتوں سے پاک ہو * یا بیخیالی سے منہ پر عیب لگاوے
 * اور نافرمانی نہ کرو مشہور کاموں میں یعنی جسکا حکم شرع میں مشہور
 ہی * سو جو کوئی و فاکرینگاتم میں سے اس بیعت کو اسکا اجر اللہ پر

ہی یعنی اللہ ثواب دینگا * اور جو کوئی پہنچا نہیں سے کسی ہجر کو یعنی
 عمل کیا سوائے شرک کے پس سزا پاویگا وہ دنیا میں اور وہ کفارہ
 ہی اُسکے واسطے یعنی معاف ہوتے ہیں گناہ پاک ہوتا ہی وہ * اور
 جس نے کیا انہیں سے کوئی کام بھرا تجھ یا اُسکو تو اُس کا حکم اللہ پر ہی
 چاہے بخشے چاہے سزا دیوے * پھر بیعت کی ہم نے اُسے ان باتوں
 پر * روایت کی غاری اور سام نے * وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
 قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِي أَوْ فِطْرَتِي أَوْ مَعْلُومِي فَمَرَّتْ
 الْبُيُوتُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ
 النَّارِ فَقُلْنَ بِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَكْثَرُنَ اللَّحْمَ وَنَكْثَرُنَ الْأَشْيِرَ مَا رَأَيْتُ
 مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبَّيْتِ الرَّجُلُ إِذَا زِمَ مِنْ
 أَحَدٍ نَكْثَرُ قُلْنِ وَمَا نَقْصَانٌ بَيْنَنَا وَعَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيْتُ شَهَادَةٌ
 الْأَمْرُ عِةٌ مِثْلُ نَصِيحَةِ شَهَادَةٍ أَلَوْ جَلَّ قُلْنِ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ
 نَقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصِمَّ قُلْنِ
 بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * کہہا ابو سعید
 خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے رسول اللہ ﷺ عید قربانی کے دن یا عید فطر کو عید گاہ
 کی طرف پھر آئے عورتوں کی جماعت کے پاس * فرمایا آپ نے کہ امی گروہ عورتوں کی
 خیرات کو یعنی کچھ دوا اللہ کی راہ میں * کیونکہ میں آگاہ کیا گیا ہوں
 کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہوں گی * پوچھا عورتوں نے اُسکا کیا سبب

ﷺ فرمایا کہ تم بہت گوسا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوند و نیکے * یعنی سو طرح کی بھلائی اور مہاوک وہ تم سے کرتا ہی اگر ایک بات میں کچھ فرق آ گیا اُن سے سادہ کو تم خاک میں مالتی ہو اور ناشکری کرتی ہو * نہیں دیکھا میں نے کہ یہ کو کم عقل اور ناقص دین کہ کہو وے ہو شیخ مرد کی عقل کو تم سے زیادہ * پوچھا عورتوں نے کیونکر ہماری عقل میں کمی اور دین میں نقص ہی یا ﷺ * فرمایا کیا نہیں ہی عورتوں کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر * کہا اُنھوں نے البتہ * فرمایا پس یہ بات اُن کی عقل کی کمی کے سبب ہی فرمایا حضرت نے کیا یون نہیں ہی کہ جب حیض ہوتا ہی عورت نماز و روزے باز رہتی ہی * کہا البتہ * فرمایا سو یہی ہی اُن کے دین کا نقصان * ف * کو سنا اور پھٹکار کر نابہت برا ہی اُن کے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہی کہ یہ کو پھٹکار کرے * یعنی اللہ کی رحمت سے دور جانے * کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہیں نہ کیا ہوگا * ۱ * اسی واسطے حکم ہی کہ جب تک آدمی کے خاتمے کا حال معلوم نہ ہو پھر لعنت نہ کرے * اگر کریگا اور وہ اُس قابل نہیں تو وہ لعنت اُس پر اُلٹ پڑیگی * اگر کوئی کہے کہ عورتوں کی عقل اور دین کا نقصان خدا کی طرف سے ہی اُن کے کسب سے نہیں پھرا نکا کیا قصور * جواب اللہ نے ۱ * اسی قصور کے سبب اُن کے درجے کو مرد کے درجے سے کم کیا اور یہی

مَنظور تھا * اور ایسا ساموم ہوتا ہی کہ عذر تو نگو عبادت کی کمی کا ثواب
 بھی نہ ملے گا جیسا مرد و نگو بیماری اور صفحہ کے عذر سے مانتا ہی کیونکہ مرد
 کی نیت میں ہی کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے * اور اُن کی نہیں اُن کے
 عالم کے موافق روایت کی بخاری اور مسلم نے * وَ عَنْ مَعْنِ بْنِ
 جَبَلٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ رَيْبًا عَدَنِي
 مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرُ اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبُّدُ اللَّهِ وَلَا تَشْرُكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي
 الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا ذَلِكَ عَلَى
 أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْحَطِيئَةَ كَمَا
 تُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ
 تَلَا تَجَاوِي جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُو تَرَبُّهُمْ خَوْفَارَ طَمَعًا
 حَتَّى يَبْلُغَ يَعْلَمُونَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا ذَلِكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَمُؤَدَّةُ
 وَذُرَّةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَ
 مُؤَدَّةُ الصَّلَاةِ وَذُرَّةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَخْبَرُوكَ
 بِمَلَاكٍ ذُلِكَ كَلِمَةً قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخْبَرَنِي بِمَلَاكٍ وَ قَالَ كَفَّ
 حَلِيكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا مُوَاعِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ
 قَالَ تَكَلَّمْتُ أَمَّا يَا مَعْنَانُ وَذَلِكَ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى
 وَجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنْ أَخْبَرَهُمْ إِلَّا حَصَانَةً أَلَسْنَتِهِمْ رَدَاةً أَحْمَرُ

وَاللَّيْلِ بِرَأْسِهِ مَا جَاءَ * کہا سناذ بن عجل رض نے * عرض کیا
 میں نے یا ﷺ بتلاؤ مجھے ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے ہشت پہنچ
 اور باز رکھے مجھ کو دوزخ سے * فرمایا حضرت نے کہ یہہ برآ سوال کیا
 تو نے بیشک یہہ کام آسان ہی اُ سپر جہ سپر اللہ آسان کرے * پھر
 بتایا کہ عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو
 اور پرتھ نماز اور دے زکوٰۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج
 کر کے گا * پھر فرمایا کیا بتلاؤں میں تجھ کو نیکی کے دروازے * روزہ
 رکھنا دھال ہی یعنی برے کاموں کو روکنا ہی نفس کے کم زور ہونے
 سے * اور خیرات کرنی تھہدھا کرتی ہی گناہ کی گرمی کو جیسا جھاتا
 ہی پانی آگ کو * اور نماز پرتھنا آدمی کا آدھی رات کو ایسا ہی *
 پھر پرتھی آپ نے یہہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع کو
 یعلمون تک * جسکے معنی یہہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کے اُتھنے
 والوں کی تعریف کرتا ہی کہ جو لوگ حق تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے
 اپنی راحت کو چھوڑتے ہیں اور آرام کے وقت بسترون سے
 اُتھتے ہیں اُنکے لئے نیگ مقرر ہی ایسا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ
 کسی کا نہ سنا * پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو دین کے
 کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اُنچائی اُسکے کو ہانکی * کہا معاذ نے
 بلے فرمائیے یا ﷺ * فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہی اور لکھنا دین

کے گھر کا ناز ہی اور اُنچائی اُسکے کو مانگی جہاد ہی * یعنی کافرون اور
 مشرکوں کو مارنے سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہی * پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں
 میں، ”جھکو وہ چیز جس سے اُن سب باتوں کی درستی ہو * کہا میں نے مان
 فرمائے یا ﷺ * پس پارتلی آپ نے زبان اپنی اشارہ کیا اُسکا بطن
 اور کہا کہ اُسکو صبحال رکھ * میں نے پوچھا تو بچ کر کے یا ﷺ ہم
 پارتے جائیگے اُن باتوں کے سبب جو زبان سے نکالتے ہیں * فرمایا روئے
 تجھ پر تیری مامی سنا دیا بھیں گراؤ نیگے آدمیوں کو اوندھے منہ دور
 میں یا ناک کے بل اُنکی زبانوں کی کھاس کو ترے یعنی پیسہ وہ باتیں
 * احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی * وَعَنْ جَابِرٍ رَضِ
 قَالَ قَالَ ﷺ نَتْنَانِ مَوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا ﷺ مَا الْمُوجِبَتَانِ
 قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ
 بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ مسلم * روایت کی جابر رض نے
 کہا کہ فرمایا یا ﷺ سننے دو چیزیں ہیں کہ دو چیزوں کا واجب کرتی ہیں
 * پوچھا ایک شخص نے دے دو دون چیزیں کیا ہیں * فرمایا آپ
 نے کہ جو کوئی مرے گا شریک کر کے اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا
 جہنم میں * اور جو کوئی مواتے اس حال میں کہ اُس نے شریک نہ کیا
 اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا وہ بہشت میں * روایت کی
 مسلم نے * وَمَنْ آتَى أُمَّةَ رَضِيَ أَنْ دَجَلًا مَلَأَ رِجْلَهُ رِجْلًا
 ﷺ

مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّكَ حَسَمَتُكَ وَمَا تُدْكُ هَيْبَتُكَ فَأَنْتَ
مَوْءُونٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَلَمْ تَدْعُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ * روایت کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی شخص نے پوچھا

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سے ایمان کی تھیک ہو لے کی کیا علامت ہے * فرمایا اگر خوش
کرے تجھ کو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجھ کو تیرا برا عمل تو تو

مومن ہے * سوال کیا اُس شخص نے کہ برا کام کسکو کہتے ہیں * فرمایا
آپ نے جب کوئی چیز تیرے دل میں خاش آوالیے یعنی تجھ کو تردد و
ہو جائے اور تیرے دکاو اُس کام سے سرت نہ ہو تو بھگوار دے

اُسکو نہ لینے یہی نشانی ہے اُسکی کہ اُس میں سرائی ہے * ف * ۱۰ و م م
نظام میں حضرت نے فرمایا ہے کہ جس کام میں تو مسترد ہو تو اپنے

دل سے فخر و شتاب کر * اُسکا مطالب یہ ہے کہ مومن متقی کا دل ایمان کی
نور سے مثل آئینہ کے ہوتا ہے جب کسی بات میں حکم قرآن اور
حدیث اور اجماع امت کا پایا یا نجاوے اور قول عام کا خلاف ہو تو

مومن اپنے دل سے صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل میں لاوے

مگر یہ حال ہر مسلمان کا نہیں ہے * وَعَنْ هَارِثِ بْنِ عَجَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنِ هَذَا الْأَمْرُ قَالَ حُرٌّ وَهَبِي

قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طَيْبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ نَلْتُ

مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالْإِسْمَاعُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ

اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ اَيُّ
 الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلِقَ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّالُوَةِ اَفْضَلُ
 قَالَ طَوَّلُ الْقَنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْهَجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ
 مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الْعِيَانِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ مَضَى جَوَادُهُ
 وَاهْرَبَ دَبْمُهُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَرَفُ
 اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَيْتُ كُنْ عَمْرًا بِنِ عَسَمَةَ رَضِيَ عَنْهُ
 اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ عَنْهُ كَيْتِي جَبَّ وَكَتَمَ مَعْظَمُهُ بَيْنَ تَحِيَّةٍ * پھر پوچھا
 میں نے یا رسول اللہ کون سی ٹھہارے ساتھ اس کام میں * یعنی تم سے
 موافق دین اسلام میں * فرمایا حضرت نے ایک مرد آزاد اور ایک
 بندہ یعنی اس کام میں میرا ساتھی ہی ابو بکر اور مال * اور بعض کہتے
 ہیں کہ ہر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عہد سے مراد جمیع عہد سے
 یعنی اس دین کے کام میں دونوں قسم کے لوگ سیرت شریک ہو گئے
 پوچھا میں نے اسلام کیا چیز ہے * فرمایا خوبی اور نرمی کلام میں اور
 کھانا کھانا آدھے میں کو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونوں وصف کامل
 ہیں اسلام کے * ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہی ایک دوسروں
 کی * کہیں اور حفتوں کو بھی اسلام کے حق میں آپ نے بیان
 کیا ہی اس کا سبب یہ ہے کہ جو وقت جس شخص کے حق میں جو صفت
 مناسب جانی وہ کہہ دی کہ اس پر اس کو زیادہ اہم نظر ہے * اور اس میں

وہ کمال حاصل کرے * جیسا طبیب ہر شخص کے مرض کے موافق علاج
بتاتا ہی جس سے وہ جاتا رہے * پوچھا میں نے کیا چیز ہی ایمان فرمایا
صبر اور سماعت پیچھے گناہ کے کاموں پر صبر کرنا اور فرمان برداری کے
کاموں میں حائر و ی کرنی * کہا پوچھا میں نے کہ کو نسا کام اسلام
میں افضل ہی کہ مسلمانوں کو کرنا چاہئے * فرمایا ایسا کام کرنا کہ اُسکی
ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچے * کہا پوچھا میں نے کو نسا
کام ایمان کا بہتر ہی * فرمایا خالق نیک * سچ ہی اس صفت پر عمل
کرنا نفس کے توڑنے اور خالق کے نفع پہنچانے کو بہت سخت ہی *
کہا پوچھا میں نے کون سی نماز افضل ہی یعنی نماز کے رکون میں
کو نسا رکن * فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑے ہو کر قرآن
پڑھنا * کہا پوچھا میں نے کو نسا ہجرت افضل ہی * فرمایا یہ کہ چھوڑ
دینا اس چیز کو جسے برا جانا تیرے پروردگار نے * کہا پوچھا میں نے
پس کو نسا جہاد بہتر ہی * فرمایا وہ شخص کہ کونج کاتے جاوین
اُسکے گھوڑے اور خون بہا جاوے اُسکا * یعنی گھوڑا اور آپ
و نو ن جہاد میں کام آوین کہ وہ دنیا کے فائدوں سے بے نصیب
جاوے * کہا پوچھا میں نے کون وقت افضل ہی * فرمایا پچھلی رات
کا بیچ * روایت کی اُسکو احمد نے وَ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
الْبَيْهَقِيَّ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ إِنَّ تَحِيْبَ لِلَّهِ وَ تَبِيْخَ لِلَّهِ وَ تَعَمَلَ

لَسَا نَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ رَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلْمَاسِ
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْفِرَ لَهُمْ مَا تُكْفِرُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
روایت کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہ اُس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا دوستی کرنی اللہ کے واسطے اور دشمنی
کرنی اللہ کے واسطے اور نکاح رکھنی اپنی زبان کو اللہ کی یاد میں * پوچھا
معاذ نے وہ کیونکر ہوتا ہے یا رسول اللہ * فرمایا دوست رکھے تو آدمیوں کے واسطے
وہی خود دوست رکھے اپنے واسطے * اور ناپسند رکھے تو اُن کے لئے جو
ناپسند رکھے * پینے لئے * یعنی سب کا چر خواہ رہے کسی کی بدخواہی
نہی * روایت کی اس حدیث کو احمد نے * .

فصل شرک اور کبیرہ گناہوں کے بیان میں *

تھوڑی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہوں کی یہاں ایمان کے باب
کے پیچھے مناسب ہوا کہ کھا جائے تو مسلمان ان مانتوں کو برا جان کر
تھوڑے دین اور اپنے ایمان پر قائم رہیں * نہیں تو خلیفہ آبادیگا
اور اُن کا ایمان جاتا رہیگا * کبیرہ آسمان کہتے ہیں کہ شرع میں جس کے
واسطے حد مقرر ہوئی ہو یا اس پر وعید واقع ہو اسی قرآن شریف
پا حدیث صحیح کی رو سے * یا ممانعت ہوئی ہو دلیل قطعی سے یعنی
حکم اللہ یا رسول کا یا اجتماع امت * یا حدیث میں کرنے والے کو
اُس کے کانفر کہا ہے * یا اُس کا فساد اور اس کی برائی پہنچ جاوے اُن

گناہوں کے برابر جن کا شرع میں صاف حکم ہی * جو اُسکے سوا اے ہی
 صغیرہ ہی اور صغیرہ اُسکو کہتے ہیں کہ جسکو شرع میں برا کہہا ہی * یا جو
 چیز شرع میں مقرر ہی اُسکے برخلاف ہو کہ اُسکے کرنے سے * میں میں جو
 طریقہ مقرر ہی اُسکے جاوے * اور کبیرہ کے درجن میں تفاوت ہی
 بعضا بعض سے سخت تر ہی صغیرہ گناہ جو حدیث میں آئے ہیں وہ
 نے ہیں * چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہیں * ایک شرک اللہ کا
 اُسکی کئی صورتیں ہیں * پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب
 ہونے میں یعنی اللہ کے سوا اے سب حادث ہیں اور ممکن * دوسری
 عبادت میں یعنی اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کرے یا ایسی
 تنظیم جس میں عبادت ہائی جادے مانا وے * تیسری وہ جو اپنے
 میں یعنی مکمل کے وقت دوسری کی مدد پناہ * چوتھی عالم میں یعنی
 حاضر غائب کا عالم برابر سوا اے اللہ کے دوسری کی ذات میں نجات *
 پانچویں قدرت میں یعنی ایسی قدرت جو عقل سے باہر ہی سوا اے
 اُسکے دوسرے کی ذات میں نہیں * چھ تھی حکم چلائے ہیں یعنی
 اُسکے حکم کو نہ کوئی وک سکتا نہ روکر سکتا * ساتویں پیدا ایش میں
 یعنی اُسکے سوا اے کسی کو پیدا کرنے کی طاقت نہیں * آٹھویں
 پکارنے میں یعنی ہر کسی کی پکار ہر جگہ سے وہی سن سکتا ہی * نویں
 قول میں * دسویں نام رکھنے میں جیسے پیر بخش اور امام بخش *

گیارہویں ذبح میں یعنی دوسرے کے نام سے جانور ذبح کر کے یا ذبح میں
 دوسرے کی قربت چاہے * بارہویں نذر میں یعنی کسی مطلب پر دوسرے
 کی نذر مانے * تیرہویں لوگوں کے کاموں کے سپرد کرنے میں جیسے کسی
 کو امام یا پیر کی حمایت میں چھوڑنا * دوسرا کبیرہ گناہ پر ہمت کرنے
 کی نیت کرنی تبسرا نامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پروا ہونا
 اللہ کے کلمے سے * اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا چھوٹھی
 گواہی دینی دوسرا زنا کی تہمت لگانا ایک مرد یا نیک عورت کو تیسرا
 ! چھوٹھی قسم کھانی چوتھا جاو و کرنا * تین گناہ پیٹ سے علاقہ رکھتے ہیں
 پہلا شراب پینا دوسرا یتیم کا مال کھانا تیسرا سود لینا * دو گناہ آگے
 پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہیں * پہلا زنا دوسرا لواطت * اور
 دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہیں * پہلا ناحق کسی کو مار ڈالنا دوسرا
 چوری کرنی اور ایک پانچ سے علاقہ رکھتا ہی بھاگنا کافروں سے لڑائی
 میں اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہی نافرمانی کرنی ماباہمی اور
 دکھ دینا انکو * سوائے انکے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہیں *
 جاننا کاہن یعنی بخو میون کو * گالی دینی رسول کو * بد کہنا قرآن کو *
 برا کہنا فرشتوں کو اور انکار کرنا ان سے اور تشہہا کرنا ان سے * منکر
 ہونا دین کی ضرور باتوں سے * ترک کرنا نماز کو اور زکوٰۃ کو اور
 روزہ اور حج کو * پڑھ لینی نماز وقت سے پہلے یا پیچھے بلا ضرر شرعی *

قرآن کرئی مسلمانوں سے ناحق * مسوئہم باندھنا پیغمبروں پر * بد کہنا
 اصحاب اور اہل بیت پیغمبر کر * گواہی چھپانی ملاخذا * رشوت
 اپنی * جھگڑا قاتل ناجور و اور خاوند ہیں * چھلی کھانی سردار کے پاس
 * مال لینا کسی کا ایک دینار کے انداز پر یا اس سے زیادہ * رمضان
 کا روزہ توڑنا بلاخذا * اپنائیت کے رشتے کو توڑنا * چوری کرئی تول
 ہیں * بار رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے * بھلا وینا
 قرآن پڑھنے اور یاد کر نیکی بعد علامارنا جاندار کا آگ سے * نامرمانی
 کرئی حورست کو خاوند کے حق ہیں * جھگڑائی عالمونکی * سورا کا گوشت
 کھانا * نشہ کی چیز کھانی یا پینی * نکاح کرنا محارم سے یعنی حرم اور عورات
 شرع کے حکم سے حرام ہیں * جاکھیلانا * محرت نکرئی کفار کے
 مالک سے دوستی اور بھرتا ہی کرئی کافروں کی * بد کہنا باب ما کو * چھوڑ
 بیچنا جہاد کا باوجود اسکی کہ کافروں کا غلبہ ہو اور اپنے تئیں قدرت *
 نہت کے مال میں سے چوری کرئی * عرب عبد اللہ بن مسعود رض
 قَالَ قَالَ وَجَلَّ يَا رَبِّيَ اللَّهُ نَبِيَّ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو
 لِلَّهِ أَوْ هُوَ خَلَقَ تَالِ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَقْنَلِ وَلَكَ خَشْيَةٌ أَنْ
 يَطْعِمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَزَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ فَ نَزَلَ
 اللَّهُ تَصَدَّقْ يَتَّخِذُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَسْتَأْذِنُوا
 الْغَنَاقَ الْمُنْفِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةُ مَثَقٌ بِالْمِثْ

روایت کی عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے * پوچھا ایک شخص نے
یا رسول اللہ ﷺ کو نسا گناہ سب مع برائی ہی اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ تمہارے
نوالہ کہ واسطے اسکا مانند حالانکہ اسی نے پیدا کیا ہی تمہاکو * پوچھا
اے صنیہ پھر کو نسا گناہ * فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے رت کے کو اس
دور سے کہ کھاوے گا وہ تیرے ماتم * پوچھا پھر کون گناہ * فرمایا
یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے * پس بھئی اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت ان حکموں کے سچ کرنے کو * جو لوگ ہمیں پکارتے
ہمیں اللہ کے ماتم و دھرم سے معبودوں کو اور ہمیں قتل کرتے ہمیں
اسکا جس کے قتل کو اللہ نے منع کیا مگر حق پر * اور نہ بدکاری کرتے
ہمیں آیت کے آخر تک * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کلام الہی ہنر مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہی اور بے قیدین
جو گناہیں ہمیں سو ان چیزوں کی زیادہ برائی اور سنگینی ظاہر کرنی منظور
تھی باسائیں کے احوال کو لیا ذکر کے یوں فرمایا کہ اسکا فائدہ بخوشی
بخاری اور مسلم نے روایت کی * وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قَالَ ﷺ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْتَنَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ
الشَّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ
وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ
الرَّمَضَاتِ الْمُؤْتَنَاتِ الْغَائِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * روایت ہی

ابڑ ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دور دورہ سات خصلتیں ہلاک کر دیو ایو سے پوچھا صیبر نے یا رسول اللہ ﷺ وے کیا ہیں * فرمایا شرک کرنا اللہ سے * اور جادو کرنا * اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہی مگر حق پر * کھانا سو دکا * چکھنا یتیم کے مال کا * پیٹھہ و نیا لڑائی کے دن کا فروسے * تہمت لگانا زنا کی نیک ذات مسلمان ہو رہے تو نکاح و واقف نہیں ایسے کام سے * ف * جادو سکھانا بھی جاؤ و کرنے کے برابر ہی * بھٹے کہتے ہیں کہ سیکھنا جائز ہی دفع شرکی نیت سے * اور خیالی نے شرح عقاید کے عاشیہ میں لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق * صیبر نے کہا ایک جماعت نے جادو گر کو قتل کا حکم کیا ہی * اور بھٹے کہتے ہیں کہ اگر سحر ماحث ہو وے کفر کا تو مارتا والا چاہئے کر نیوالے کو اگر تو بہ نکر سے * اور قال دیکھ کر غیب کی بات کہنی * اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا * اور پوچھنا قال کھولنے والے اور نجومی اور زوال اور شجبدہ باز سے * اور بے علم سکھلانے * اور ان عاموں سے کھائی کھانی سب حرام ہی مسلمان کو ہرگز نہ کیا چاہئے اگرچہ کوئی چیر بے تاثیر نہیں اور سب اسکی تقدیر سے ہی پر مومن موحد کو لازم ہی کہ ہر چیز میں تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھے و دوسری طرف نہ بھٹیکے * وعن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال لا یزنی الذانی الذانی حین یزنی

دھوموؤمین ولا یسرق السارق حین یسرق دھوموؤمین ولا
 یسرب الخمر حین یسربها دھوموؤمین ولا ینتھب نہبۃ یرفع
 الناس الیہ فیہا ابصار ہم حین ینتھبہا دھوموؤمین ولا یغل
 احدکم حین یغل دھوموؤمین فایاکم وایاکم متفق علیہ *
 دبی روایت ابن عباس و لا یغفل حین یغفل دھوموؤمین قال
 حکمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال مکذبا
 وشبک بین اصابعہ ثم اخرجہا فان تاب ما د الیہ کذا
 وشبک بین اصابعہ وقال انو عبد اللہ لا یكون هذا مؤمنا
 قاتما ولا یكون له نور الا یمان هذا اللفظ البخاری * ابو ہریرہ سے
 روایت ہے کہ فرمایا ﷺ نے نہ ناہین کرتا کوئی نہ ماکر نہیہ واجب
 نہ ماکر نہی اور وہ مومن ہی * اور چوری نہیں کرنا کوئی چور جب چوری
 کرتا ہی اور وہ مومن ہی * اور شراب نہیں پیتا کوئی شرابی جب
 شراب پیتا ہی اور وہ مومن ہی * اور لوثناہین کوئی لوث کہ اٹھادین
 ہوگ اپنی نگاہ کو اسکی طرف جب وہ لوثناہی اور وہ مومن ہی *
 اور چوری نہیں کرتا ہی لوث کے مال سے خم میں کا کوئی جب وہ
 چوری کرتا ہی اور وہ مومن ہی * سودور رکھو دور رکھو اپنے تئیں ان
 گناہوں سے * بخاری اور مسلم نے نقل کیا * اور ابن عباس کی روایت
 علیہ عبارت بھی آئی ہے * اور نہیں مارتا کوئی جب

مارتدالتی اور وہ مومن ہی * پوچھا کہ میں نے ابن عباس کو کیونکہ عائدہ
کیا جاتا ہے اس شخص کا ایمان * کہا : سطر ح اور دال دین ایک
ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھر نکالا انکو * پس
اگر نوہ کیا پھر پلٹا اسکی طرف : سطر ح * پھر توالین انگلیاں ایک
ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور کہا ابو عبد اللہ نے
یہ بخاری کی کثیت ہی * ہیں رہنمای وہ شخص مومن کامل اور ہیں باقی
رہنمای اسکی واسطے ایمان کا نور * اور یہی مذہب ہی سنت و
جماعت کا * وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِّصَاحِبِهِ
اِذْ هَبْ بِاِىْ هَذَا اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا نَقْدُ نَبِيٍّ اِنَّهُ لَوْ
سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاتِمَا رَسُولًا لَا عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ
بَيْنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوْا وَلَا تُرْبُوْا
وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا فِيْ بِلَادِ
اِلٰى ذِي سُلْطٰنٍ لِّيَقْتُلَكَ وَلَا تَسْجُرُوْا وَلَا تَاْكُلُوْا اِلْرِبَا وَلَا تَقْذِفُوْا
مُحَصَّنَةً وَلَا تَوَلُّوْا لِلْغُرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَمَا يَكُمُ خَاصَّةً اِلْيَهُودَ
اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ وَقَالَ نَشْهَدُ
اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ اِنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ دَمَا رَبُّهُ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَاَنَا خَافُ اَنْ
تَبْغِيْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا اِلْيَهُودَ رَاةً اَلْتَّوَمِدِيْ وَابُوْدَاوُدَ اَلنِّسَائِيْ

۱۰ اہت ہی صفوان حمال کے بیٹے سے کہہا ایک یہودی نے
 اپنے یار سے لے چل مجھکو اس نہی کے پاس * جواب دیا اُسکو اُسکے
 یار نے مت کہہ اُسکو نہی اُسوا سطح کے اگر وہ سنئے تیرے اُس کلمے
 کو بیشک ہو جاوین اُسکی چار آنکھیں یعنی غمش ہو جاوے با
 اُسپدار ہو کہ ہم اُس سے یہ ایت پاوینگے * پھر آئے وے وونون
 کے پاس اور پوچھا انھوں نے نو جلا متونسے حوش ہو ر ظاہر تھیں
 * ہو بتایا ﷺ نے کہ شریک نکر و اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور
 چوری نکر و اور زنا نکر و اور قتل نکر و کسی کو کہ اللہ نے جسکو منع کیا
 ہی گمراہی پر اور نہ پہنچاؤ نیک کار کو حاکم پاس اُسٹے کہ وہ مار توالے
 اُسکو اور نکر و جاو اور نکھو سودا و رند و گالی زنا کی نیک عورت
 کو * اور پیچھہ مذ و بھاگنے کو لڑائی کے دن * اور لازم ہی تمپیر جو یہود
 ہو کہ بیبکا کام نکر و سنہ پھر کے دن * کہہا صفوان نے کہ جو م لبأ ن وونون
 ہئے ہاتھوں اور پاؤں کو حضرت نیکے اور کہہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں
 کہ بیشک تو نبی ہی * فرمایا حضرت نے پھر کون سی چیز ہی کہ وہ
 باز رکھتی ہی نکو میری متا بہت سے * کہہا اُن وونون نے کہ وعا
 کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اُس بات کی کہ ہمیشہ
 ہو اگر نہ اُسکی اولاد میں سے نبی اور ہم دور ہئے ہیں کہ اگر ہم مان
 لیں تمہارا حکم تو ہار دالیں گے کہ یہود * روایت کی اُس حدیث کو

جر مذی اور ابو داؤد اور نسائی نے * ف * یہ کہنا بہر دیون کا کہ
 حضرت داؤد نے ایسی دعا کی ہی محض فقر اور جھوٹھ ہی یہ
 کیونکر عقل بین آدے کہ حضرت داؤد نے تو رات اور زبور بین یہ
 پر تھا ہو کہ محمد علیہ السلام خاتم البیین ہونگے اور انکا دین سب دینوں
 کو باطل کر یگا پھر ایسی دعا کریں * اور بعض کہتے ہیں کہ یہ دعا قابل
 تھے کہ حضرت عرب کے نبی ہیں اسی پر حضرت کو نبی الایین کہتے تھے
 * سواہنی اس بات پر بھی وہی مانزم تھاہ نے ہیں کیونکہ بیستمسیر
 کی طرف جھوٹھ نسبت دینی ہرگز مناسب نہیں اسطرح کہ حضرت
 نے دعوی کیا ہی کہ میں تمام لوگوں پر بھیجا گیا ہوں انکو لازم ہی کہ
 اسکو صحیح جانیں اور اسپر ایمان لائیں * وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ اَرَضَا نَبِيَّ
 ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ ذِمًّا اِنْ قَتَلْتَ اَوْ حَرَقْتَ
 وَلَا تَعْقَنْ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَا لَكَ
 وَلَا تَتَوَكَّنْ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مَتَعَمِدًا اِنْ اَنْ تَرَكْ صَلَوةً مَكْتُوبَةً
 مَتَعَمِدًا اَفَقَدْ بَرَأْتَ مِنْهُ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا تَشْرِبْ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ
 كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ وَ
 وَإِيَّاكَ دَاخِلَ آرِ مِنَ الرَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ
 النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ وَانْفِقْ عَلَى مَيِّمَاتٍ مِنْ طَوْلِكَ
 وَلَا تَرْفَعْ مِنْهُمْ هَاصَكَ أَدْبَا وَآخِفْهُمْ فِي اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ *

* روایت ہی معاذ رض سے کہہا کہ نصیحت کی مجھ کو رسول خدا ﷺ نے دس باتوں کی فرمایا شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے یا جلایا جاوے تو * اور نافرمانی نہ کر اپنے ماباپ کی * و لکھ نہ دے انکو اگرچہ دے کہہا میں کہ حد اہو جا تو اپنے قبیلہ سے اور اپنے مال سے * اور ترک نہ کر فرض نماز کو جان بوجھ کر کیونکہ جس نے ترک کیا نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اُس سے عہد اللہ کا * اور ہرگز نہ ہی نہا کیونکہ نشاپینا میری سب گناہوں کا * اور دور رکھ اپنے تئیں گناہ سے بیشک گناہ کرنے سے اترتا ہی غضب اللہ کا * اور پکار لکھ آپ کو بھاگنے سے کافر و مکی کرائی میں اگرچہ مارے جاوین لوگ * اور جب پہنچ جاوے آرمیو کو موت اور تو اُس میں ہو تو تھہرا رہو بان * اور زیادہ دین اپنے اہل و عیال کو حق و اجسی پر * اور نہ اُتھالے اپنی لاتھی اُن پر سے اوس کے لئے * اور ذرا انکو اللہ کے حکم سے * روایت کی ۱ مشکوٰۃ احمد نے * رَعَنَ حَدَّثَ يَفَّةَ قَالَ إِنَّمَا لِنِمْقَ كَانَ عَلَى هَهِ هَهُ هَهُ فَمَا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ وَالْإِيمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ * روایت ہی حدیفہ رض سے جو پیغمبر خدا کے راواہین ہیں اور وہ جانتے تھے منافقوں کو * کہا انھوں نے کہ نفاق پیغمبر خدا کی وقت میں تھا * اب یعنی ہمارے وقت میں ہیں ہی مگر کفر ساتھ آیا نیکی * ف *

حضرت کی وقت بین تو گ تین قسم کے تھے مومن کا فرمانا فق اور منافقوں کا
 حکم اُس زمانے میں یہ تھا کہ اُنکو مسلمان کہتے تھے کچھ روک تو ک
 نہ تھا اور یہی اُس وقت مصالحت جانتے تھے * اب وہ حکم نہ رہا اگر کسی
 پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر میں مسلمان ہی اور چھپا کر کفر کے کام کرتا ہی
 تو اُسکو قتل کرنا چاہئے * کفر کے حکم اُسپر جاری ہونگے نقاب کیا بخاری
 فی * اور اسی طرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھ کر اُسپر علم
 نکرنا * مسجد کو خراب کرنا * طہارت نماز پر تھنی * کتنا پاکرنا مسنون
 اور بدعتوں کی بے خوف و فتنہ تعظیم و توقیر و خوشامد کرنی * بنیر علم فتوا
 و نیا بدون مہارت طبابت کرنی * عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی
 صورت بنا * عورت عورت سے مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑائی * کسی کے غم میں گریبان
 پہنا کر نا چھاتی کو تنی * قبر و نیکی تعظیم کے لئے روشنی کرنی * کافر و نیکی رسومات
 بجالانے * نسب صحیح خارج ہونا یا داخل ہونا * بنی کی صحت کو سبک
 باسہل جانکر دار ہی مذہبانی * بیوہ عورت کو نکاح ثانی سے باز رکھنا
 برادری اور قومیت کے بنگ اور عار سے *

* فصل نقدیر کے بیان میں *

اب نقدیر پر ایمان لائے کا مطلب تھوڑا ایمان بیان ہوتا ہی مسلمانوں
 کو لازم ہی کہ ایمان لا دین اُسپر کہ جو کچھ جہان میں ہوتا ہی نیکی یا بدی
 کو گوئیے علم سے خواہ اور کچھ سب اللہ کی تقدیر سے ہی * اولد

حق تعالیٰ نے تمام موجودات کو ازل میں تقدیر کیا اور سب اُسکے
 مخلوق ہیں * باوجود اُسکے بند و نکو اُنکے کام میں ایک اختیار ہی جیسپر
 ثواب اور عذاب ملتا ہی * اور اُس مسئلے کا بیان مفصل علم کلام
 کی کتابوں میں لکھا ہی یہاں جقدر کہا چاہئے بہہ ہی کہ بلاشبہ آدمی
 کی ذات میں ایک صفت رکھی ہی جسکو اختیار کہتے ہیں کہ جان
 بوجھ کر اپنے شوق کی خواہش کو یا کراہیت طبیعت کو ایک کام
 کے کرنے یا نہ کرنے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہی * برخلاف اُسکے
 جسے تھمر تھری کا مرض ہو کہ اُس میں اپنا کچھ اختیار نہیں * اُس
 تقریر سے جریہ کا مذہب جو کہتے ہیں کہ آدمی کی حرکات میں مثل ہاتھ
 کی حرکات کے ہیں باطل ہو * اور یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ سب
 چیزیں ازل میں متدرج ہو چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خواہش اور
 ارادے سے پیدا ہوتی ہیں * پس اُس تقریر سے قدر یہ کا مذہب
 بھی جو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنے والا ہی
 اور وہ اپنے کام میں مستقل ہی تھو تھا تھہرا * پس حقیقت حال
 ہجر اور قدر کے درمیان ہی چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی * لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرٌ لِّکِنَّ أُمُورًا بَيْنَ أَمْرٍ
 حَقِیقَتِ مِّنْ أَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی نے چیزوں کے پیدا کرنے میں اسباب اور
 مشرط موافق جاری ہونے عادت کے پیدا کئے ہیں * جیسا آگ

جلائیکو اور گرم کرنے کو * اور ہانی ترکہ لے کو اور تو بایکو * اور کھانا
 آسودہ ہونے کو * اور تاوار کا تاج کو * یہ سب اُسکی بہد ایش
 سے ہی لیکن ان اسباب لان کے وسیلے سے * اور اگر چاہے ایسے وسیلہ
 اور بے حسب بھی پیدا کرے * اور اگر چاہے باوجود حسب کے بھی
 پیدا کرے * آدمی مٹن فصد اور اختیار اُسکا حسب پر آئی کہ حق تعالیٰ
 اُس حسب سے انعام لونا کو اُسکے پیدا کرتا ہی * اور یہ پیدا کرنے والا
 سب کا وہی ہی * اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروطات
 کا پیدا ہونا یہ سب اُسکی قضا اور قدر کے احاطے مٹن ہی کچھ اُسے
 باہر نہیں * امر و نہی اُسکی ربوبیت اور بند و بنکی عبودیت کی رو
 سے ہی * ثواب اور عذاب یہ تصرف ہی اُسکا اپنی ملکیت مٹن *
 بِفَعْلِ اللّٰهِ مَا يَشَاءُ وَيُحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ وَلَا يُسَالُ مَا يُفْعَلُ وَهُمْ
 يَسْأَلُونَ * اور کہتے ہیں کہ یہ ایک بھید ہی کہ انبیاء اور اولیاء کو
 ۱۔ س پر مطلع نہیں کیا * اور یہ بھید سوائے دار جنت کے کہیں ظاہر
 نہ ہو گا وہاں کھل جائے گا کہ وہ مقام ظاہر ہو نیکیا ہی * اور ظاہر ہی کہ
 سرور انبیاء اور خلاصہ اولیاء یعنی ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ
 ﷺ ۱۔ س حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہاؤنگا اور پچھانوں کا انکو
 دیا گیا ہی اور بالکل یزدانکی حقیقت اُنپر روشن ہوئی والہ اعلم *
 عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ رَهْوَالصَّالِقِ الْبَصِيرِ رَقِ

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يَجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً ثُمَّ يَكُونُ
 حَلَقَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
 مَلَكَ يَأْخُذُ بِعَ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ مَعْلَمَهُ وَاَجَلَهُ وَزَقَقَهُ وَشَقِيَّ اَوْ سَعِيْدَ
 ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ فَوَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ
 بِعَمَلٍ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ
 عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ خَلْعًا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ
 لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
 فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ خَلْعًا مَتَنَقٍّ

حلیہ * روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث فرمائی رسول
 خدا ﷺ نے * وہے ہیں سچے اور سچے کئے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تم
 نین جمع کی گئی ہی اُسکی باکے پیت میں چالیس دن تصور و نظفہ کے
 * پھر ہوتا ہی وہ حلقہ یعنی لہو جمع ہوا اتنی مدت تک * پھر ہوتا ہی وہ
 مضغہ یعنی ٹکڑا گوشت کا جمع کیا ہوا اتنی مدت تک * پھر کھینچتا ہی انہ
 قہالی اُسکی طرف ایک فرشتہ چار باتوں کے ساتھ * سوکھتا ہی وہ
 فرشتہ وہاں کو بندے کے کہ کیا کیا کام کریگا اور اُسکی عمر کو کہ کتنی مدت
 جیوگا اور اُسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزیں کھائے پیوگا * اور وہ شخص
 نیک نعت ہی یا نیک نعت * پس پیچھے پھر نکلتا ہی آسمان روح
 * پس قسم اُسی خدا کی جسکے سواے کوئی نہیں تحقیق تم میں سے

ایک شخص عمل کرتا ہی بہشتیوں کے عمل یہاں تک کہ رہ جاتا ہی درمیان
 اُسکے اور بہشت کے ایک بالشت کا درق * پس صفت لے جاتی
 ہی اس پر کتاب یعنی اُسکی سر نوشت سو عمل کرنے لگتا ہی
 دوزخیوں کے عمل داخل ہو جاتا ہی دوزخ میں * اور تحقیق نم میں
 کوئی عمل کرتا ہی دوزخیوں کے عمل یہاں تک کہ رہ جاتا ہی اُسکے اور
 دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا درق * پھر پکارت لیتی ہی اُسکو کتاب
 یعنی اُسکی قسمت کا لکھا * پھر عمل کرنے لگتا ہی بہشتیوں کے عمل پس
 داخل ہو جاتا ہی بہشت میں * ف * اس حدیث سے یہ بات معلوم
 ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ کسی چیز کو ایک دم میں پیدا کرے
 مگر درجہ بدرجہ کے برتھانے میں برقی حکمت ہی کہ وہ ایک دفعہ کے
 پیدا کرنے میں ہمیں ہوتی * اور بندوں کو بھی گویا تعلیم ہو گئی کہ
 کوئی کام جلد ہی کا خوب ہمیں مانتگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہنچ * خواہ
 مرتبہ دنیا کے ہوں خواہ دین کے * اور معلوم ہوا کہ نجات ہر کسی کی
 خاتمے پر موقوف ہی اور خدا ب بھی * اگرچہ رحم اور کرم سے
 اللہ تعالیٰ کے نیک کاروں کا برا ہو جانا بہت کم ہی اور بدکاروں کا
 نیک ہو جانا بہت زیادہ * بعضے اس حدیث کی رو سے اپنے عمل
 میں حسرتی کرتے ہیں یہہ سمجھ کر کہ اگر ہم معید ہیں تو خاتمہ ہمارا
 نہ * اور اگر شفی ہیں تو یہہ سنی اور عبادت ہماری کچھ کام

نہ آویگی * چنانچہ بعض احبابوں نے بھی یہ سمجھا تھا * حضرت نے
 انکو دمایا اعلان کئے جاؤ ہر شخص کو اُسکے کام کی توفیق دی گئی ہے *
 اور قضا قدر کی بات سنکر حیل کا انکار کرنا چاہئے * علاوہ شکو ظاہرین
 شریعت کے احکام بھلے اور برے معلوم ہو چکے * پس اب اُن پر
 کیا ظکر کہاں کر دیکھو کہ اگر ایسا نہ ہو تو امر اور نہی کا فرمانا اور یہ نصیحتوں
 کا بھیجنا یہ نائدہ تھہرے * یہ بھی بہت مشکل ہے کسی کی عقل و مان
 بہین پہنچ سکتی * بندے کو فرمان برداری چاہئے باقی اللہ تعالیٰ مالک
 ہی جو چاہے کرے * اپنی ملک میں جس طرح چاہے تصرف کرے *
 جسے چاہے جہان لیبی وے * اور کہتے ہیں کہ اس میں ترغیب بھی
 ہمیشگی کی عبادت پر اور بچتے رہنا گناہوں سے اس دہشت کے
 سبب کہ شاید یہی دم دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جاوے اور
 یہی بات ابھی ہے * برخلاف اُنکے جو تقدیر کا حال سنکر حیل سے دست
 بردار ہوتے اُسمیں سستی کرتے ہیں * اور فرمایا ﷺ نے صیچ
 ہی یہ کہ بندہ حیل کرتا ہی اب دوزخینکے اور حالانکہ وہ بدو جب تک
 ازل کے ہشتیوں سے ہی * اور حیل کرتا ہی اب ہشتیوں کے اور حالانکہ
 وہ حقیقت میں دوزخین سے ہی * بہین ہی احتیاج ہماون کا مگر خاتمہ
 پر * یعنی جس حیل پر خاتمہ ہو اُسی کا اعتبار ہی * نقل کیا بخاری
 اور مسلم نے * روایت ہی بی بی عائشہ رض سے کہا اُنھوں نے

کہ بلائے گئے پیغمبر خدا ﷺ انصار کی لڑکی کے حنا سے مین کہ نماز
پر تھیں * پس کہا میں نے یا اللہ خوشحال اس لڑکی کے یہہ جڑیا ہی
بہشت کی جڑیوں سے * اُس نے کچھ برائی نہیں کی اور نہیں پہنچی اُسکو
برائی * پھر فرمایا حضرت نے یہی واقعہ ہی جو تو کہتی ہی یا سوا سے
اُس کے اور کچھ * یعنی تھیک حکم اُس پر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جڑا سکی
یہہ ہی اسی عایشہ * معج ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو
واسطے بہشت کے اور پیدا کیا اُنکو اُس کے لئے جس حال میں کہ وہ
اپنے باپوں کی پیٹھ میں تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے لئے ایک گروہ
کو اور پیدا کیا اُنکو اُس کے واسطے جس حال میں کہ وہ اپنے باپوں کی
پیٹھ میں تھے نقل کیا مسلم نے * اس حدیث کے ظاہر سے یہہ معلوم
ہو کہ بہشت اور دوزخ کا حاکم برائی اور نیکی پر موقوف نہیں اللہ تعالیٰ
کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہی * اگرچہ کسی نے بدی نہیں کی لیکن اگر
وہ دوزخی ہی ازلی تو دوزخ میں جاوے گا * اور کسی نے نیکی
نہیں کی اگر وہ بہشتی ہی ازلی تو بہشت میں جاوے گا * غرض کسی کے
حق میں تھیک حکم نہیں ہو سکتا * مگر اہل دین کے اجماع سے یوں
معلوم ہو ہی کہ مسلمانوں کے لئے بہشت میں جاویں گے * اور کافروں
کے لئے دوزخ میں * پہنا یہہ کہ دوزخ میں والے جایں گے
کو نہ کہ باپ کے مثال حضور ہمیں * و دسرا یہہ کہ توقف ہی *

تیسرا یہ کہ بہشت میں رہینگے بہشتیوں کے خدمت گزار ہو کر *
وَعَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
رَفَعَتْ كُنُوبَ مَنْعَدٍ مِنَ الْمَأْرُوفَةِ قَعْدَةً مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا
نَعْمَلُ عَلَى كُنُوبِنَا وَنَدَعِيَ الْعَمَلَ قَالَ أَعْمَلُوا فَكُلُّ مَيِّسَرٍ لِمَا
خَلَقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيِّسَرُ لَهُمُ أَعْمَالُ أَهْلِ
السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيِّسَرُ لَهُمُ أَعْمَالُ أَهْلِ
الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قُرَأَ مَا مَعْنَى أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى
فَسَيِّسَرُ لَهُ لَيْسَرِي وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَعْشَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى
فَسَيِّسَرُ لَهُ لَعْسَرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * روایت ہے علی مرتضیٰ ہم سے
کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * ہمیں ہی کوئی تم میں کا ایسا کہ
ہمیں کھا گیا گھرا - کا دوزخ میں اور گھرا - کا جنت میں * یعنی ہر ایک
کے واسطے جگہ بہشت میں اور دوزخ میں لکھی گئی ہے * عرض کیا
صحابہ نے پس کیا ہم اعتماد تکرین اپنی کتاب پر اور ترک نکریں
اپنے اعمال * یعنی جب اعمال کے پہلے ہماری جگہ مقرر ہو چکی تو اعمال کا
کیا فائدہ * فرمایا حضرت نے اعمال کرتے رہو ہر کسی کو توفیق دی
گئی ہے اُس چیز کی جو چیز اُسکے واسطے پیدا کی گئی ہے * مگر جو نیک
بختوں سے ہی پس توفیق دی ہے اُسکو نیک بختوں کے اعمال کی *
اور جو بد بختوں سے ہی توفیق پائی ہے اُسے بد بختوں کے کام کی *

پھر پر تھا آپ نے اس آیت کو * ترجمہ * جو حسنہ و یا یعنی جو حق
 اس پر مال کا یا عبادت کا تھا اُسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو
 یعنی کلمہ 'توہید کو یا دین اسلام یا کلام اللہ کو * صہج صہج پہنچا دینگے ہم
 اُسکو آسانی میں * یعنی ایسے عمل اُسے کروا دینگے جس سے اُسکو
 بہشت ملے * اور حسنہ مذ یا یعنی مال یا عبادت جانا یا اور چھوٹے
 جانا بھلی بات کو * صہج صہج پہنچا دینگے ہم اُسکو جتنی میں * یعنی اچھے
 کاموں سے منہ موڑا اور دنیا کی لذتوں پر بھول کر کلمہ 'توہید یا اسلام
 یا قرآن سے منکر ہوا تو فقیہ دینگے ہم اُسکو برے عملوں کی جس سے
 وہ دوزخ میں پڑے * ف * اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
 پہلے مقرر ہونا ان کاموں کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں عمل کے ترک کرنے
 کا باعث نہیں ہے * کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رسم
 کرنے اور نکرے کا حکم جاری کیا * بند و نکو بند سے ہونے کے سبب
 اُس کا قول کرنا لازم ہوا * اور عمل کو نشانی مقرر کی ہی بدبختی اور
 نیک بختی کی اور یہ بھی اُسکی تقدیر میں داخل ہے * پھر جسکی
 تقدیر میں کھا ہی کہ وہ عمل کرے گا کرتا ہی اور جسکی تقدیر میں کھا
 ہی کہ نکرے گا وہ نہیں کرتا * باقی ثواب اور خذاب یہہ اُس ماکب
 کا تصرف ہی اپنے ملک میں * پس یہاں یہہ بات کسی کی کہ عمل
 کیوں کر ہیں تھیک نہیں * مِنْ اٰیِ خُزَاۡمَۃً عَنْ اَبِیۡہِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقِيَّ نَسْتَوْفِيهَا وَدَرَاهِمًا تَدَّ أَوْ مِائَةً دِينَقًا لَا يَنْفَعُهَا
 هَلْ تَرَدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ رَأَى أَحَدُ
 الترمذی و ابن ماجہ * الی خزامہ رض اپنے باب سے یوں
 روایت کرتے ہیں کہا اُنھوں نے کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بتلاؤ ہمکو
 مسترون کا احوال جو پڑھواتے ہیں ہم اُسکو اور دوا کا جو کرتے ہیں
 ہم اُسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہیں ہم اُسے * کیا رو کرتی ہیں یہ چیزیں
 اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ * فرمایا آپ نے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی
 تقدیر سے ہیں * روایت کی اُسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
 * ف * ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر
 سے الگ نہیں * اگر تقدیر میں ہی اور اللہ نے چاہا ہی کہ بیماری
 اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اُسکا اسباب بھی درست ہو جائیگا
 سب چیزیں شرطیں اور اسباب ہیں اور یہ سب تقدیر میں لکھی
 ہیں * اور رقی کہتے ہیں پھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے باز دیا
 گئے ہیں باندھتے ہیں * حکم اُسکا یہ ہی کہ اگر وہ پھونک کر آ کی آیت با
 دعا کے ماثورہ سے ہی تو درست ہی نہیں تو ہر ام * دعا کے ماثورہ
 کہتے ہیں اُسکو جو بزرگوں سے نسبت رکھتی ہی مگر اُس میں کوئی
 لفظ خلاف شرع نہ دینے استعانت بصوت پری دیو وغیرہ سے
 نہ ہو * عن ابی ہریرۃ قَالَ خَرَجَ مَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَنَازَعُ

فِي الْقَدَرِ نَصَبَ حَنِيٍّ أَحْمَرُ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَهُمَا فَنِيَّيْنِي وَجْهَتَيْنِ
 حَبُّ الرَّمَّانِ نَقَالَ أَبْنَاءُ الْأُمِّيَّةِ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلَتْ إِلَيْكُمْ أَنْمَا
 هَلَكَ مَنْ كَانَ فَبِلَكُمْ حَيٍّ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ
 عَلَيْكُمْ مَرَمْتُ مَا يَكُمُ أَنْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ رَاوَدَهُ الشُّومُذِي وَ

ابن ماجہ * کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئیے پیغمبر خدا ﷺ
 ہمارے پاس اور ہم مباغثہ کرتے تھے قصا اور قدر کے مسئلوں میں
 * سو غصہ کیا حضرت نے یہاں تک کہ سرخ ہو گیا چہرہ مبارک
 جیسا کہ سینے انار کے دانوں کو آپ کے رخساروں پر توڑا ہو *
 پھر فرمایا کیا اس کا ٹکڑا حکم ہو اہی یا اس کام کو میں بھیجا گیا ہوں
 تمھاری طرف * ہلاک ہوئے دے لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان
 باتوں کی بحث کے سبب * قسم دیتا ہوں میں ٹکڑا قسم دیتا ہوں میں
 ٹکڑا سببات میں کہ نہ بحثوں اس مقدمے میں * روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ نے * ف * اس حدیث سے منام ہوا کہ مومن کو
 چاہئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اسے تمنا کی
 تقدیر سے خالی نہیں سب کچھ وہاں لکھا ہوا اہی * اور اس میں
 گفتگو اور بحث نہ کرے * کیونکہ یہ اسرار الہی ہی آخر کو ایمان میں
 خلل آجائے گا غضب الہی میں پڑ جائے گا * یا اسے اپنے فضل اور کرم
 اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت اور عظیم سے ہچکچا کر سب

مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتوں پر خوب قائم رکھے
اور گمراہوں کی گمراہی اور مخالفتوں کی مخالفت سے بچا آئین تم آمین
* دوسرا باب سنت کے بیان میں *

مرد و مسلمان کو چاہئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لا کر پختہ ہوندا ہے
کہ اس دین میں کون کون کام کرنا چاہئے جس سے اللہ اور رسول کی
رضامندی حاصل ہو * اور یہ باتیں قرآن شریف سے اور پیغمبر
خدا کی حدیثوں اور احادیث سے دین کے کلام سے بخوبی متاوم ہوتی ہیں
خود انکو پڑھئے سمجھئے یا کسی سے انکے معنی پوچھئے اور یاد رکھئے اور انہیں
اعتقاد لاوے اور عمل کرے * اور ہر کام میں پیروی اپنی ہی کی
مقدم رکھئے اور بد باتوں سے اور بری رسموں سے جو پیچھے لوگوں نے
نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغائن سے نکالی ہیں اگر چہ باپ
وادایا دوست آشنا یا پیرو مرشد اسے کرتے ہوں دور رہو اور
بھاگے * کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پرکشش ہوگی
اور رسول کی گواہی اسکے حق میں احباب پرپی جاگی نہ ذات کام
آویگی نہ خاندان * بے دنیا کے ہیں سب نام و نشان * ومن جابر
رض قال قال رسول اللہ ﷺ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْاِحْدِیْثِ کِتَابُ اللّٰهِ وَ
خَيْرُ الْاِهْدِیْیِ عَدِیْ مُحَمَّدٍ وَشَوْالِ الْمَوْرِ مُحَمَّدٌ فَاتَّهَآ وَکُلُّ بِنْدَةٍ
بِصَلَاةٍ رَدَّالَاسْلَامِ * کہاجابر رض نے فرمایا رسول خدا ﷺ نے یعنی

خطبہ یٰٰن محمد اور صلوٰۃ کے بعد سب باتوں میں بہتر اللہ کی کتاب ہی
یعنی قرآن شریف اور سب طریقوں میں بہتر طریق محمد ﷺ کا ہی اور
سب کاموں میں برا کام نئی مائت دین میں نکالنی اور سب نئی بات
گراہی ہی * ف * جانا چاہئے کہ جو چیز پیغمبر خدا ﷺ کے بعد پیدا ہوئی
بدعت ہی اس میں جو کچھ انہی سنتوں کے قاعدہ کے موافق ہی اور کلام اللہ
اور حدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس کی رو سے ملتی ہی اس کو
بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو ان دونوں صورتوں سے باہر ہی
بدعت ہی اسی کو ضالہ کہتے ہیں * اس میں خلفائے راشدین
یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان
ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت
میں جو کام دین میں برہا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت میں نہ تھا لیکن
حضرت کے فرمانے سے وہ بدعت حسنہ نہیں سنت میں داخل ہی *
فرمایا ہی کہ لازم پکڑو تم ای لوگو میری سنت کو اور میرے خلفاء کی *
عن ابن عباس رضی قال قال رسول اللہ ﷺ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُ
ثَلَاثَةٌ مَلْحَدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ
مُطَلِّبٌ دِمَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِّیُفْهَرُ یُقَدِّمُهُ رِوَاہُ الْبُخَارِی
* ترجمہ * فرمایا رسول خدا ﷺ نے آدمیوں کے گرد میں سے تین
شخص بہت برے ہیں اللہ کے نزدیک پہلا وہ جس نے منہ پھیرا حق

سے ماطل کی طرف یعنی گناہ کے کام کئے حرم کی زمین میں * جیسا
قتل کرنا اور ترائی کرنی اور شکاوت کرنا وغیرہ * حضرت ابن عباس
نے فرمایا ہے کہ جس طرح عبادت کے کام کاڑا یہاں دونا ہوتا ہے اسی طرح
گناہ کے کاموں کا خدا اب بھی دونا کیونکہ ادب کے مقام میں بے ادبی
کرنی بہت بری ہوتی ہے * دوسرا وہ جس نے احکام میں کفر کی رسم دیکھ
جاری رکھا جیسا میں کر کے دونا منہ پیتا کریمان پھار مار دے کے
لئے اور قال بد لینا جانوروں سے اور بہت باتیں اس قسم کی
کرنی جو بدیہمبر خدا اور ان کے اصحاب کے وقت میں نہیں ہوتیں *
تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا مائع خون کرنے یا اسے صرف مار ڈالنا
اس کا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہ ہو * اگرچہ مطلق خون کرنا
ہی لیکن یہ بدتر ہے * اب جانا چاہئے کہ خون کرنے کے قصد
کرنی والے کا حب یہ خال ہی پھر خون کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کُلُّ اُمَّتٍ یَّیْ یَنْ خُلُوفَ
الْجَنَّةِ اِلَّا مِنْ اَبی قَیْلٍ وَ مَنْ اَبی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِی دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِی فَقَدْ اَبی رواہ البخاری * کہنا ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ﷺ نے سب امت میری بہشت میں داخل
ہوگی مگر جس نے سرکشی کی * پوچھا تو گوئی نے وہ کون ہی جس نے
سرکشی کی * فرمایا آپ نے جس نے فرمان برداری کی میری اور پیروی کی

کتاب اور سنت کی داخل ہو گا جنت میں * اور جس نے نافرمانی کی سیری اور بد عنوان کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور ماباب جور و لڑکون آشنا و ستونہم خاطر سنت کو بھوڑا اور بدعت برہلا * پس بے شبہ وہی سرکش ہوا اگر وہ جنت میں داخل نہوگا *

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لِهَذَا جَبَلَكُمْ هَذَا امْتِلَافًا لِمَنْ بَوَّالَهُ امْتِلَافًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَفْظَنُ فَقَالُوا امْتِلَهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا رَاجِعًا فِيهَا مَا دَبَّةٌ وَبَعَثَ دَاوُودَ فِيهَا أَجَابَ اللَّهُ أَمِيَّ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنْ أَلْمَادِ بَتَّةً وَمَنْ لَمْ يَجِبِ اللَّهُ أَمِيَّ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَلْمَادِ بَتَّةً فَقَالُوا وَلَوْهَا لَهُ يَبْقَاهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَفْظَنُ فَقَالُوا اللَّهُ أَرَأَيْتُمُ الْجَنَّةَ وَاللَّهُ أَمِيَّ مُحَمَّدٌ فَمِنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا أَفْقَدَ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ مَضَى مُحَمَّدًا أَفْقَدَ مَضَى اللَّهَ وَ

مُحَمَّدٌ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ * کہا جا بر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرستے پیغمبر ﷺ کے پاس اور آپ سوئے تھے * کہا فرشتوں نے آپس میں تحقیق تمہارا رے صاعب کے لئے ایک کہاوت ہی * صاعب کہا ۱۔ سوا سطلے کہ پیغمبر ﷺ کو صحبت دیتی تھی اور اب تک فرشتوں کے ساتھ * پس بیان کرو

۱۔ سکے واسطے کہاوت تاکہ جالے اور اپنی امت کو خبر کرے *
 کہا بعضون نے اُن بنی سے کہ وہ سوتا ہی * اور بعضون نے کہا کہ آنکھیں
 اُسکی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہی * یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا
 کہ سوتے وقت دل اُنکا ہوشیار رہتا تھا * پھر کہا فرشتوں نے اُس
 کہاوت کو کہ کہاوت اُنکی یعنی حال عجیب اُنکا ایک مرد کی مانند
 ہی کہ جس نے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اُس میں کھانا کھانا اور بھینجا
 بلانیو والا لوگوں کے کھانے کو * پھر جس نے مانی بلانیو والے کی بات وہ
 داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانا * اور جس نے مانی اُسکی بات
 نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھایا کھانا * پھر کہا فرشتوں نے آپس
 میں کہ بیان کرو تم اُسے اُسکے لئے تاکہ اُسے وہ سمجھے * پھر کہا
 بعضون نے کہ وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے آنکھیں اُسکی سوتی
 ہیں اور دل ہوشیار * پھر شرح کی اُنھوں نے اُسکی * مراد اُس
 گھر سے جو بنایا گیا بہشت ہی اور بلائے والا کھانے کے واسطے محمد ﷺ
 * اور اُس کھانے کی شرح نکلی جو بہشت کی نعمتیں ہیں کیونکہ اُنکا ہونا
 بہشت میں مشہور ہی * اور جس نے وہ گھر بنایا اسکا بھی ذکر نہ کیا کیونکہ
 پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حق تعالیٰ پر مرد کے
 لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے * پس جس نے اطاعت کی محمد ﷺ کی
 جو بھی حق تعالیٰ کے ہیں تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی * اور

جس نے حکم نانا محمد ﷺ کا پاس تحقیق اُسنے حکم نانا اللہ تعالیٰ کا * اور وہ جد کرنے والے ہیں آدمیوں کو یعنی مومن کو کافر سے اور فرمان بردار کو نافرمان سے * چنانچہ حضرت کے ناموں سے ایک نام توریت و انجیل میں بھی یعنی فرق کرنے والے حق اور باطل میں * اس جو زانے کتاب ابو الو فانی الا جبار المصنفی میں ابن قتیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ میں جاتا ہوں اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ہے کہ روح حق ہے * وہ باتیں ہیں کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہیں کہتا مگر جو کچھ کہا جاوے اُسے * اور وہ گواہی دے گا مسیحانی پر اور خبر دے گا اُسکی جو کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے * اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریوں میں سے تھے کہ مسیح عہد نے فرمایا کہ فارقلیط نہ آوے گا جب تک میں بخاؤں گا اور جب وہ آوے گا خبر دے گا لوگوں کو اُنکے گناہوں کی اور کچھ بکے گا اپنی طرف سے اور مراد دے گا شکوہ حق پر * اور بتا دے گا شکوہ آنے والی اور غیب کی باتیں * اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہو گا * اور بیان کرے گا ہر چیز کو صحیح صحیح اور وہ گواہی دے گا میرے لئے جس طرح میں اُسکے لئے گواہی دیتا ہوں اور میں بتاتا ہوں شکوہ کہادتوں سے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھ کہوں کہ ہر چیز کو تم سے بیان کرے گا * عن مائشۃ رض قالت قال ﷺ سَتَقُولُ لِعِبَادِهِمْ وَلَعَنَهُم

اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يَجَازِبُ الزَّائِدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ
 رَفَعَهُ رَأَى اللَّهَ وَالْمُتَمَسِّكُ بِالْجَعْرِ وَتِ لِيَعْرِضَ مِنْ أَذَلَّ اللَّهُ وَبَذَلَ مِنْ
 آهَرَةَ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَامِ اللَّهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ مِثْرَتِي مَحْرَمٌ
 اللَّهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي رِزِين * رَوَايَتُ كِي كِي لِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا نَحْنُ كَ فَرَمَايَا ﷺ نَحْنُ كَ فَهَمْ شَخْصٌ هَمِينَ جَنِّ بِرَ لَعْنَتُ كِي مِينَ نَحْنُ كِي
 كِي اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ كِي بِرَ لَعْنَتُ كِي بِرَ لَعْنَتُ كِي بِرَ لَعْنَتُ كِي بِرَ لَعْنَتُ كِي
 وَعَاقِبُ لَ هُوَئِي هِي * بِهَلَا أُنْكَاهُ وَهُوَ شَخْصٌ جَمِينِ زِيَادَهُ كِيَا اللَّهُ كِي كِتَابُ مِينَ *
 يَعْنِي أَسْ مِينَ بِرَ تَهَا يَكْهَ اِبْنِ نَفْسِ كِي خَوَاشِ كِي مُوَافِقُ يَاعْنِي لَفْظُ نَحْنُ
 اَوْر هِي كِجْهَ كِيْ جَسْ مِينَ حَقِّ نَاحِ قُ هُو جَاوِ كِي * جِيَسَا اِگْلَ زَا مَاسَ
 مِينَ يَهُودِ اَوْر نَصَارِي نَحْنُ كِيَا اَوْر اِسْ اُمْتُ مِينَ لَ اَحْيَ جَهْوَشْهِي دُنْيَا دَارِ
 عَالَمُونَ نَحْنُ * جَسْ كِي سَبَبُ تَامِ اُمْتِ مِينَ فُسَاوِ بِرَا * وَهُوَ سَرَا
 جَهْوَشْهَانِي دَا لَ اَقْدَمِ يَرْ كَا كِي اُسْ كُو هَمِينَ مَاتَا جِيَسَ قَدْرِيَه * تِيَسْرَا وَهُوَ
 جَسْنِي اِبْنِي بَزْرُ كِي اَوْر تَعْظِيمُ چَاهِي لَوْ گُونِ بِرَ اِبْنِي زَوْرَا وَرَوَاتُ كِي
 سَبَبُ سَ اِسْ طَرَحُ كِي بِرَا لِي دِي تَاهِي اُسْ كُو جَسْ كُو نَا بِرَ كِيَا اللَّهُ تَعَالَى
 نَحْنُ اَوْر ذَلِيلُونَ اَوْر بَعْدُ عِزَّتُ كِي تَاهِي اُسْ كُو جَسْ كُو عِزَّتُ دِي اِسْ
 نَحْنُ * يَعْنِي اَمْرَا اَوْر دَوْلَتُ سَنَدَا كَثْرُ فَاسْتَقْوُونَ اَوْر كَا فَرُونَ اَوْر
 جَاهِلُونَ سَ بِرَ اَوْر بِرَ رَكْشَتِي هَمِينَ اَوْر اُنْكَارُ عِزَّتُ دِي تَهِي هَمِينَ
 * اَوْر عَالَمُونَ اَوْر نَا صَحْوُونَ اَوْر صَالِحُونَ سَ دَوْرُ بِهَلَا گِشْتِي هَمِينَ

اور ذلیل جانتے ہیں * حقیقت میں ایسے لوگ اللہ و رسول سے
خدا اور مخالفت رکھتے ہیں * چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہی زمین ہرم
میں اُن چیزوں کو جنہیں اللہ نے حرام کہیں جیسے شکار کھیلنا درخت
کاتنا وغیرہ * اور بہہ بھی معنی بھڑون کے کھا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے
خاموں کو حلال جاتا ہی * پانچواں وہ جس نے حلال کیا میری اولاد
اور میری قوم اور میرے رشتہ داروں کے حق میں اُس چیز کو
جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہی * جسے ایذا دینی اُنکو اور انکی
تظہیم نہ کرنی اور اُنکے حق سے اُن کو باز رکھنا اگرچہ کسی مومن کے
حق میں یہ باتیں مناسب نہیں مگر اُن کو گوئیے حق میں جائز رکھنا
بسبب قرابت ﷺ کے زیادہ برا ہی * اور انصوائے اسکے
معنی یوں لکھے ہیں کہ جو کوئی میری اولاد میں ہو اور قرابت دار
کہلا کر برے کام کرے عوام کی نسبت اُسکی دو چند سزا ہوگی *
جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں پیغمبر خدا کی ازواج
مطہرات کے حق میں تنبیہ فرمائی * پس کوئی بزرگ زادہ ہو کہ
چاہے کہ برے کام نہ کرے اُن کی رشتہ داری ہرگز مغرور
نہو جاوے * چھٹا وہ جس نے میری اچھی چال بھڑائی اور بری چال
اختیار کی * ف * اگر کوئی ﷺ کی چال کو سبک اور ہلکا جانے ترس
کہ لگا کا فر ہوگا * اور جو چوک اور سستی سے نہری لگا تو وہ گنہگار

ہو گا * مثلاً اس زمانے میں دائرہ ہی کا سند آنا اور پایکامہ وغیرہ کو
تخنونی سے سمجھ لیکنا اور بیوہ عورت کا نکاح کر دینا یا اس کام پر
متوجہ نہ ہونا اور محولی اس میں سمجھی نہ کر نی بلکہ جو کوئی کرے یا کر دے
اس کو برا جانتا اور اسے ہنسنا * انھیں کاموں پر اور باتوں کو
جو جو لوگوں میں رایج ہوئیں ہمیں قیاس کیا چاہئے * اسی طرح جو کوئی
بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اس طرح پر اچھا سمجھتا ہی اور اسے
کرنے پر بہت رکھتا ہی کہ بغیر اس کے جس شرعی نکتہ کام میں وہی
اس کام کو ہرگز ہمیں نہیں لاتا اور درست نہیں جانتا * مثلاً
ناج کروانا یا صہرا باندھنا یا مہندی لگانی مرد کو شادی نکاح وغیرہ میں *
یا ثواب پہنچانے میں مرد کو جب تک ہندوؤں کی طرح نائے باسنوں
میں نہ پکھاوے یا پھولی پانی پان کھائیکے ساتھ نہ لھے اور خدمت
برائے کو روشتی نہ کرے علو اور واتی نہ پکھاوے اور اسے ہر کوئی کھراؤ کر
کچھ نہ پڑھے یہ تک اپنے اعتقاد میں جائے کہ اس کھانے کا ثواب
مردوں کو نہیں پہنچتا یا نکاح وغیرہ درست نہیں ہوتا تو البتہ ایسے
شخص پر اندیشہ کفر کا ہی * اور اگر ایسا نہیں سمجھتا مگر اس کام
کو اتکار رکھتا ہی تو بے شبہ برا گنہگار ہو گا * اسی بھائیو جب ﷺ کی
جنت کے چھوڑنے سے اور بدعت کو لازم کر لینے سے یہ حال
ہو تا ہی تو اے انکے حال پر جو مسلمان کہلا کر نماز اور روزے اور حج

اور زکوٰۃ کو چھوڑ بیٹھے ہمیں * کبھی ہلکا جاکر کبھی غفلت اور
مستی کو چاہے تھہرا کر محل میں نہیں لاتے * اور دنیا کے کاموں میں
اور نفس کی خواہشوں میں رات دن دوڑ دھوپ کرتے پھرتے
ہیں اور اس عمر عزیز کو گواتے ہیں * قبر میں اور حشر کے میدان
میں اُنکا کیا حال ہوگا * وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ
مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ
وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنِّي أَنْشَأْتُ مِنْ
بَعْدِهِمْ خَافُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يَوْهَدُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِبَيْدَةٍ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ إِلَّا إِيْمَانٌ جَبَّةٌ خَرَدَلٍ
رواہ مسلم * نقل کیا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ﷺ
لے ہر بیٹھنے والے کے ساتھ مجھ سے پہلے جس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی
امت میں تھے حواری اور اصحاب یعنی دوست مددگار کہ اختیار
کرتے تھے اُسکے طریق کو اور چلتے تھے اُسکے حکم پر * پھر یہ مجھے اُنکے
پیدا ہوتے ہیں ناخلف کہتے ہیں لوگوں کو جو آپ نہیں کرتے اور
جسکا انھیں حکم نہیں ہوا وہ ہیں کرتے * یعنی بعد اصحابوں کے جو
دین کے مددگار اور یار و دادار تھے بدکار تھے جو تھے دغا باز لوگ پیدا
ہوتے ہیں * پس ہمارے انھیں اپنے ہاتھوں سے وہ مومن ہی *

اور جو بازار کھلے اُن گھمبیں سخت باتیں کہہ کر وہ بھی مومن ہی * اور جو بد جانے اور نفرت کرے اُن سے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہی کم درجے کا اسکے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا مرحلون کے دائرے برابر بھی نہیں * عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ يَا بَنِيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تَصُحَّ وَتَمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ خُشٌّ لَّا حِدٍ فَاَفْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ رِزَالُ التَّرْمِذِي * کہا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے امی میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کر سکتا ہے اس حال میں کہ کسی کی طرف سے تیرے دل میں کینہ نہ ہو تو ایسا کر * پھر فرمایا کہ امی میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہی اور میری خوشی کا کام ہی * اور جس نے دوست رکھا میری حدت کو تحقیق اُس نے دوست رکھا مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھ کو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت میں * خلاصہ یہ کہ سوکھی پیرویسے آدمی کو اللہ تعالیٰ بہشت میں یعنی اپنی رضامندی کے کھڑے ہیں داخل کریگا اور جو اُن کے طریق پر نہیں جاتے وہ ہرگز اُس کھڑے بنائیکہ لایق نہیں * چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں تیسرے صبارہ لے ستر ہو بن رکوع میں فرمایا ہی * مَنْ يَتَّبِعْ قَوْلَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ حَتَّى * ترجمہ * جو کوئی اختیار کرے جو اُسے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اُسے قبول نہوگا * خلاصہ

یہ بھی کہ جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان
 نہ لاوے گا اگر ہزاروں طرح کی نیکم کے کام کرے گا کچھ ثواب
 نہ پاویگا قیامت کے دن ہر اچا پیشیان ہوگا * مگر اُسکی نیکی کا بدلہ
 اللہ تعالیٰ اس جہان میں اُسکو دیگا اولاد برتھاویگا دولت دیگا دنیا
 کی خواہشوں کو بر لاویگا * کیونکہ کسی کی محنت وہ برباد نہیں کرتا
 کسیکو یہاں دیتا ہی کسیکو وہاں * کسیکو تھوڑا یہاں اور بہت
 وہاں * سو ہم سامان تاحمد اور اسی مات کے امیدوار ہیں کہ وہ
 وحدون کا سپہام سے یہی ساوک کرے گا * عن العوباض رضی قال
 صَلَّى بِنَا مُحَمَّدٍ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحَةً فَوَعظَنَا
 مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْيُؤُونَ دَوَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ
 رَجُلٌ كَانَ مِنْ مَوْعِظَةٍ مَوْدِعٍ فَأَوْصِيَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى
 اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ شَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ
 مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ
 الرَّاشِدِينَ الْمُهَيْمِينَ تَمَسُّكُوا بِهَا وَصُوبُوا عَلَيْهَا بِالنُّوَاجِدِ
 يَا كُمْرَ وَهْدٍ ذَاةَ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدِّثَةٍ بِهِنَّ وَكُلَّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ
 رواه احمد وابوداؤد والترمذي وابن ماجه * عرياض رض
 کہتے ہیں کہ ناز پر ہم ایک دن ﷺ نے ہمارے ساتھ پھر جنہ
 کہہ کے ہماری طرف نصیحت کی یہی اثر بھری کہ ہم نے نکالے اُن سے آنسو

اور کانپ گئے اُن سے کیلج * پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ صلیت
 بعد اکر نے والی معاوم ہوتی ہی سو وصیت کرو ہمکو * پس فرمایا
 آپ نے کہ وصیت کرتا ہوں میں تمکو کہ ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے
 اور سنتے رہو اُسکے حکم کو * اور بجالایا کرو اگر نہ حکم کرے تمکو شرعی
 باتوں کا غلام حبشی * کیونکہ یہہ ہونے والا ہی کہ جو عیتار ہیگا میرے
 بعد وہ دیکھیگا بہت اختلاف * پس چاہئے کہ اُس وقت لازم کرو
 اپنے اوپر میری سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی جو
 ہدایت پاچکے ہیں * چنگل مار داسپراور دانٹو نہ پکارتو اُسکو
 اور الگ رہو نئے کاموں سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہیں * اور
 جو بدعت ہیں وہ گمراہی ہی * ف * اس حدیث سے معاوم ہوا کہ
 پیروی خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول صلی کی ہی * اور جن کاموں
 نے رواج پایا اُنکے ایام میں وہ حضرت ہی کی سنت ہی اگرچہ
 اُنکے نام سے وہ مشہور ہوئی * اور یہہ بھی معاوم ہوا کہ حضرت کو
 پہلے ہی سے معاوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفوں کی سنت پر لوگوں کو شبہ
 پر لگا گشتگو کریں گے اور ہلک جاویں گے * اس لئے اول ہی سے سنا دیا
 اور خبردار کر دیا کہ ایسا مت کیجو اُنکی پیروی میں منہ نہ تریو *
 اب جو کوئی خلاف اُسکے کریگا یعنی اُنکی سنت کو چھوڑ دیا یا اور
 اور کام اپنی خواہش سے نیک کاموں میں زیادہ ہوا دیکھا جیسے نکاح

کئی مجلس بین گانا یا گانا ج کر وانا اور شب براقی رات کو پیرا خان
 کرنا لہو اور لعب بین نومر وف رہنا وہ شرع کی بیروی اور نہی
 کی حکم برداری سے محروم رہیگا * عن عبد اللہ بن مسعود رضی
 قال خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطَابًا نَمَّ قَالَ هَذَا مَسِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا
 عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَ قَالَ هَذِهِ سَبِيلُ عَلِيٍّ كُلُّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ
 يَهْدِي هُوَ إِلَيْهِ وَ قَرَأَ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
 السَّبِيلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ * ابن
 مسعود رضی کہتے ہیں کہ لکھنچی ﷺ نے ایک سیدھی نکیر
 ہمارے لئے اور فرمایا کہ یہی اللہ کی راہ ہے * بھر لکھنچی کئی نکیرین
 دہنے بائیں اُسکے اور فرمایا ہے راہیں ہیں کہ ہر راہ پر اُسکے شیطان
 بیٹھا ہی بلاتا ہے وہ نگاہ اپنی طرف * اور پرتا ہے وہ آیت کلام اللہ
 کی جسکا ترجمہ یہ ہے * یہ میری راہ سیدھی مضبوطی ۱ سپر جاو
 اور پخلو و وسری راہوں پر کہ دور پر جاؤ تم منزل مقصود سے *
 تفسیر مدارک میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت نے
 پہلے ایک سیدھی نکیر لکھنچی پھر ۱ دھراؤ دھراؤ سکے چھ چھ
 نکیرین اور لکھنچین پھر فرمایا کہ وہی سیدھی راہ حق تعالیٰ کی ہے
 اور لے راہیں شیطان کی ۱ ان راہوں سے بچتے رہو * کہا صاحب
 مدارک نے کہ ان بارہوں کی ہر ایک راہوں میں سے پھر چھ چھ

زائیدین نکلیں یہ سب بہتر ہوئیں * اور شرح موافق ہیں کہا
 ہی کہ برتے گروہ ۱ سلام کے آتھہ ہیں * معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ
 بخاریہ جبریہ مشبہ ناجیہ * پھر معتزلہ ہیں بیس فرقے ہوئے اور شیعہ ہیں
 مائیس اور خوارج ہیں بیس اور مرجیہ ہیں پانچ اور بخاریہ ہیں
 تین اور جبریہ اور مشبہ ہیں تفریق ہیں کیا یہ بہتر ہوئے * اور
 ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت و جماعت کا ہی * چنانچہ رسول خدا
 نے خبر دی ہی کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ میں گریں گے
 اور ایک جنت میں رہیں گے * اب ہر فرقے کے لوگوں کو یہہ دعوا ہی کہ وہ
 فرقہ جنتی ہم ہی ہیں اور ہمارا بھی مذہب حق ہی * لیکن یہہ دعوا انکا
 بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتا دلیل چاہئے * سواہل سنت و جماعت
 کے ناجی ہونے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہہ دلیلیں ہیں
 اول یہہ کہ دین نقل کی رو سے ثابت ہوا ہی صرف عقل ہی اس
 میں کفایت نہیں کرتی * اور پس واپسی کی خبر و نسو یون مناوم
 ہوا اور پیغمبر خدا ﷺ کی حدیثوں سے یقین کو پہنچا کہ اگلے ایک
 لوگ اصحاب ﷺ کے اور بعد انکے جو اچھے لوگ ہوئے اسی اعتماد پر تھے
 جو جو اختلاف دین میں پیدا ہوا سو ان پہلوں کے سمجھے ہوا کہ لوگوں
 نے اپنی خواہشیں اس میں ملائیں اور دنیا کی طمع سے ایک کے
 خلاف دوسرا چلا * جسکے سبب سے آس میں محبت کم ہوئی دشمنی

برہم گئی * پہلے اگاونکے مخالف ہونے برا کہنے لگے محمد مین جہن
 لے برہمی برہمی محنتوں سے رسول خدا کی حدیثوں کو تحقیق کر کے جمع کیا
 جنہیں صحاح ستہ وغیرہ مشہور ہو رہی اور اسلام کے حکموں کی جردی
 ہی * اور چاروں مذاہب کے امام جیسا کہ طریق تمام ممالک میں روم
 شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان میں پھیلا رہی اسی طریق پر تھے *
 اور اشاعرہ اور ماترید یہ جو ائمہ اصول ہیں انہوں نے بھی اگلے
 بزرگوں کے طریق کو ثابت رکھا * بلکہ عقلی و لیاؤ سے رسول ﷺ اور
 اُنکے اصحابوں کی سنتوں کو اور اگلے اچھوں کی جماعت کی اعتقاد دی
 بانوں کو خوب قائم اور مستحکم کیا * اسی واسطے اُنکا نام اہل سنت
 رسول اور جماعت مشہور ہوا * کہ بے لوگ رسول کی اور اُنکے اصحابوں
 کی سنتوں پر تھیک تھیک چلتے ہیں * اور بعد اُنکے جو امام پیشوا
 ہوئے سب کو اچھا جانتے ہیں اور اُنکو مانتے ہیں اُنکی راہ اختیار کرتے
 ہیں * دوسری یہ کہ جتنے اولیا اہل اللہ صاحب شریعت اور
 صاحب طریقت گذرے جن میں نفسانیت نہ تھی ہمیشہ وہ اپنے
 خاوند کی تابعداری میں رہتے کسی سے کچھ کام نہ رکھتے لاکھوں ہزاروں
 آدمی اُنسے فیض یاب ہوئے اللہ کے سیدھے راستے کو پہنچ
 مقرب درگاہ الہی ہوئے سو اُن سبھوں کا بھی یہی طریق اور
 مذہب تھا * چنانچہ اُنکی کتابوں سے ظاہر ہی * تیسری یہ کہ

اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہی اور اہل بیت نبوی اور
 اہل باب مصطفوی و ہمیں رہے سبھ اُنکا مذہب اور اُسوقت سے
 آج تک جو جو دین رہتے آئے وہ سب یہی مذہب رکھتے ہیں
 * اللہ تعالیٰ اُنکے مذہب کا نگہبان اور مددگار ہی کہ بگارت نے ہمیں
 دیتا * جو تھی یہ کہ جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نور ازلی ہی
 ہوتے ہیں اسی مذہب میں ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیز پاک اور
 مقدس ہی وہ ناباک عداوت اور بغض بھرے دل میں کیونکر پیدا
 ہو سکتا ہی * حصو صاحبنا دل رسول کے اہل بادشاہ اور بیاد و قادار
 اور ازواج مطہرات اور بنات مقدسات اور ذریات مبارکات
 کے بغض سے بھرا ہوا * پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن
 شریف اور پیغمبر خدا ﷺ کی حدیثوں اور پیشواؤں کی کتابوں کو
 حوام جہان بین مشہور ہو رہی ہیں جمع کر کے دیکھے اور اللہ و رسول
 کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو غیب کھل
 جاوے کہ سوائے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہیں اس کے
 برخلاف ہیں * حوامی بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول
 ﷺ کے پاس سرخ رو ہو اور سلطان ہو گے کا قایدہ اُٹھاؤ تو اپنا
 اعتقاد اہل سنت و جماعت کے طریق کے موافق درست کرو * اور
 جن جن باتوں کا پہلے اپانکے باب میں ذکر آیا ہی اُن باتوں پر ایمان

لاؤ اور بری چالوں اور بد خصلتوں کو چھوڑو اور بد عتوں سے جو
 شادی غمی بین لوگوں نے اپنی خواہش سے ہندو وغیرہ قوم کے رسومات
 کو بیکار اُسے کر لے لگے اور اپنے ہادی محمد رسول ﷺ کے طریق کو
 جو اسے کاموں میں مقرر کر دئے ہیں چھوڑ کر نئی باتیں ملا کر بدعتی
 بنے دور رہو سرکشی اور دھتھائی نہ کرو اُس سے بچو * اور جب تک
 اعتقاد تھیک نہ ہو گا اور شرع کے حکم کو خوب نہ پا کر دگے کوئی
 نیکی اور عبادت کے کام ٹھہارے ہرگز مقبول نہ ہونگے * من ملی
 رض الله عنه قال قال ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَانِي بَعْدَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ
 وَالْمَوْتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَوَالِ التَّوْحِيدِ وَابْنِ
 حَاجَةَ * روایت ہی علی مرتضیٰ ہم سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ
 نے مومن ہیں ہوتا ہی کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزوں
 پر * اول اُس کا یہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت پر یعنی کہ
 اُس کا شریک نہ مانے اور ایمان لاوے کہ میں رسول ہوں اللہ کا بھیجا
 تمام خلقت کی طرف راستی سے * دو سرا یہ ہی کہ ایمان لاوے کہ
 موت حق ہی یعنی سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہ معنی
 کہ اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی نہ طبیعت کے بغاوت
 اور اُس میں فساد پر جانے سے * تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر

چینا حق ہی بیشک * چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی حق ہی یعنی
 ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو کام ہونے والا ہی تمام موجودات
 میں اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے * ف * 1 اس حدیث سے یہ معلوم
 ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہیں
 ہوتا جب تک رسول پر اس زمانے کے ایمان نہ لائے * اور
 یہ بھی سمجھا گیا کہ یہ کہنا نادان لوگوں کا کہ آدمی بھی مثل
 درخت اور گھاس کے پیدا ہوا کرتا جاتا ہے محض غلطی *
 بدوین مرضی خاوند برحق کے کوئی چیز نیست و نابود نہیں ہوتی کیونکہ
 صبا اس کے حکم سے بنے ہیں پھر اُس کے حکم سے بگڑ گئے * بی بی عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر رسول ﷺ نے اس
 آیت کو دیا اَلَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ
 هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
 فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْغَاءَ تَاْوِيلٍ ۚ وَمَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ
 اِلَّا اِلَآلَہٗ ۚ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اَمَّا الَّذِيْنَ مِنْ حِزْبِ
 رَبِّہٖا وَمَا يَنْدُرُ اِلَّا اَدْرَاوْا اِلَّا الْبَابِ ۚ قَالَتْ قَالَ ۖ اللّٰہُ فَاِذَا رَاٰیْتُمْ
 الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ۚ فَاَرْسَلْنَا الَّذِيْنَ مِمَّا هُمْ اِلَآلَہٗ فَاَمَّا
 الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَاَحْزَنُوْهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَیْہِ * ترجمہ * اللہ وہ
 ہی جسے اُناری تمہرے کتاب اس میں بعض آیتیں ہیں جو ہر

ہمیں کتاب کی اور دوسری ہمیں کئی طرف مٹی سو جن کے دل پھرے
 ہوئے ہمیں وے اپنی تڑپ والیونسے گاتے ہمیں تلاش کرتے گمراہی
 اور تلاش کرتے ہمیں انکی کل بیٹھانی اور ان کی کل بیٹھانی کوئی
 ہمیں جانتا سواے اللہ کے * اور جو مضبوط عالم والے ہمیں وے کہتے
 ہمیں ہم اصرار یقین لائے سب کچھ ہمارے ربکی طرف سے ہی * اور سمجھائے
 وہی سمجھتے ہمیں جنکو عقل ہی * پھر گمراہی لی عایشہ وض نہ کہ فرمایا
 رسول خدا ﷺ نے جب دیکھو تم ایسوں کو جو پیروی کرنے ہمیں
 اُس چیز کی جو کتاب سے مٹی ہی * یعنی یہی وہ قرآن سے گار معنی
 اُسکے ایک طرح کے ہمیں جنکا ذکر کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
 میں فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ * پس الگ ہو جاؤ اُسے
 اور پرہیز کرو انکی صحبت سے * ف * اُس حدیث سے مناوم
 ہوا کہ اللہ نے جس طرح اور باتیں آزمائش کی مقرر کی ہمیں اُسے
 طرح قرآن شریف میں بھی بعض کلام ایسے کہے ہمیں کہ جنکو معنی
 بیٹھانے میں عقل کی اور دل کی راستی اور کبھی ظاہر ہووے *
 حوا یا نثار حاکل اور آیتوں کے ساتھ جوابان اور اعتقاد کی جڑ
 ہمیں ملا کر دے ہی معنی اُس کے لیتے ہمیں * اور جو گمراہ ہمیں وے اپنی
 گمراہی کی دلیل تھہراتے ہمیں * چنانچہ تفسیر میں کھائی کہ اُس آیت
 میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہی کہ نصار اکو ہو شیار کرے کہ وے حضرت

مریم کو خدا کی عورت کہتے تھے اور حضرت عیسیٰ عمو کو خدا کا بیٹا
 * اور وہ بیکے تھے اس پر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُنکے حق میں
 سنتے تھے جس میں اُنکی دانست میں بندہ ہو نیکی حد سے زیادہ
 مرتہ پایا جاتا ہی اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانوں کو
 بہکانیکے واسطے ایسی باتیں اپنے دھبکی قرآن سے من جن کر آسکے
 معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہیں * جس میں کم عقل بہکین اور
 اسلام کی راہ سے دور جا پڑتے ہیں * مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل
 اور ایمان کی آگاہ دی ہے وہ ہرگز نہ بہکینگے * اور کبھی کانٹا اُنکے
 کام نہ آوے گا اور اس دھوکے کے جال میں نہ پھسینگے * مسلمان بھائیو
 یہ وقت بہت سخت آیا ہی ایمان داروں پر تکلیف اور مصیبت
 ہے ایمانوں کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشوں کا دور ازہ کھلا
 ہی شیطان مردود نے قابو پایا ہی بھائیوں میں محبت نہ رہی یارونکی
 دوستی گئی اور دوست دشمن ہو گئے دشمن ہنسے لگے * اللہ کا دور دل سے گیا
 حاکم شرع کا خوف نہ رہا * اس وقت میں مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا
 ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہی ہے سبکی خبر
 ہمارے پیغمبر خیر صادق نے پہلے ہی سے دی ہی * میں ابی ہریرۃ
 رضی اللہ عنہ قال ۖ یٰۤاَہْلَ الْاٰمَانِ ۖ اِذَا لَزِمَ الْوَقْتُ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ
 یَاۤتُوْکُمْ مِّنْ اِلْحَادٍ بِنِیَّتٍ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِذَا کُمْ وَا

اِيَّاهُمْ لَا يَضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ رواۃ مسلم * ترجمہ * فرمایا رسول
 خدا ﷺ نے کہ آھر زمانے میں جھوٹے رکاز لوگ پیدا ہونگے سناؤ گیے
 تمکو ایسی باتیں جو تمہارے باپ دادا نے ہمیں سنیں * سو دور
 رہو تم اسے اور دور رکھو انکو کہ گمراہ نکار ہیں تم کو اور بلا ہیں نہ
 پھنساویں * ف * یہہ جبر عام ہی ایسے لوگ سلمان کے پروے
 ہیں ہوں خواہ دوسری قوم سے سو وقت میں دونوں کی کثرت ہی
 * اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین قائم رہے *
 اب یہاں اگر تھوڑی بہت دینداری ہی تو غریبوں خدا پرستوں
 ہیں ہی کہ انہوں نے دین کی باتیں سن کر اگلے رسوم کفر کے ترک
 کئے شرع کی راہ پر آنے * دولت و حشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے
 ہیں اللہ و رسول و قیامت کے خدا سے ڈرتے ہیں * اب
 وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے تھکانے پر آگئی جو فرمایا تھا
 آپ نے * بَدَا اِلَیْ سَلاَمٌ خَرَّ یُّبَا وَ یَّعُوْدُ کَمَا بَدَا فَطَوَّ بِیْ لِلْغَرِّ بَا *
 رواۃ مسلم * یعنی پہلے دین اسلام تھا غریب و بے کس تھا پھر بھی ویسا
 ہی ہوگا جیسا آگ تھا * پس خوبی اور خوشی غریبوں کے نصیب
 ہی * ف * سو جنہوں نے ایسے وقت میں دنیا کہ دولت و حشمت
 پر خیال نہ کیا اچھے پہننے پر ذل و ذرا یا مفلسی لا چاری ہیں
 * اللہ اور قرآن و حدیث کے احکام پر چلے * دین اللہ کے خاصہ بند سے

تھہرے ﷺ کے محبوب ہوئے * اور اس حدیث کے مصداق بنے *
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَا دُرَّةٌ
 شَهِيدٍ رَوَاهُ الْإِمَامُ تَقِيُّ * یعنی جو کوئی مضبوط پکڑے اور وہاں کرے
 میری سنت پر جس وقت کہ فساد اور خرابی پڑ جاوے میری امت
 میں * یعنی تمام خالق بین اختلاف پڑ جاوے ہر کوئی ایک نیا مذہب
 اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتیں ظاہر ہونے لگیں تھو تھے ہر کار
 اپنی اپنی دوکانیں لگا دیں * کوئی مسلمان کے پردے میں جاہلون کو
 بہکا کر عزت اور دولت حاصل کرے * کوئی اس سچے دین میں
 حیب لگا کر نادانوں کو گمراہ بناوے * ایسا شخص سنت پر چلنے والا
 ثواب پاوے گا سو شہیدوں کا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی
 چاہ کر اس دین میں اپنے مال اور جان کو تصدق کیا * مرنے دم
 اس سیدھے رشتہ کو چھوڑا * عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ قَالَ قَالَ
 ﷺ لَا آتَانِي أَوْ تَبِيتُ الْقُرْآنَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ إِلَّا يَوْ شَكَ رَجُلٌ
 شَيْعَانٌ عَلَى أَرْبَكْتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهِذَا الْقُرْآنَ فَمَا دَجَدْتُمْ
 فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحْلَوْا وَمَا دَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَ
 أَلْمَا حَرَّمَ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ * ترجمہ * کہا
 مقدم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے لوگو جانو دیا گیا ہی مجھے قرآن اور
 اسکی مانند اسکی مانند کہ حدیث میں نہیں یعنی جس طرح قرآن اللہ کی

طرف سے وحی ہوتا ہی ہے محیط طرح حدیث بھی وحی ہوتی ہی ہے * وہ جہاں
 جاتی ہی یہہ خفی متلو وغیر متلو ضرور ہو قریب ہی کہ ایک شخص
 آسودہ ہے پروا اپنے تخت پر بیٹھا ہوا کہتا ہی ہے اختیار کرو اپنے
 واسطے اس قرآن کو * پس جو چیز پاؤ تم اُس میں حلال اُسکو حلال
 جانو اور جو کچھ پاؤ تم اُس میں حرام اُس کو حرام جانو *
 تحقیق جو چیز کہ اُسکو حرام کیا ﷺ نے ویسی ہی جیسا حرام
 کیا اُسکو اللہ نے * ب * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس
 بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مومن کو
 چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے منع اور حرام کے برابر اُسکو جانے اور اپنے
 تدبیریں اُس سے بچا دے * ایسے حکم رسول کے گویا حکم اللہ کے ہیں
 وعن ابی ہریرۃ کان اهل الکتاب یقرؤن النورۃ بالعبدا نیتہ
 ویفسرؤنہا بالعرۃ بیۃ لاہل الا سلام فقال ﷺ لا تصدقوا
 اهل الکتاب ولا تکن بؤہم رقولوا اسما باللہ وما انزل الینا
 وما انزل علی موسیٰ وعلیٰ رداہ لبخاری * ترجمہ * ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود پڑھتے تھے توراة کو زبان عبرانی میں
 کہ انکی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اُسکو عربی میں مسلمانوں کے
 واسطے * پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ سبھا بجانو تم کتاب والوں کو
 اور نہ جھگڑاؤ انکو * یہی کہو کہ ہم ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور جو انار اگیا

ہم پر اور حواتار اگیا موصی اور عیسیٰ پر * یعنی ہر بات اُنکی صحیح بخانو شاید
 اُن میں کچھ ملا یا ہو اور کم و بیش کیا ہو * اور سب باتیں اُنکی جھوٹھم بخانو
 لکھیں کہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل میں تو ریٹ حق اور صحیح ہی * اور
 اُنسی پر انجیل کو قیاس کیا جائے * سو اسطرح کہ اُنھوں نے اُنڈون کتابوں
 میں بعض مقام میں اُلٹ پلٹ کیا ہی اور حایا بنایا ہی اور بہت کچھ
 ہر تھاپایا ہی * اب جو دے کہتے ہیں اُن میں کچھ اور صحیح ملا ہو
 ہی * مخلصی اُنسی میں ہی کہ اُنکی باتوں پر بخاؤ مجھانا ایمان اُد پر کی باتوں
 پر لاؤ * اب توراۃ اور انجیل میں یہود اور نصاریٰ نے حذف اور
 تخریب اور تغیر اور تبدیل کم و بیش کے بعد حو باقی چھوڑا ہی
 اور اُس سے ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت ثابت ہوتی ہی یہاں اُنھیں
 آیتوں کا ذکر کیا جاتا ہی تاکہ جو گمراہ ہیں و سے ایانکی رو سے زیادہ
 قوت پادین * توراۃ میں اس تشنا کے تین تیسویں باب کے درمیان
 ہی کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا سا عیر سے
 اور ظاہر ہوا فارانہ * سینا ایک پہاڑ کا نام ہی کہ اُسکو طور سینین
 کہتے ہیں تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اُس پر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام
 سے اور بھپیا اُن پر توراۃ * اور ما عیر ایک پہاڑ ہی کہ وحی بھیجی
 اُن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اُن میں اُنکی نبوت اور
 نازل ہوئی اُن میں اُن پر انجیل * اور فاران عہدانی لفظ ہی اور

بنی ہاشم کے بہادر و ناکام ہی مکے میں کہ انہیں جسے ایک میں حضرت پیغمبر خدا
 ﷺ عبادت کرتے تھے اور اُسماعیل اُنکو وحی آئی * وئے تین پہاڑ
 ہیں * ایک بوقریس کہ مکہ اُسکے نیچے آباد ہی اور مقابل اُسکے قعقمان ہی
 لطن وادی تک * اور پورب طرف اُسکے متصل قعقمان شعب
 بنی ہاشم ہی جہاں حضرت یسید ہوئے * ابن قتیبہ نے جو اس اُمت
 کے علمائے ہی اُسنے اگلی کنائیں پر تھیں اور ترجمہ کیا اعلام النبوة میں
 لکھا ہی کہ اس مقام میں کچھ شبہ نہیں اور خوب ظاہر ہی اُسپر جو کوئی
 غور اور نام لکھے کیونکہ جو ثابت ہوا ہی تجلی کر ماخذ تعالیٰ کا سینا
 سے سو وہ یہی ہی کہ آثار اُسنے تورات کو حضرت موسیٰ پر * اور جو
 ثابت ہوا ہی روشن ہونا اُسکا ساعیر جسے وہ آثار نامی انجیل کا حضرت
 عیسیٰ پر اور دوسرے علیہ السلام رہتے تھے ساعیر میں ارض خلیل
 کے درمیان ایک گائون میں جسکو ناصر کہتے ہیں ۱۔ جسے سبب اُنکے
 تابعوں کا نام رکھا گیا نصار * ۱۔ سبطر چہر ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران
 سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد ﷺ پر ثابت ہوا * اور وہ بہادر کے کا ہی
 * اگر کوئی کہے کہ فاران مکہ کے سوا اور کوئی جگہ ہی تو یہ اُسکا افترا ہی
 * ہم کہتے ہیں کیا تو راست میں نہیں آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام گئے
 بسایا ناصر اور اسمعیل علیہ السلام کو فاران میں چنانچہ پیدائش کے
 ایک سو میں باب میں ہی * پس ہم کہتے ہیں کہ تم بتاؤ ہم کو کہ وہ دوسری

کون جگہ ہی جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اُس کا فاران ہی *
 اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی
 * اور بتلاؤ کہ کو کونسا دین ایسا ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا
 جس طرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا * بھلا کوئی دین اس طرح مشرق
 سے منبر تک پہنچا ہی جس طرح یہ دین پہنچا * اور تو رات بین
 استننا کے اٹھا زہو دین باب کی بند ہو میں آیت پڑ لکھا ہی * فرمایا
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ یہ وہ نبی خدا کا ہے جس کے لئے تیرے ہی درمیان
 سے تیرے بھائیوں میں سے میری مانند ایک پیغمبر قائم کریں گا تم اُسکی
 طرف کان دھریو * پھر سہر ہو میں اور اٹھا رہو میں آیت میں اُسی
 باب کی * اور یہ وہ ہے مجھے کہہا کہ اُنھوں نے جو کچھ کہا اُنھوں نے کہا میں اُسکے
 لئے آئے ہوں بھائیوں میں سے تجھ سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اُنہیں
 سنہیں پڑاؤں گا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ اُن سے کہیں گا * اور جو کوئی
 اُسکی اطاعت نہ کرے صرا دوں گا میں اُسکو * اس کلام میں پوری دلیل
 بھی ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت پر * کیونکہ موسیٰ علیہ السلام اور
 قوم اُنکی کہ بنی اسرائیل ہیں جیتے اسحق علیہ السلام کے ہیں اور بھائی اُنکے
 جیتے اسمعیل علیہ السلام کے * اور یہ نبی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحق
 کے بیٹوں بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اُنھیں میں سے ہو انہ اُنکے بھائیوں
 سے * اور اگر وہ یہ کہیں کہ بنی اسرائیل بھائی ہیں بنی اسرائیل

کے پس بھائی کہنا اُنکو درست ہی * تو اس نقد یرمبن ہم کہتے ہیں
 کہ تو تمہنے جھوٹا یا تو راۃ کو کیونکہ تو راۃ یرمبن مذکور ہی کہ قابم نہو ابی
 اسرائیل یرمبن کوئی پیغمبر موسیٰ کی مانند * اور دوسری جگہ تو انہیں
 آیا ہی کہ کھڑا نہو گا ہی اسرائیل یرمبن ہرگز کوئی مثل موسیٰ کے * پس
 یہہ وعدہ بعض یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ اس نبی موعود سے
 مراد یوشع بن نون ہم تھے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ عم کے کزن اور اُنکے
 مانند نہ تھے بلکہ اُنکے خادم تھے اُنکی زندگی یرمبن * اور اُنکے موت کے بعد
 اُنکی وعدہ تک مددگار ہوئے * پس متعین ہوا کہ مراد اس نبی موعود
 سے محمد ﷺ ہیں کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تھے یعنی دعوت کے نصاب کرنے
 یرمبن اور حدونکے باندھنے یرمبن اور معجزونکے ظاہر کرنے یرمبن اور شرایع
 اور احکام کے جاری کرنے یرمبن اور اگلی شرع کے نسخہ کرنے یرمبن اور
 گمراہونکو سزا دینے یرمبن کوئی ایسا نہو * سوائے ان باتونکے اتنے
 معجزے اور دلیلیں اُنکے ہی آخر الزمان ہونے پر ہیں کہ کسی طرح کا
 شبہ اور شک نہ سمجھیں یرمبن * جو کوئی اُنکی خوبصورتی اور عادت
 شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز
 اُسکے دل یرمبن کچھ بھی شبہ نہہیگا * اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰ عم
 ہیں تو بھی یرمبن ہو سکتا کیونکہ نصار اُنکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہیں *
 اور حضرت موسیٰ عم اور جو اُنکی مانند ہو گا وہ بندہ اور عبد ہوگا * اور

عربی چھاپے بین تو رائے یوں کھا ہی کہ تیرے بھائی کے بیٹوں بیٹن
 جسے تجھ سے ایک نبی پیدا کرونگا * پھر خمالقون نے بیٹے کے لفظ کو
 ہندی اور فارسی کے ترجمے میں اُس مقام سے نکال ڈالا لہٰذا بین تو
 اس سے زیادہ تر ہمارا مطلب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہ
 ناقص ناقص حقائق نکالتا جاتا * اور جو کہہ ما کہ اُس نبی کے احکام کا منکر مبرا
 پاویگا * موصوفت عیسیٰ کے احکام کے منکر کو مبرا لہٰذا بین ہوئی بلکہ ہمارے
 پیغمبر نے حضرت موسیٰ کی طرح منکر و ن اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو
 مبرا دی * سوائے اس کے اگر اپنی دھوکے مقدمے میں چھو گئے ہوتے
 تو ہرگز نہ ہو اور نصار احمہ یہ نہ کہتے کہ تم تو راٹ اور انجیل لاؤ اور دیکھو
 کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اُس بین لہٰذا ہی * مگر اُنھوں نے
 ہرگز حبات پر کمر نہ باندھی اور مقابلہ نہ کیا * علاوہ بموجب مضمون
 یسوع اور اکیسویں آیت اسی آتھار ہو بین باب کے بیشک
 قتل کئے جانے اور اُنکی بیش گوئی کبھی سچی نہوتی اور اُن کا دین
 ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا * اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اُسکے
 منہ میں ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات پاک
 سعید نام محمد ﷺ کی ہی * کیونکہ معنی اُسکے یہہ ہیں کہ وحی کرونگا اُسکی طرف
 اپنے کلام سے اُس سے وہ باتیں کریگا جس طرح منیگا اور صحف اور الواح
 اُسکی طرف نہ اتار دنگا * اس لئے کہ وہ اُمی ہی یعنی آن پڑھا کرتا ہے

ہمیں برہمہ سمجھتا * اور یوحنا کی انجیل میں چودھویں باب کی سولہویں
 آیت میں ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یون فرمایا کہ میں اپنے باپ سے
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دو سو اور کیل دیگا کہ ابد تک تمہارے
 ساتھ رہے * پھر یہی سو میں آیت میں اسی باب کی ہی * لیکن وہ
 وکیل روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمہیں سب
 چیزیں سکھا دیگا اور سب چیزیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد
 دلادیگا * پھر اسی مالکی تیسویں آیت میں جن ہی * بعد اُسکے میں تم سے ہمت کلام
 کروں گا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اُسکی جگہ میں کوئی
 چیز نہیں * اور سولہویں باب کی ساتویں آیت سے چودھویں
 آیت تک یون ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں * لیکن میں
 تمہیں حق کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جاننا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر
 میں نجاؤں وکیل تم پاس نہ آویگا اگر میں جاؤں میں اُسے تم پاس بھیج
 دوں گا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور
 حکم سے مارم کرے گا * گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھے ایمان ملائے *
 راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر
 بندیکہ ہو گے * حکم سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی * ہنوز بہت
 سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں برابر تم انکی برداشت نہیں کر سکتے
 * لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ

بتا دیا گیا کہ وہ اپنی نہ کہہ گا لیکن جو وہ سنیگا سو کہہ یگا اور تمہیں
 آئندہ کی بھریں دیگا * وہ میری ستایش کریگا ۱ سنا لے کہ وہ میری چیزوں
 سے پائیگا اور تمہیں دکھائیگا * اور پندرہویں باب کی چھ بیسویں آیت
 میں ہی * پر جب وہ وہاں جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے
 بھیجو گا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہی آوے تو وہ میرے
 لئے گواہی دیگا اور ہم بھی گواہی دو گے کیونکہ ہم ابتدا سے میرے
 ساتھ ہو * اسی سے یسوع بھی راہ کے گو ہوندا ۲ ھنیو اور اغدر کر کے
 انصاف سے اوپر کی جہارتوں پر جن میں حضرت موسیٰ اور حضرت
 مسیح عیسیٰ نے آخری زمانے کے پانچویں کے آنے کی خوشخبری دی ہی
 نظر کرو خوب سوچو جسے بعض کو دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ
 کو درست کرو سنو اور * ایسا نہ ہو کہ حشر کے میدان میں اُس حکم الہی کے
 کے اور آنکے رسولوں کے رد پر تمہارے کار اور جس کی باتیں کھل
 جاویں بھرو ہاں رسوائی اور ہش یانی اٹھاؤ * بھلا دیکھو تو اس سے
 اور کیا زیادہ کوئی کہہ یگا اور گواہی دے گا جہاں فرمایا ہی حضرت
 مسیح کے کہ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں
 دوسرا وکیل دے گا جو بد تک تمہارے ساتھ رہے * اس عبارت
 سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح عیسیٰ تھے دوسرا وکیل
 وہ جواب آوے گا پس دونوں کی شان برابر چاہئے کیونکہ دوسرا ہمیں

ہوتا بشیر پہلے گئے * پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل ہم
 مراد رکھتے ہیں وہی شخص غلطی پر ہیں * اس لئے کہ حضرت جبرئیل تو
 ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہنے نہجے اور اس عبارت سے
 معلوم ہوا کہ وہ وکیل آئے کبھی نہیں آیا اب آویگا اور ہمبتہ رہیگا
 * یعنی اسکا دین اور اسکا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے
 احکام منسوخ ہونگے * سوائے صفتیں سوائے ہمارے پیغمبر کے کس
 میں ہیں اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جس میں بے او صاف ہائی جاتے
 ہیں * اور فرمایا کہ جہان کا مردار آتا ہی کہ اسکی محبت میں کوئی چیز
 نہیں * اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص
 آئے والا ہی کہ جہان کی مرداری اور حکومت کرے گا اور اس میں ایسا
 وصف ہیں جو حضرت مسیح میں نہیں * سوائے شخص سوائے
 ہمارے پیغمبر کے کون ہی کیونکہ حضرت جبرئیل ہا اور کوئی جسے روح
 صدق کہئے جہان کا مردار اور حکومت کرنے والا نہیں ہو سکتا *
 یہ تو پیغمبر ہی کی شان ہی * اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے
 ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہیں ہوا * اور فرمایا کہ اگر بنی بنادوں وہ
 وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اذ
 راستی سے اور حکم سے لازم کریگا * اس عبارت سے معلوم ہوا کہ
 وہ شخص ایسا ہی کہ لوگوں کو گناہ کے کاموں پر لازم کرے گا یعنی جن لوگوں

نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کیے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی بنانا
یا انھیں خدا کا بیٹا کہنا یا یسوع کو صہرا دینا * اور راستی سے ملزم کر دینا
* یعنی ایسی سچی باتیں کہیں گے اور سچے معجزے دکھلا دیں گے کہ منکر لوگ
بے شبہ پشیمان اور ملزم ہوں گے * اُسمٰئیں ایک بات یہ بھی کہ مخالف
کہیں گے کہ حضرت مسیح جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور وہ اُنکو جھوٹا
بنا دیں گے * حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور انکی مہمانی اور انکی زندگی
پر گواہی دیں گے اور ملزم کریں گے منکروں کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہی
محو مت رکھتا ہی اگر کوئی اُسکی نافرمانی کریں گے صہرا پایاں گے * اور سنی کی
انجیل کے تیسرے باب کی گیارہویں آیت میں حضرت یحییٰ
ہم فرماتے ہیں * کہ فی الواقع میں تمھیں توبہ کے واسطے بانی سے
اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آئے والا ہی بچھے قوی تر ہی
کہیں اُسکی حوٹیاں اُتھانے کے لایق نہیں وہ نیکو روح قدس اور
آگ سے اصطباغ دیں گے * لہذا اس آیت کو حضرت عیسیٰ عم کے مبعوث
ہونے پر دلائل لانے میں مگر وہ غلط ہی کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور
حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوش خبری
حضرت یحییٰ نے دی وہ بعد انکے مبعوث ہو گا * علاوہ حضرت عیسیٰ
نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ پایا چنانچہ اُسی بابکی سولہویں آیت
میں ثابت ہے * مگر اگر وہ قوی تر ہوتے تو کیونکر اپنے ضعف تر

سے اصرہا باغ پاتے * بلکہ دے حضرت یحییٰ کو اصرہا باغ دینے *
 سوا کے اسکے آگ سے اصرہا باغ دینا اس سے مراد ہی کہ وہ شخص
 ظالمون کو قتل کرے لگا سو یہہ حضرت عیسیٰ ص سے لہن ہوا * ہاں
 ہمارے یہ خیمبر نے ظالمون اور گمراہوں کو اللہ جل جلالہ کے حکم سے
 قتل فرمایا * پس صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف نبی آہرا زمان
 محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی * سوا اب اُوپر کی سب دلیاوسہ
 یقین ہوا کہ یہ تعریفین اور تو صیفین سوا کے ہمارے یہ خیمبر کے
 دو صریکی نہیں ہمارے حضرت نے علما کے بنی اسرائیل کو بھڑھو تھی باور
 پر اور جوق ماتین بھڑھاتے تھے اُس پر اُنکو کیسا قایل کیا اور جب مانا
 تو پھر کیسی مرزادی کہ مشہور اور معروف ہی * او دجہان کو سرکشون
 یہہ بنون اللہ کے خما لہون سے پاک فرمایا * سوا کے اسکے زبور کے
 ایک سوا پنچا سو بن باب یقین ہی کہ یہ وہاہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستایش
 کرو یہ وہاہ کے لئے نئی گینت گاوا اور مدحیں پاک لوگوں کی اُنکلیون میں پڑھو
 اسرائیل اُسکی بات جسنے اُسے خلق کیا شادمان ہووے بنی صیہون
 اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کریں وے اُسکا نام لے لے کے مانیں وے
 یمن اور بریطیاتے ہوئے اُسکی منتقبتین پڑھیں کیونکہ یہ وہاہ اپنے
 لوگوں سے راضی ہی وہ حکیمونکو اپنی نجات سے زمینت بخشتا ہی پاک
 لوگ ہرزگواری پر فتح کریں اور اپنے بسترون پر ہرے ہونے

ترنم کرین اُنکا صنفہ ند اکہی ستایشون ہے بہر ارستہ دو شاہی تاوار
 اُنکے ہاتھوں میں ہوتا کہ غیر گروہوں سے انتقام لیوین اور لو کو کو سزا
 دین اُنکے بادشاہوں کو زنجیر و زنجیر اور اُنکے امیر و نیکو لو سے کہی بہر تان
 توال کر پکڑتے تان کہ جو اُنکی پندیرین لکھا ہوا تھا اُنھیں پچھتے کہ اُنکے
 پاس لوگوں کی بہت کچھ عرت ہی * لیے صفیں جو اوپر کسی گنہگارین
 صاف صاف اُمت محمدی میں ہائی باقی ہیں خوف خیال کرو انصاف
 سے سوچو بوجھو * اور حضرت اشعیاسی کی زبانی فرمایا اللہ تعالیٰ سے
 صحت میں اُنکے ساتھ ہوں، باب میں حرم کہہ سکتے کی تسلی کے واسطے
 جب اُس نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہ فزون کے ظلم اور بتوں کے
 رکنے سے وہاں * اُتھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہ وہاں
 کے جلال نے تجھ پر طوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر بھابھائی اور
 لوگوں پر شدت کی تاریکی ہو گئی یہ یہ وہاں تجھ پر طاع ہو گا اور اُنکا
 جلال تجھ پر حاوہ کر ہو گا اور عوام تیری روشنی میں اور بادشاہ
 تیرے طوع کی تجلی میں جا بیگ آنکھ اُٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر اور
 دیکھ کہ سب کے سب فراہم ہوتے ہیں وے میری طرف آتے ہیں تیرے
 پیچے دور سے آویں اور تیری بیٹیاں تیری گونہ میں پائی جائیں تب
 نو دیکھ بیگی اور سمست کے جاری ہو گئی اور تیرا دل دور یگا اور کشادہ
 ہو گا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پھر کی اور عواموں کی قوجیں

تجھ پاس آویگی اُونتوں کی قطار میں اور مدیانی اور ایفانی ساندنیان
تیرے گردِ بیشمار ہو یگی * وے سب شیا سے آویگی اور سونا
اور حستو بیاں لایکے اور یہو اہ کی تعریفوں کی بشارتیں ہو یگی
قیدار کے سارے لے تیرے حضور آکے جمع ہو یگی اور ناباؤٹ کے
سارے میندھے تیری خدمت کریں گے اور وے رضا مندی کے ساتھ
میرے مذبح پر چڑھیں گے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو ستودگی بخشوں گا
* اور اسی طرح اُنجا سو میں اور چودھو میں باب میں لکھول کر لکھا ہی
اُسے دیکھنے سے ظاہر ہو گا * اور اکیسو میں باب میں بھی ہمارے
پایہ مسر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے مبعوث ہو یگی خوش خبری
دی گئی ہی * اور انجیل میں اشارات بستی بہت ہیں * یوحنا کے
بارھو میں باب کی مینتالیسو میں آیت میں ہی * اگر کوئی شخص میری باتیں
سنے اور اعتقاد نہ کرے میں اُس کا فیصلہ نہیں کرتا کیونکہ میں اُسے نہیں آیا
کہ جہاننا و مجرم کروں مگر اُسے کہ جہاننا و رہائی بخشوں سوسکے لئے جو میری
تخفیر کرتا ہی اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا ایک ہی جو اُسے مجرم
کریں گا کلمہ حوین نے کہا ہی وہی اُسے بچھے دن مجرم کریں گا * سوان
لنظہ نہر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد ہی * اور وہ کلمہ یعنی اسے
تعالیٰ کا حکم کہ ہر پانچم سب کے ساتھ ہی کون ہی کہ حضرت عیسیٰ کے مسکروں
کو ملزم کریں گا سزا دیگا * پر جتنی دلیلیں اُوپر لکھی گئیں ایسی ہیں کہ

ف * قیدار اور ناباؤٹ حضرت اسماعیل کے بیٹے کا نام ہی

اکثر یہود اور نصاریٰ کی دانست اور عقل میں اُن سے بڑے معنی جو
 لکھے لکھے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں بسبب کچھ فہم کے ہو تھے ابن ہین آتے
 * جیسا حضرت عیسیٰ ہم کی نبوت کی ولیدین اور اُنکے معجزات اور اخلاق
 بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہود و نکی عیسیٰ اور سمجھ میں نہیں آتے
 صحیح ہی کہ یہ بات موقوف ہی ہدایت ازلی کی استمداد پر جسکی
 قسمت میں ہو وہی وہ سمجھ پاتا ہی * چنانچہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت
 کی انھوں نے ہرگز اس نعمت سے چشم پوشی نہ کی * و کے ولیدین جو
 اصل تو رات اور انجیل اور زبور اور صحف انبیاء میں ہمارے حضرت کی
 نبوت اور اوصاف اور اخلاق میں تھیں دیکھا کر اور مطابق باکرایان
 لائے * جیسے عبد اللہ بن سلام جو یہود و نکی برتے علماء و ن میں سے تھے
 بعد اُنکے ابو علی یحییٰ ابن عیسیٰ بن حزقیاہ السیاب جس نے نصاریٰ کے رد
 میں کتاب لکھی ہی * اور تو رات وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا
 کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت میں تھی بیان کی * علاوہ اُنکے بہت
 لوگ ایمان لائے * اور بہتوں نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے
 دین کی حکومت پر خیال کر کے اُن صاف ولیدوں کو اصل کتاب سے
 نکال ڈالا * مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہی اپنی مرضی کے کاموں اور کلاموں کا
 بالکل اُن ولیدوں کو دور نہ کر سکے جس قدر ماقی رہا اُسے بھم ہدایت
 مانو اُن کو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی * اور بہتوں نے

جان بوجہ کر اس دولت ابدی سے منہمک رہ کر لیا کیونکہ وہ اسے ازلی
 بے نصیب تھے کہو کہ انھیں یہ نعمت میسر ہو * انشاء اللہ تعالیٰ بعد
 ۱۔ اس کے متصل ان باتوں کی حقیقت اور حصر کے معجزات اور احوال
 کو دوسری علامہ ایک کتاب میں لکھو نگاہان ۱۔ مسند رس ہی *
 * من ابی امامہ قال النبی ﷺ ان اللہ بعثنی فی رحمۃ
 للعالَمین وھدی للعالَمین دأمرنی ربی بمحو العمارف
 والنزأ میردالا وذان والصلب والجر اھلیۃ رواہ احمد
 ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب بیان النحر میں لکھا ہے کہ کہا ابی امامہ رض
 نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے
 مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہ نائی تمام
 عالم کے * یعنی میری پیروی کے سبب سے اول آخر کی بھلائی اور
 ۱۔ اس جہان اور اُس جہان کی نیکی ہر کسی کو حاصل ہوگی * گو یا وجود
 مضر یف حضرت کارِ حمت ہی سے کے لئے بہا نیک کہ کافر اور منکر بھی
 ان کے طفیل سے خیم اور مسیح اور غرق کی آفت اور خدا بے جیسا
 اگلی اُسٹونکو ہوتا تھا محفوظ ہیں * بلکہ اور چیزوں کو بھی شامل ہی *
 چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اسکا ہر مقام میں اور دور
 کر نیو الانا پاک کی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن میں ہو خواہ
 کپڑوں میں اور نہو نام نہا سبب خدا بے و ہلاک * اور مدد کا باعث

ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے * اور پاک ہونا آسمان کا شیاؤں
 کے چھٹھنے کی برائی سے * کہ اگلے زمانے میں دے آسمانی خبر کو فرشتوں
 سے سنکر اسہیں کم ویش کر کر اپنے تابعدار و نسے کہہ کر بزرگی
 حاصل کرتے تھے * اور اپنی برستش سے اُنکو جہنمی بناتے تھے * اور
 حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنے کو باجوئے جیسے تھوک
 اور طبلہ اور سازگی ستار بانسلی اور سرناے وغیرہ * اور دفع
 اور دور کرنے اور توڑنے کو بتوں کے خواہ صورت والے ہوں
 جیسی تصویریں پتھر کرتی کاغذ وغیرہ کی جسے عربی میں صنم کہتے ہیں
 * خواہ بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شہ علم وغیرہ جسے
 وشن کہتے ہیں اور اُنکی پرستش کرتے ہیں * اور دفع کرنا
 صلب یعنی چلیپا کے جمع نصار حضرت عیسیٰ عم کے دور کی صورت *
 شہر اکراُنکی مصیبت کے یاد کرنے کو اپنے پاس رکھتے ہیں * اور
 باطل اور دور کرنا کو تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے * یعنی
 کفار و نئے جو رسیم خلاف شرع کے نکالی ہیں اور اُسکو اپنی شادی
 خیمی میں عمامین لاتے ہیں * اور دے عادات اور رسومات جن
 کو اپنے مطالب اور خواہش نفسانی کے حاصل کرنے کو جاری رکھتے
 ہیں * اور جو تھے مسلمان بھی اُنکا فرونی اور اگلے جاہلوں کی دلیں
 پاکر کہ اپنی لذت نفس یا جو روتے کون اور دوست آشناؤں کی خاطر

یاسی باتیں طمع کر کر کے آپ اُنکو عیاں کرتے ہیں اور دوسروں کو کھا
 بد راہ اور گنہگار بناتے ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہیں *
 اور دنیا میں خدا اب الہی ہیں جیسے وبا اور قحط اور دین کی ذلت
 میں گرفتار ہوتے ہیں * پس اچھے مسلمانوں کو لازم بھی کہ شادی اور
 غمی اور نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اور جو کام اُنکے دین و دنیا کی
 بھلائی کے ہوں اُنکو پیغمبر خدا ﷺ کے فرمانے اور اُنکی آل
 و اصحاب و بچے کہنے اور کرنے کے مطابق سچے دیندار اور واقفکار
 لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں سے آمیزش اور صحبت نہیں رکھتے
 اور اُنکا دیا ہوا نہیں کھاتے اور اُن کی تابعداری اور خوشامدین
 نہیں لگے رہتے پوچھ کر اپنے عمل میں لاوین * اور کسی دنیا دار عالم
 یا مشایخ یا پیر زادے وغیرہ کی بات پر ہرگز اعتما و نکرین کیونکہ وہ
 خود گمراہ ہیں دوسروں کی کیا ہدایت کریں گے * اُن کو تو راستہ
 حق اپنے کام سے جس میں دولت برتھے نام و نشان دنیا میں ترقی
 پکارتے کب فرست ہی کہ اللہ و رسول کے حکم بجا لاوین یا لوگوں کو
 اچھی راہ بتاویں * اللہ ایسوں کی ہدایت کرے * ہزاروں
 مسلمانوں کو ایسے گمراہوں کے گمراہ بنا رکھا ہی * ایسوں ہی کے
 اعمال اور عقیدے دیکھا کر سیکاروں جاہل مسلمان بیچارے
 خرابی میں پرتے ہلاک ہوئے دین و ایمان لھو پیٹھے * اور اب

اسیہ تعالیٰ کے کرم و فضائل سے جس قدر مسلمان کو اپنے پروردگار
 کی تابعداری بجالانے میں عین کرمناظر رہی اسی کی تھیں کتابوں
 میں لکھی گئی اور مشہور ہونے کو چھاپا ہوئی ہو، تھیں کی حاجت بھی باقی
 نہ رہی * خصوصاً ترجمہ کلام اللہ اور ترجمہ حدیث رسول اللہ نے چھوڑے
 ہائسوں اور مشائخ و غیرہ کے تکبر اور بزرگی کے پر دیکو پھاڑا
 اور ان کے فریب اور حیلہ کی باتوں کو ظاہر کر دیا اور برائی اور بزرگی
 کو ان کی خاک میں ملایا * ادا مسلمان کی نظروں میں ان کا مرتبہ کچھ نہ بلکہ
 ذلیل اور حقیر معلوم ہوئے گئے * شرافت اور علمیت کے مرتبہ
 چہرہ بہت کو دتے تھے اور اپنے نزدیک غریب نادار مسلمانوں کو
 بے عزتی اور حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے جاتے رہے * کیونکہ
 اللہ جل شانہ کے نزدیک شریف نجیب عالم فاضل لائق تعظیم و توقیر کے
 وہی ہی جو اللہ و رسول کے کہنے پر چلے ہر کام میں ان کی متابعت بجالا دے *
 اپنے نفس کی خواہش یا کسی کی خاطر کو ان کا منہمیں دخل نہ دے
 اور شریعت کے جاری کرے میں لگا رہے صحیح ہی کہ بہشت کی نعمتیں
 انہیں کے واسطے ہیں اور دوزخ کی عقوبت ان کے لئے * دنیا کی حشمت
 اور تو نگاری قیامت کے مبدان میں کچھ کام نہ آدگی * اس منہم حقیقی
 کے خدا سے ہرگز نہ چھڑا دگی * خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے کام کئی طرح کے
 ہوتے ہیں * ایک تو وہ کہ چہرہ میں آدمی کو چاہئے کہ اپنے مال کا

تالہندار رہے اسکی مرضی کے موافق اپنا کام کرے اپنی عقل کو اس آئین مطابق داخل نہ دے * اور ۱ سطر ح کے کئے میں ابانکی مضبوطی اور خاوندگی و ضامنہ بانی حاتی ہی * جیسے عبادت کے کام نماز روزہ حج زکوٰۃ عقد نکاح مرویکی تجہیز و تکلیفین جنہا دے امور مدفر میں جانا مسفر سے آنا ۱ نکامو نمین جس جسطرح سے احکام شارع نے جاری کئے ہیں اسی طرح عمل میں لاوے * کیونکہ رسول ۱ صی و سومات کے دفع کرنے اور انکامون میں جو جو باتیں ضرور ہیں سکھانے اور تعلیم کر نیکو آتے تھے * سووے ماتین ۱ سطر ح تعلیم کرویں کہ سب مسلمان چھوٹے بڑے آسانی سے اُسکو کر لیں * اور چھوٹے بڑے کا حاحہ نہو * اب جو کوئی ۱ نکامون میں کچھ بھی اپنی عقل سے یا کسی کے کہنے سننے سے کم و بیش کرے گا تکلیفات میں پڑے گا مطعون اور مروود ہو جائیگا * اللہ کے نزدیک وہ مقبول نہوگا * بلکہ اصل اس کام کا بگڑ جائیگا * عبادت نہیگی شیطان کا کھیل اور تماشا تھر جائیگی * فی الواقع شیطان ایسے کامون میں مقرر اپنا دخل کر کے لوگوں کے دلون میں و ضواس و الکر و نیکی رونق اور نام و نشا کو انکی آنکھون میں اور دلون میں جاوہ و بکر اس نیک کام کو ضراب کر دیتا ہی * یا اس بزرگ کام کے مرتبہ اور ثواب کو چھوٹے کاموں کے عمل میں لانے سے لکھو دیتا ہی * مثلاً فرض نماز کے ادا کرنے کی وقت کبھی بہ خیال دل میں ڈالتا ہی کہ گیسطر ح جلد جلد ارکان نماز

کو ادا کر کر نوکری پر بناوے یا دوکان میں جا بیٹھے یا کھیت کھایان میں
 حاضر ہووے یا اور کسی کام میں دنیا کے مشغول رہے * اور کبھی
 یہ خیال ڈالتا ہی کہ فرض نماز کو جلد پڑھ کر وہ وظیفہ جو کسی فقیر یا پیر
 نے بتلایا جس سے دین دینا کا برآئیدہ اسکے خیال خام میں گذرا
 ہی اور اسکے پڑھنے میں دو گھنٹہ کی گزر بکی اور اسکو اسی قدر فرصت
 ملتی ہی * اگرچہ نماز کو اچھی طرح ادا کرے تو اس وظیفے میں خلل پڑتا
 ہی اور پیر فقیر کے کہنے میں فرق آتا ہی جلد تمام کر لے * یا عقد نکاح
 جسے مسلمان عبادت کی نیست سے کرنا ہی اسمیں یہ خیال ڈالتا ہی کہ
 سبکے مشہور ہونے کے واسطے اور اپنی اپنی وضع کے لوگوں کی خوشی
 لے لئے ناچ رنگ اور دھول نقار ابھی ہو تو بہتر ہی * یا یہ خیال
 کہ شادی کی خوبی تو تبھی ہی کہ سو پچاس مسلمانوں کو کھانا کھلائیے انہوں
 کو گانوں کو مہمان بلائیے * اور جب تک اسکا مقدمہ نہ ہو تو عقد نکاح موقوف
 رکھئے کہ لوگ نام رکھینگے شرم و نیکی * ۱۔ سیطرہ ہر کام میں قباس
 کر لیا چاہئے کہ فاسک بیان کروں عاقل کو اشارہ بس ہی * اور دوسرا
 کام اسطرہ کا ہو تا ہی کہ آدمی آپس میں خود مختار ہی جس میں آرام پادے
 کرے * مثلاً گھر میں ایک دروازہ رکھے یا دو کھانا ایک وقت کھاوے
 یا دو وقت جو و ایک کرے یا دو کپڑا موٹا کم قیمت مقدمہ ہو تو
 بجائیں قیمت پرے * دال روٹی یا مقدمہ ہو تو پیلاؤ ٹاپیر کھاوے

* اور ایک کام ۱ مضر حکا ہوتا ہی کہ اصل اُسکا نہ بگاڑے بلکہ ایسے کام کر کے جسمیں اُسکی زینت برتھے * اور وہ کام اچھا پکا ہو جاوے مثلاً گمراہوں کی ہدایت کرتے ہیں اگر کوئی مانع ہووے اُسکے مقابلہ میں وہ کام کر کے ایسی چیزیں بناوے اور وہ تدبیر تھمرا دے کہ جس میں وہ گمراہ ہر سمت پادے * جیسا اس زمانے میں توپ و سندوقی چھاپیوں کی قواعد کا دستور ہوا ہی اگرچہ آگے نہ تھا اب ایسی چیزوں کی بنانے اور عمل میں لانے کا کچھ ضعیفہ نہیں * کیونکہ غرض اُسے مخالفوں کی شکست ہی جس فن و تدبیر سے حاصل ہو کرے * اگرچہ پہلے اُسکے ۱ میں خاکہ مارنے ایک چھوٹی سی کتاب ہر کاموں کی تفصیل میں جس کا نام موضع الکبابہ و البدعات ہی لکھ کر ہدایت المومنین کے ساتھ چھاپا ہی * اب اس مقام میں ہمیں بعضی چیزوں کا ذکر جو حرام اور بدعت ہیں لکھنا مناسب ہوا * خصوصاً وہ بدعتیں جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعض پر تھے لکھنے عاقبت فراموش کرتے ہیں * دے ہر کام یہہ ہیں * داتھیں ہندانی * مونچھیں پرتھالی * سونے روپے کے باسن میں کھانا پینا * سونے روپے کا زیور * ریشمین کپڑا * زریکا جو تازیانت کے واسطے مرد کو پہننا یا تھم پانوں میں رنگ اور دانتوں میں مسی مرد کو لگانی * دھواک طنو را ہتار دوتا را طبہ مرونگ بانسی کرنا سے سارنگی وغیرہ * جانا * ان چیزوں کو قصداً سننا * انکی جانچنا * انکی کو انعام دینا * ناج دیکھنا * ناچنیوالے کو

کچھ دینا * جانچو الے اور ناچنیو لو تنکی تعریف کرنی * شطرنج جو پر گنجی نہ
 نرد گوتی بھوج بازی آنش بازی کھیلنا اچھے وقت کو ضایع
 کرنا * حرام چیز پر ہم اللہ کہتی * جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا * لونڈی
 غلام کو حقیر جانا اور اُنکے مقدور سے زیادہ اُنسے کام لینا * بلکہ مسلمان کو
 مناسب ہی کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اُنکا شریک
 ہو جاوے * بیعتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا * رات و دن اچھے کھانے
 اچھے پہننے کی کار میں لگے رہنا * مقدور ہوتے پاپ اور حق دار و تنکی
 خدمت نہ کرنی * اُسنا دپیر اپنے بزرگوں سے بے ادبی کرنی * چھوڑ
 نفاس کی حالت میں دور تکے پاس جانا * عورت کو نامحرم کے سامنے
 ہونے دینا * مقدور رہتے جو روتے کو نکو کھانے پہنے کی تکلیف دینی *
 جو روئے میں برابری نہ رکھتی * جو رو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی * خاوند
 کے بلا سے عورت کو حاضر نہونا * اُسکی وی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور
 بد مزاجی سے ناچیز سمجھنا * بے حکم خاوند کے نامحرم کے روبرو ہونا *
 خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز وغیرہ مانگنی * اُسکی مالکی
 حفاظت نہ کرنی * عورت کو مرد کی صورت بنانا * مرد کو عورت کی صورت بنانا *
 شرع یا تو نیکے ساتھ کسی کی قبر کا زیارت کرنی * عورت کو رتبع مصاحفہ
 کرنا * کھانے کو برا کہنا * کسی کے گھر میں بے اجازت گھس جانا *
 باد و قدرت نصیحت کو ترک کرنا * لوگوں کے کھانے کو عبادت

کرنی * اپنی عبادت اور تقویٰ پر دعو اکرنا * گرائی کی نیت سے غلہ
 بند رکھنا * مردہ فروشی کرنی * کسی کی قبر کو مسجد یا طواف کرنا * سوائے
 اللہ کے کسی پیغمبر اور لیا شہید پیرو کی اپنی حاجت روائی کی واسطے
 پذیر منت ماننی * سوائے اللہ کے دوسرو کی قسم کھانی * حرام کے
 رو پیو نسے مسجد عید گاہ یا اور کوئی مکان ہزت کا بنانا * عورت کو
 بار یک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا * مایا کی کسی حالت سے مسجد
 میں جانا * اور ایسی حالت میں اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز
 پڑھنی طواف کعبہ کرنا * امام سے پہلے نماز میں کوئی حرکت کرنی رکوع
 مسجد وغیرہ * حرام چیز کے کاروبار سے کہانی کرنی * مشرک کو نکاح
 کرنا * عورت سے نکاح کر کر اسکو بد کام کی اجازت دینی یا اسپر
 راضی رہنا * جانور سے وطی کرنی * موتہ مارنا * حد کے درمیان
 نکاح کرنا * مسلمان ہونے میں توقف کرنا * آزاد مرد یا عورت کو
 مول لینا یا بیچنا * نماز جمعہ کے وقت نہرید فروخت کرنا * اللہ کی حدوں
 میں درگزر کرنا یا سزا دینا کرنی * جان بوجھ کر قرآن میں غلطی پڑھنی *
 جاندار کی تصویر کا کھانا بنانا * مسام کا جواب دینا * اپنی خوشی سے
 زہر کھانا یا اور کسی طرح سے جان دینا * ہمسایہ کو دکھ دینا * دعا کے
 وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانور و نکر لانا * مصلیٰ کے آگے سے گزرنے
 چانا * شارع عام کو تنگ کرنا * بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا * رو پیے

ہرے کو یہ محاصرہ کرنا * شرع کے امور میں ہنسنا * کسی قسم کے
 غلے یا شک یا اور کوئی پہننے کی چیزوں میں بھاری ہونیکے
 واسطے پانی یا بالوں وغیرہ ملانا * پہننے کی چیز میں جانے بوجھے نقصان
 کو ظاہر کرنا * مسلمانوں کے حیب تو ہونڈھنے مگر جو فاسق ہوں اس نیت
 سے کہ وہ سنکر برے کام سے باز آئے * کسی مسلمان کو بغیر دریافت
 حال خاتمے کا دوزخی کہنا یا اُس پر لعنت کرنی * کبوتروں کا اترانا *
 مرغ لڑانے * کافروں کے دوزخی برائی کرنی * اور انکی رسوموں
 کے موافق کچھ کام کرنا * جیسا کہ دو یا تالاب عبد گاہ قبر کے پاس
 اُسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا * جاندار کی تصویر گھر میں
 رکھنی * جس قبر میں لاش نہ ہو اُسکو سلام کرنا یا اُسکی زیارت کرنی -
 تعظیم یا لانی * کسی کے غم میں گریبان پھاڑنا * سبز و سیاہ و
 نیلے کپڑے محرم میں پہنے اور بدھنی پہنی اور اُس سے امام غم کے
 ساتھ تقرب حاصل کرنا بدعت سیئہ اور حرام ہی * اور نصار
 کی چال سے ہی کہ تعزیت کے ایام میں انکے یہاں بونہین معمول
 ہی اور روافض نے اُنسے سیکھا ہی * سو اُس میں مشابہت کفار
 اور اہل بدعت سے ہوتی ہی * فرمایا یہ منہبر عَلَيْهِ السَّلَام * مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ
 فَهُوَ مِنْهُمْ * ترجمہ * جس نے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ
 اُن میں سے ہی * سیاہ لباس پہنانا سب میں صحت و جماعت کے مباح

ہی لیکن محرم کے ایام میں سبب مشابہت ردافض کے بدعت صیہ
 اور حرام * اور عجب یہ ہی کہ رافضیہ کے مذہب میں بھی آئمہ اظہار
 اور آنکھ فقہا کی روایت سے ثابت ہی کہ پھرم لبس الثیاب
 اللہود الا لعمامة والخفين * ابن بابویہ قمی نے اُسکی وجہ
 حضرت امام جعفر صادق عم وغیرہ ائمہ سے یوں بیان کی ہی کہ ایسی
 پوشاک جنہمیو کے لباس سے مشابہت رکھتی ہی * گئے سرنگے پاؤں مروی کے
 ساتھ قبر ہر جانا * شب برات میں بلا ضرورت نیا کھڑا نئے با صحن
 لانے ہراغان کرنا کھانوں کا بجا بجا کرنا یوں کہ بہہ اللہ کے واسطے اور
 بہہ رسول کے اور خلائے کے اور بہہ بی بی فاطمہ کی واسطے اُسکو سوا کے
 نیک دنوں کے کوئی نہ کھاوے اور جمنے دو صراخاوند کیا ہو وہ بھی نکھاوے
 * کھیر کھلائی سا گارہ متوالسے کی رسم ادا کرنی * خواجہ خضر کا بیر انکا لانا
 * بحر میں تیزی بنانا * عام شد اسپر بیرق نیزہ رکھنا کھڑا کرنا
 نیے سب نصب ہین انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہی *
 اور کسی کی خاطر سے یا اپنی ہمو اور اپنی بزرگی دکھانے کو کرنا کبیرہ
 ہی * اور اگر تال جاکر کرے اور اُسپر اصرار کرے تو کفر صریح
 ہی کھانے پینے کی چیزیں جیسا حوا ملیندہ ضربت پلاؤ شیرینی بان وغیرہ
 تیزی اور عام یا کسی کی چچی یا تھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانہ
 یاد رخت کے پانس لپکانا حرام اور ممنوع ہی * اور دریا کے پاس

ایسا ناجیما روت دلیا خواجہ خضر عم کا اور ان چیزوں کا کھانا بھی حرام
 نہیں * کیونکہ ان چیزوں سے ہندوؤں کے تھاکر کے پرشاد کی
 صورت پکارتی * اور یہ چیزیں رافضیوں کے مذہب میں بھی
 حرام ہیں چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لایحضرہ الفقیہ میں تعزیت
 کے نو اور کے باب میں جنایز کے آخر کتاب میں لکھا ہے * مَنْ جَدَّ
 قَدَّارَ مَثَلٍ مَثَلًا فَهُوَ مُلْعُونٌ * ترجمہ * جس نے نئی قبر بنائی یعنی
 اپنی طرف سے اور اس میں مردہ ہیں اور قائم کیا مثال کو یعنی ایسی
 چیز کو جو مانند نصب اور تصویروں اور باند چیزوں کے ہی جو باتوں
 سے مشابہت رکھتی ہی تعظیم اور تکریم وغیرہ میں پس ایسا
 شخص ملعون ہی اور * دوسری روایت سے لکھا ہے کہ
 * فَقَدْ خَرَجَ عَنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ * ترجمہ * پس بیشک وہ شخص
 الگ ہو گیا مضبوطی سے اسلام کی * اور ظاہر ہی کہ چھوٹی
 قبروں میں داخل ہی تعزیر اور ضریح * اور مثال و انصاب میں
 داخل ہی علم شدہ پیرتی اور جو اسکی مانند ہی * پھر ضریح اور
 تعزیر تو بے شبہ اس میں داخل ہی * کافروں کے پوجنے کی چیز کھانی * کسی
 پیر یا شہید یا امام شہید دی پری کے نام کی چوٹی رکھنی * سیتایا اور کسی
 مرغی کا پوجا کرنا شادی میں بھرا کنگنا باندھنا * گھٹ لگن مقرر کرنا گھٹ
 رکھنا * یہ سب کچھ دیر ہی چھٹی کرنی * مردے کا حیوم ڈسوان بیسوان

چالیسواں کرنا اُس مین بھول پان اُتھانا * چھ ماہی برضی بقر کرنی
 * مردے کی روح نکالنی * کسی کے مرنے سے تین دن یا چالیس
 دن تک کھائے پیئے پہرے مین کچھ فرق کرنا * باونی سکر است روتی
 پیتھا ہولی دوالی و تیا جتیا کرنا * مردے کے سرھانے چراغ جالانا ہے
 کھاس ہر لٹانا * کسیکے مرنے سے ہاندی یا باسن پرانے پھینک دینے
 * سر مین گئے مین سیندر لگانا * غلے کو ہتھیا کو زہین کو سلام کرنا * حال
 سال کا پوجا کرنا * سالار غازی بادشاہ مدار کی ہر سال شادی بھانی تھند آ
 لہبر کھڑا کرنا * حضرت غوث یا امام قاسم کی مہندی نکالنی * محرم
 مین حیدری چہرہ راقی یاد دل بنانا * لال بی بی اولی بی بی آسان بی بی
 نور بی بی وغیرہ کار وزہ رکھنا * سوا پھر کار وزہ حضرت مرتضی علی
 رحم کے نام سے رکھنا * لال پری چہر پری شیخ سدوزین خان شاہ
 وزیرانچہ میان وغیرہ کے نام سے فاتح دینا بکر اچر تھانا منت ماننی *
 کیونکہ بے لوگ فی الحقیقت جن ہمیں یا شیاطین لوگوں، بہکائیو ایسے نام
 اپنے رکھ لئے ہمیں * ۱ لکھا قاعدہ یہی ہی کہ جس کچے اعتقاد والیکو جسے
 اعتقاد ہوتا ہی اُجکی صورت پکڑ کر خواب مین آتے ہمیں اور سر پر چر تھہ
 کرا سے بچاتے ہمیں * نذر نیا قبول کروا کر اپنا مرید بناتے ہمیں *
 گانے گورو کو چاول دوپ دیکر تیکا دینا * شگون اور فال بد پر اعتقاد
 کرنا * اپنا ستر دو سر وں کو دکھانا یا اور دکھا ستر دیکھنا * بے تہہ ہند

لگو تانا نا * بدن بین گونا گد انا * عورت کو سر کے بال چنے یا چلا
 دانا * مرد کو پتا بھری گھیرا سر پر رکھنا * کافرون سے لباس اور وضع
 بین مشابہت پیدا کرنی * اور جو جو حدین ۱ صطرح کی ہیں انکو بجالانا
 * مضر کے تیرہ دنکو منحوس جانا * شب برات کے چودہ روز تک
 شادی نہ کرنی * محرم کے تیرہ روز تک امام حسین عم کو اپنے مرد و کی
 طرح خیال کر کر زینت کی چیزوں کو اور کھانے پہنے بین بعض
 چیزوں کو ترک کرنا اور شادی نہ کرنی *

* لڑکا پیدا ہو جے بین اور بعد اسکے کیا کیا *

* کام کرنے مناسب ہیں آنکھ بیان *

جب لڑکا پیدا ہووے تو اُسکے دہنے کان بین اذان کہے اور بائیں بین
 اقامت اور تالو بین اُسکے خرمای * ساتویں دن حقیقہ کرے لڑکے کے
 لئے دو بکرا یاد و بکری اور لڑکی کے واسطے ایک اور ان جانوروں کے
 عضو بین جیسا قربانی بین نقصان کا ہونا مکر وہ ہی اُسی طرح حقیقہ بین
 بھی * نہ ذبح کر کے نہ یونکو ناتوڑے تو بہتر ہی گدشت ہتیوں سے
 نکال کر پکاوے اور نہ صلی کو کھلاوے ماباپ بھی کھادین تو مضایقہ
 نہیں * اور نام ابھار کھے اول درجے بین وہ نام جس میں عبد بست
 اسد کی پائی جاوے * جیسا عبد اسد عبد الحق عبد اکرم * دوم درجے
 بین جیسے محمد بن اسماعیل * جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسیٰ جیسی *

محرم قرعے میں بزرگوں کے نام جیسا ابو بکر عمر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا
 * اور سر کے بال سے آکر اور مانجوان کتوا کر ان کے بھوزن روپانو کمر
 ہدف کرے * اور اہتمام کرے کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے
 لا الہ الا اللہ کہے * دو برس تک حد آرہائی برس تک دو وہ پہلاوے * پھر جب
 قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ کے پڑھائیے پتھاوے * بعد ختم قرآن
 مقدور کے موافق اگر کچھ اقرباد و مستون کو بہ نیت اداے شکر کھلاوے
 مضایقہ نہیں * الی سعید اور ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ
 نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اُس کا اچھا نام رکھے پھر تعلیم
 اُس کو کرے * یعنی ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا میں اُس کے
 کام آویں * اور جب بالغ ہو تو نکاح کر دے * پھر اگر وہ بالغ ہو جائے
 اور نکاح نہ کر دے تو اُس کے سبب جو گناہ وہ کریگا اُس کے ماباپ پر پڑے گا
 م * اور فرمایا ہم نے کہ تورات میں لکھا ہے کہ جب لڑکی کسی کی
 بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اُس کا نکاح نہ کر دے پھر کوئی
 گناہ اُس کے باعث اُس لڑکی سے ہو تو وہ گناہ اُس شخص پر پڑے گا *
 م * سات برس کی عمر میں اولاد پر تاکید نماز کی کرے اور دس برس
 کی عمر میں اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے ختنہ کر دے اگر
 خنہ نہ ہو تو بعد اُس کے بھی مضایقہ نہیں * اور مسلمان کے لڑکے کو چاہئے کہ
 کچھ کسب حلال چیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو *

بعد اُسکے کسی دیندار عالم کے پاس رجوع لا کر ایسی باتیں بھیجے کہ جس سے
 عین اُسکا دین اور ایمان بکا ہو جاوے * بعد اُسکے اگر اللہ تعالیٰ توفیق
 دیوے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنے کے طریقے کسی عارف
 کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونے کا یہی نتیجہ ہی * اور لڑکیوں
 کو سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑھاوے
 نہ سکھاوے * اور نام ادا کا بھی نیکار لکھے * نکاح کرنا عزت ہی اور
 واجب ہوتا ہی جسوقت ضرورت ہو * فائدہ * اگلے زمانے عین اچھے
 لوگ بہ نیت عبادت نکاح کرتے تھے * یعنی اُسکے حبیب شیطان
 کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے * مگر
 اُس زمانے عین اکثر بہ نیت عیش نفسانی اور دولت دنیا کر کے
 ہمیں اور اُسی حبیب سے جو روا اور خاوند عین موافقت نہیں ہوتی *
 بہتیرے لوگ عورتوں کی سرکشی اور بد مزاجی اور خلاف مرضی کے
 حبیب ایسے مذاہب عین رہتے ہیں کہ دین دنیا کے امور انکے ہاتھ میں
 جاتے ہیں * پس اُس مقام عین مناسب یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت
 واسن گیر نہ ہو تب تک یہ بار اپنی گردن پر نہ آٹھاوے اور در صورت
 ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیوں سے کہ بہ نسبت شہر کے
 صاحب حیا و عفت و عصمت اور تابعداری اور خانہ داری کے
 طریق سے ماہر ہوتی ہیں اور شریک رنج و راحت اپنے خاوند کے

رہتی ہیں یہ معاملہ عیاں میں لاوے * خلاف شہر یونکہ کہ اکثر انکی
 ایسی جو ہر چیز رکھتی ہیں * اور نافرمانی اور آرام طلبی میں بے بدل
 ہوتی ہیں * عن ابی امامۃ عن النبی ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اسْتَفَادَ
 الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ أَنْ أَمْرَهَا
 أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّهَ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا بَوَاقٍ وَإِنْ
 غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا رواہ ابی ماجہ * روایت
 کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے اب نہیں قائدہ مند ہوا
 مومن بعد تقوی اللہ تعالیٰ کے کسی بھلائی سے مگر ابھی ایک بخت
 جو روسے * یعنی بعد تقویٰ کے مومن کے حق میں یہ بہت بہتر چیز
 ہی جب کچھ فرمایا مان لیا اُس نے * اور جب دیکھا مرنے اُسکی طرف
 اُلفت کی نظر سے خوش کیا اُس نے * اور جب قسم کھانی اُسپر لگا لا
 اُس نے اُسکو قسم سے * یعنی جس بات پر خاوند نے قسم کھائی عورت
 نے وہ کام کیا اور اُسے سچا بنایا * اور جب باہر گیا کھر سے نچر خواجہ
 کی اُس نے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی * یعنی زنا
 اور فسق سے اپنے تئیں بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے *
 * نکاح کا حصہ * جوہان مناسب جائے بات تھہرا کر طرفین کی رضامندی کے
 دونوں کو چاہئے کہ اچھے صاف کہہ رہے ہیں کہ شوہر لگا کر اپنے اقربا اور
 دوستوں کو ساتھ لیکر ذلہن کے محلے کی مسجد میں جا کر رہے *

یہ فیاض بھی نہیں تو جہان و لہسن کے لوگ مقرر کرین وہاں * شب کو فیاض بھی یاد نکو مجلس عقد کی طانیہ جماوے یہاں تک کہ اگر بے چہارے کا دوسرا بھی بگاڑے تو مضایقہ نہیں پھر اُدھر و لہسن اچھے کپڑے پہنے سنواری جاوے ہاتھ پاؤں میں منہدی اور آنکھوں میں سرمہ کپڑے و نسیم خوشبو لگاوے * پھر جو نکاح پر تھے اسکا لازم بھی کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اور یہ شہر خدا ﷺ کی نعت ادا کرے اور کچھ آیتیں قرآن شریف پڑھا کی جو یاد ہوں پر تھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنی آپس میں ایجاب اور قبول ہو جاوے گا ورنے روپوش اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف وکیل ہو اور وکالت بگواہی ثابت ہو تو اسکا ایجاب قبول کرنا بجا ہے مرد اور عورت کے درمیان۔

ہی * اُس مجلس میں اگر کوئی شکر بادام روئے، یسے چھپتے اور
اہل مجلس میں تقسیم کرے مضائقہ نہیں فتاواے سراجیہ میں ولیمہ
کے باب میں لکھا ہے * پہلے عقد کے اگر یہ خطبہ پڑھے تو سب ہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ لَا وَنُسْتَغِيثُ مِنْهُ
وَنَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا
مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا مُدْرِي لَهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي جَعَلَكُمْ مِنْ أَنْفُسٍ وَاحِدَةٍ

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ * إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا *
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا
سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
مَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا * شَاكَاح كَرِي

والی اپنے حق میں یا د کیل اس کی طرف سے یوں کہے کہ زبیدہ یغوثہ
کی بیٹی کو دوسور و پٹے سکھ مرشد آبادی کے مہر پر میں نے تیرے
نکاح میں دیا * دولہہ کہے کہ میں نے اسکو قبول کیا * اور اگر دکیل
کی جگہ پردلی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے * بھر بعد عقد نکاح
کے مرد کو یوں مبارکبادی دی جاوے * بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ
اللَّهُ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ * اور یہ دعا پڑھنی جاوے
اللَّهُمَّ اِدْمِ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ آدَمَ وَحَوَّاءَ اللَّهُمَّ اِدْمِ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَرَيْتَ بَيْنَ عَاشِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ
وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَارْخُجْ مِنْهُمَا الطَّيِّبَ الْكَثِيرَ *
بعد اسکے رسول ﷺ پر درود بھیجے * جب مرد دلہن کو گھر میں لادے
اس دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن طعام دلیر کرے * یعنی

اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوانا پکوانا اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستوں کی ضیافت کرے * اس ضیافت میں لوگوں کو جانا مناسب ہی جیسے کچھ خذ ہووے تو سب زرت کرے اور وعائے خردیوے * مہر دس درم سے کم نہیں چاہئے * دس درم کے قبل روپئے سترہے دس ماشے ہوتے ہیں * زیادہ اس سے مقدور کے موافق جمعہ کرے ناجائز نہیں مگر رسول خدا ﷺ کے اور اور بزرگوں کے قول اور چال سے معلوم ہو کہ نہ تو آرا مہر کرنا بہت خوب ہی * چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عورتوں میں وہ ہے کہ مہر میں پچھتائی رکھتی ہو اور خلق میں برائی * اور اپنے اپنی بیٹیوں کے نکاح میں چار سو درم سے زیادہ مہر مقرر نہیں کیا * جس کے حساب کی رو سے ایک سو بیس روپئے سترہے دس ماشے جو اس زمانے میں یہاں رائج ہیں ہوتے ہیں * فرمایا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھاری مت کر و مہر عورتوں کا اگر دو ہزار کی کا جب ہو تا دنیا میں اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کا تو تم سب سے اسی کا میں بہتر تھے رسول خدا * اور میں نہیں جانتا کہ حضرت اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو * اوقیہ چالیس درم کا اس حساب سے ایک سو چالیس روپئے سترہے دس ماشے ہوتے صرف ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تھا سو بجا شہی حبش کے

بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لچا ظ کر کے *
 نقل ہی کہ ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی یمن پہنچا کر حضرت
 فاطمہ کا کیا مہر تھا علماؤں نے کہا چار سو درم * کہا کہ دے دو نون
 جہان کی شاہزادی تھیں میری لڑکی کا دس درم مہر باندھو تاکہ خاص
 و عام یمن تمیز اور فرق ہو * سنت کے موافق طریق مسلمانوں کا
 مرنے کے وقت * جب کوئی مسلمان مرے لگے یعنی موت کے آثار
 اُس کے ظاہر ہو لے لگیں تو اُس کے اپنوں یا بیٹوں کو جسے جو کوئی
 وہاں موجود ہو اُس کو لازم ہی کہ فریب اُس کے پیچھے
 کلمہ شہادت پکار پکار کر چودہ پڑھے اور اُس کو تکلیف نہ دے * اور اگر
 سورہ یس اور سورہ رحہ یاد ہو تو پڑھے کہ اسے جان کنہ کی تکلیف
 کم ہونی ہی * پھر بعد مفارقت روح کے جس نخسے کو سات بار بخود
 کیا ہو اُس پر لٹا کر غسل دیوین * پھر سات عضو یمن خوشبو لگا کر کفن
 پہناوین * اور وہی اقربا وغیرہ جلد جنازے کو مقبرے یمن لے جاوین
 اور دفن کریں * اچھا طریقہ ثواب رسائی کا مردے کے حق یمن یہ ہی
 * قبل دفن کے جھک رہے ہو سکے کلمہ یا قرآن مجید یاد رو دیا کوئی سورہ
 پڑھے کر اُس کا ثواب اُس مرد کو بخشیں کہ پہلی منزل کی سختی یمن کا
 آوے * بعد دفن کے اُسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن
 اقربا اور دوست آشنا بعد نماز و فنی کے صبح کو خواہ دوسرے وقت

سب بدین آکر اُس مردے کے واسطے کچھ پڑھیں اور خوشو شربت تقسیم کریں تو مضائقہ نہیں * چنانچہ یہی رسم ہی عربین شریفین کی * عرب کے اکبر شہرون مین مرویکی نجات کے واسطے یہ معمول ہوا ہی کہ پہلے دن یا دوسرے یا تیسرے دن موت کے جس وقت فرصت ہو چند مسلمان مسجد مین بعد نماز کے یا دوسری جگہ بیٹھ کر کلمہ لا الہ الا اللہ ایک لاکھ مرتبے پڑھ کر ثواب اُسکامیت کی روح کو بخشے ہین * اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُس میت کو نجات دیتا ہی اگر جہ وہ خد اب کے لایق ہو * چنانچہ اس بات مین ایک حدیث بھی آئی ہے * قال النبی ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةً أَلْفَ مَرَّةٍ وَجَعَلَ ثَوَابُهَا لِمِائَةِ غَفَرَا اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوبَةِ * اُنیس الواعظین مین کھا ہی کہ ﷺ نے فرمایا ہی کہ جب تم مین لاکھوں مرتبے سو ہزار مرتبے اُسکی روح کے واسطے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالیٰ اُسکو نجات دیگا * اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین یہی عہاں کرنے تھے اور جو کوئی مرتا تھا اُسی بات کی وصیت کر جاتا تھا * پھر خواب مین اُسکو کوئی دیکھتا تو اچھی حالت مین وہ نظر آتا * یعنی بہشت مین داخل ہوا ہی اللہ تعالیٰ نے اس عہاں کی برکت سے اُسے نجات دی ہی * اور جناب پیغمبر ﷺ سے بھی ثابت ہوا ہی کہ میت کے حق ادا

کرنے میں آپ گئی یہ عادت نہ تھی کہ خاص اُسکے واسطے سوا کے وقت نماز کے کہیں جمع ہو وین اور قرآن وغیرہ پڑھیں نہ قبر پر نہ دوسری جگہ * بھربہ سب جو ہندوستان میں رہتے تھے کا اور چہارم کاشت ہو اور معمول ہو اسی میں لانا اور بغیر وصیت اُس شخص کے اُسکے مال سے خرچ کرنا اور اُسکے وارثوں کو اُس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہی * اسی طرح پر معین کرنا روزگاہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کے واسطے نامناسب * مگر ثواب پہنچانا مردوں کو بغیر مقرر کئے کسی دیکے نہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر اور جایز ہی جب جس کو جس چیز کے دینے کی اِس امر نیک میں توفیق ہو یا لاوے * اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہ تو صرف سورہ الحمد اور سورہ اخلاص یا کلمہ جتنی مرتبہ ہو سکے پڑھے کر مردے کو وہ اپنا ہو یا لگانہ برابر کا ہو یا بزرگ ثواب پہنچانا بہت خوب اور بے تکلف ہی * باقی رہا یہ رسم کہ کھانے کی چیزوں کو کھا کر زمین لپ کر پان پھول وغیرہ دنان رکھ کر ایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھاٹے کا ثواب فاتحہ دینے والوں تک احتساب میں مردے کو نہیں پہنچتا محض ناکاری بات اور مشابہ ہی کفادہ ہوو گئے * مسلمانوں کو اِس طور سے احترام واجب ہی کیونکہ کھانا کھانا

ایک چیز ہی اور قرآن شریف وغیرہ پڑھنا دوسری چیز ہے
ایک کو دوسری کا موقوف علیہ کر دینا یہی بدعت ہی کہ اپنی عقل سے
لوگوں نے نئی رسم نکالی ہے * اگلے زمانے میں نہ تھا اب غیروں کا
دیکھ کر ہاں کرنا کب درست تھا * رہا یہ کہ تسلی دینی اور ماتم پر صوم
کرنی میت کے لوگوں کی تین دن تک البتہ درست ہی اور کھانا کھینا
ایک دن اگر وہاں بین کر نیوالی عورت نہو مستحب ہی * اور تین روز
تک صرف عورتوں کو سوگ کرنا عداوت کے یعنی ترک کرنا بدعت
کا اگر کرے تو جائز ہی زیادہ اسے حرام * اور عورت اپنے شوہر
کیوڑا صطیہ چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت تک زہانت ترک کرے
* پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہوں
تو جائز ہے کہ دوہرا شوہر ضرور کرے * لیکن اس ملک کی عورتیں
ہندوؤں کی قدیم رسم کو دیکھ کر اور اس کا اظہار بے حیائی سمجھ کر
زبان سے نہیں نکالتی ہیں * اور ان کے رشتہ دار باوجود اسکے کہ اس کام
کی قباحت اور برائی سے خوب واقف ہیں بلکہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں
کہ اس آٹکاؤ سے بعض عورت زنا کار ہو جاتی ہیں پھر بھی کچھ اسکا
ذکر فکر نہیں کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہیں دیتے * بلکہ زن
و مرد اس کے رشتہ داروں سے احبات کو معیوب اور رنگ خاندان اپنا
سمجھ کر اس امر پر یقین بدل و جان منوجہ نہیں ہوتے اور جو کہ نہیں

کسی عورت نے ایسا کیا تو اُسکو حقیر جانتے ہیں اور اُسکے حق
 یمن طعن و تشییع کرتے ہیں * سو وہ لوگ ان عموں کے مسبب سے
 مور و غضب حق جل و عالی اور مردود شفاعت جناب رسالت بناہ
 ہوتے ہیں * کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی یمن جا بجا اُسکی
 تاکید ہی بلکہ اُسکو مستحسن بیان فرمایا * سو یہ اصل رسم ہند و نکاح
 ہی کہ لالچی اور جاہل مسلمان نے ابتدا سے عہداری یمن و سلام
 کی اُسے میاں کرنے کی لالچ پر یہہ وہاں آپس یمن رائج کیا * اور
 اپنے تئیں نفوس اور شیطان کا تابعدار بنایا * اور ایسا شخص
 پیغمبر خدا ﷺ کی شان کے بہ نسبت برآ ہے ادب ہوا کیونکہ اللہ
 تعالیٰ نے یہ طریق خاص کیا ہی اپنے رسول مقبول کے حق یمن
 کہ اُنکی بیویوں کا بعد اُنکے نکاح نہ ہو کہ وہ مسلمانوں کی بجائے مائے ہین
 اور مائے نکاح ہین ہوتا * سو اُن مذہباً طونہ گویا اپنی بہنوں بیٹیوں
 وغیرہ کو ویسا ہی جانا اور وہی مرتبہ دیا * اور اس نافرمانی کا نام نکاح
 شرکار کھا * لعنت پرے اُنکی سمجھ اور اُنکی شرافت پر * چنانچہ فرمایا
 ہی اللہ تعالیٰ نے * **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلِّغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضِلُوهُنَّ**
أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَآضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُؤَمِّرُ
بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَمَنْ لَكُمْ
وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ * ترجمہ * جب طلاق دو تم

عورتوں کو پھر پوری ہوجا دے مدت انکی پس منیع نکہ و تم انکو
 ۱۔ عبات سے کہ نکاح کر لیو میں شوہرون سے آپس میں راضی
 ہوں موافق شرع کے حکم کیا جاتا ہی انکو جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت
 کے دن ہر * یہہ کام بہت پاک کرنے والا ہی بنکو و بہت صاف
 رکھیو لا * اور تم ہمیں جانتے * مسرحم کہتا ہی ۱۔ اس آیت کے مضمود کا
 خلاصہ یہہ ہی کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اس عورت کو
 چاہئے کہ تین حیض کنی مدت گذر لے تک یا تین مہینے تک دوسرا نکاح
 نہ کرے * پھر جب یہہ مدت گذر جائے تو کسبکو نہیں پہنچتا کہ اسکو
 نکاح ثانی سے باز رکھے * اور ۱۔ اس آیت پر لیا گیا چاہئے کہ پہلے طلاق
 کا ذکر فرمایا اور اس میں کچھ برائی اور نازیبا ہی اُسکی بیان نہیں کی
 * بعد اُسکے کئی وجہ سے نکاح ثانی کے واسطے رغبت و لوائی * اول
 وجہ یہہ کہ لوگوں کو مسیح فرمایا ہی روکنے سے * دوسری وجہ یہہ کہ فرمایا یہہ
 حکم اُسکے حق میں ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور آخر تکے دن پر * پس معلوم ہوا
 کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اس پر عمل نہ کرے
 اور اسکا اپنا عار اور سنگ سمجھے وہ شخص منافق ہی * تیسری وجہ یہہ
 کہ فرمایا نکاح ثانی بہت پاک کرنا ہی بنکو * سچ ہی کیونکہ جس طرح
 ہریک و بد فاسق اور صالح و مومن اور منافق کو کھائے پینے جاگنے
 سونے کی رغبت ہوتی ہی اور انکا دل انکی طرف ہمیشہ مایں رہتا ہی

حصو صابو وقت بھوک پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو * دیکھا چاہئے کہ کیسی خواہش اُسکو اُسد م ہوتی ہی * گدوہ چیز اُسکو بالذمل میسر ہونے والی ہوے یا نہوئے * ہر حال اُسکا دل اُسی طرف نگار ہتا ہی * اُسی طرح ہر ایک ود کے درمیان شہو کو پیدا کیا ہی * پس بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو درتکی طرف خواہش ہوتی ہی اور ہر عورت کو مرد کی طرف * پھر بیوہ جو ان ہوتی ہی بالضرور اُسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی * اور اُس میں اُسے صریح زنا کاری علل بین آویگی یا اُسکے لوازم کراونا اُسکا نظر بازی کرنی اور شہوت انگیز باینین کہنی اور سننی ہی * اور اگر وہ عورت بہت صاحب حفت اور عصمت ہی اور اپنے نفس پر قادر نہ بھی بمقتضا سے بشریت کے البتہ شہوت کے کام اُسے ظہور بین آویگی اگرچہ سبب حیا اور شرم کے زبان پر نہ لاوے * پس اُن برائیوں سے بغیر نکاح کر لینے کے پاک ہونا نہیں ہو سکتا * اور جب حق سببانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ شہوات واسطے بہت پاک کرے والا ہی پھر جو کوئی اُسکو رد کرے اور اپنا تنگ سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سو رکی طرح نجاسیت سے مناسبت اور آلفت رکھتا ہی * اور وہ شیطان سیرت اپنے سینے اپنے پیش داؤن سے بھی دور کھینچتا ہی اپنی حیا اور شرم کو اُسے زیادہ جانتا ہی * سو

جو کوئی ایسا کرنا ہی اپنی زمین وادسی میں بتا لگاتا ہی اور صاف سنگبھڑ
 بے ایمان ہو جاتا ہی * حقیقت تو یہی ہے کہ جس قدر برائی اور فساد
 ناکہ خدا و ان کے رکھی سے کہ لے گیا ہی میتھی رہے ماحول ہوتی ہی اور
 آسکے والی کو لوگوں کے طعن و تشنیع کا ڈر رہتا ہی اور رات دن آسکے
 فکر میں بے گلی بھرتا ہی اُسے زیادہ بیوہ جواں عورت کی طرف سے
 سمجھا چاہئے * کیونکہ پہلی عورت بسبب آسکے کہ وہ مرد کی کیفیت
 سے واقف نہیں اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دکاوتھام رہتی
 ہی بادجو دیکھ جانتی ہی کہ ایک دن وہ خواہش آسکی بر آویگی * برخلاف
 بیوہ عورت کے کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر سخت ظالمون کے پیچھے
 میں پھنسی ہی اپنے دل ہی دل میں لگتی ہی اور غم کھاتی ہی * آخر
 جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا دوسوا اس جی میں گھسا اور
 ظاہر میں کچھ قابو ملا وہیں جو نہیں کرنا تھا کر گذرتی ہی * اور اپنے والیوں کے
 منہ میں کاک لگاتی ہی * کبھی وہ حرکت آسکی مشہور ہوتی ہی
 کبھی چھپے چھپے افعال ناشائستہ کے سبب شرم اور حیا کے پردے کو
 بھاتا کر گنہ گار بنتی ہی * اور والی آسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی
 کرتے ہیں بلکہ اگر کہیں حیا رہ گیا تو خود دے دیوٹ اس کے
 چھپانے کی فکر میں پرتے ہیں * چوتھی وجہ یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
 ہی کہ اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے * یعنی آسکے نواید جتنی اللہ کو معلوم

ہمیں تم کو ہمیں * پھر حاکمی ۱۰ ہمیں قبیح ظاہر کرے اور برائی دہمیں لاوے
تو گویا اس نے اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ جانا * اور اللہ
تعالیٰ کے کلام یقین خطا کا اور اپنے افعال میں ورستی کا قائل ہوا *
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ رَاۤیْفَسْنَا وَمِنْ مَّيْمَنَاتِ اَعْمَالِنَا * اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
خَيْرًا * ترجمہ * پس اگر طلاق دے وہ مرد اس عورت کو پس حلال
ہمیں وہ عورت اس مرد کو جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے دوسرے شوہر سے
* مترجم کہتا ہے کہ اصل اسکا یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی عورت کو
تیسرے مرتبہ طلاق دیا تو وہ اس پر حلال ہمیں حیات وہ عورت
دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ مرد پھر اسکا طلاق نہ دے * ایسا
ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق میں نکاح سے حلال ہوتی ہے * سو
اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ أَنْ
يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ *
* ترجمہ * اور نکاح کرو دو بیوہ عورتوں کا اپنے اقربا سے اور جو نیک
ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں غلام لونڈیوں سے اگر وہ محتاج ہوں گے
غنی کر لگا اللہ انکو اپنے فضل سے * اور اللہ صاحب سہائی والا دانا
ہے * مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہے * اللہ تعالیٰ

عدد تو نیکی والیوں کو احکام کرتا ہی کہ انکا نکاح کر دین * پس اس آیت
 سے بھی نکاح ثانی کی حالت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب
 دلا نا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا * یہاں وجہ کہ دانکھو کا لفظ جو امر
 ہی اصل میں موضوع ہی واجب ہونے کے واسطے ہر چند وہ واجب
 کے مقام میں نہ ہو * لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم میں
 ترغیب و احتیاط منظور ہی * و دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ ان یکنونوا فقراء
 یغنیہم اللہ من فضلہ میں اشارہ ہی تو ناکر کر دینے کے وعدہ کیا اگر مفلس
 ہو * اسی میں بھی اس کام کی تری خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب
 ہی * یعنی اگر فقر سے دور رہے تو اللہ غنی کر دیگا تم اس بات سے مت
 دور و اور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ بادیہ
 مانع کے بھی اس پر عبث کیا چاہئے * اور اس کے مانع کے دفع کر نیو اللہ
 تعالیٰ کا فضل تو ہونڈھا پائے * اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ من فضلہ
 سے خوب ظاہر ہی کہ جو کوئی یہ کام کریگا اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل مال
 ہوگا * اور یہ برحق عنایت ہی بردار کی کہ نکاح ثانی کے سبب
 سے حاصل ہوئی * اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * يَا بَلِيَّ ثَلَاثٌ لَا تَوْرَهُنَّ
 الْبِذَاذَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلَاةُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَيْمُ اِذَا
 وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا * ترجمہ * فرمایا رسول خدا ﷺ نے * اہی علی تین
 چیزیں ہیں کہ دیری سے کر اسی میں * جنازہ جب حاضر ہو لینے اس کی ناری میں

تایخ کر * اور نماز شب اسکا وقت آجائے پہلے وقت میں پڑھنا
افضل ہی * اور بیوہ عورت جب پاؤں کے توک کو اس کے لایق *
یعنی فی الفور اس عورت کا نکاح کر دے * اور یہ رسم بد حضرت
ﷺ کی بیویوں اور حضرت مرتضیٰ عم کی بیویوں کے اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی کے اور ہمت سی بی بیوں کے
عیکے برخلاف ہوئی * اور گد اس شخص کے ان بیویوں پر اور ان کے
اقرباؤں پر عیب لگایا اور ایسے تین اُسے افضل جانا * ہاں ایک
یہ بات علاحدہ ہی کہ اس عورت کا بذاتہ اسکا کام کی خواہش نہ ہو سو ایسی
بی بی ہزاروں میں ایک ہو تو وہ * خصوصاً اس زمانے میں کہان
کہ فسق و فجور کا بازار گرم ہی نہ کسب کا تو رہی نہ شرم ہی * یا کرتے
والی ہو اور وہ اپنے لئے کون کی خدمت گزار ہی ہیں اس قدر مصروف
ہو کہ اسکا ادھر کبھی خیال نہ آوے * تو البتہ ایسی عورت پر اللہ
تعالیٰ کا رحم ہو تا ہی اور وہی اسکی عصمت کا محافظ رہتا ہی *

* جن بی بیوں کا نکاح ثانی ہوا انکا بیان *

بی بی رقیہ بنت امیر المؤمنین علیؑ کی بیٹی پہلا خاوند انکا عتبہ بن ابی لہب * اور
دوسرے خاوند ان کے حضرت عثمان رض * دوسری لڑکی حضرت عائشہ بی بی
آم کلثوم پہلا خاوند انکا عتبہ بن ابی لہب * اور دوسرے خاوند ان کے
سیدنا عثمان رض * اور ام کلثوم حضرت فاطمہ رض کی بیٹی کہ

اُنکو ہمارے نکاح کرنے کا اتفاق ہوا * پہلے خاوند اُنکے حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ اُنکے جعفر طیار کے تین بیٹوں نے ایک دوسرے کے بعد نکاح
 کیا * پہلے عدوان دوسرے محمد تیسرے عبداللہ * اور حضرت مکی بن یحییٰ سے
 سوائے حضرت عایشہ کے سب کو متعدد نکاح کرنے کا اتفاق ہوا *
 مثلاً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سب بیٹے بزرگ اور افضل تھیں اُنکو
 تین نکاح کرنے کا اتفاق ہوا * ۱۔ صی طرح حضرت حفصہ اور حضرت زینب
 اور حضرت میمونہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت سودہ اور حضرت
 جویریہ اور حضرت ام حبیبہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے ناہیں *
 غرض سب کا حال سوائے حضرت عایشہ کے یوہین تھا * کسیکو دو
 نکاح کیسے دو تین نکاح کا اتفاق ہوا * اور حضرت مکی اہل بیت میں
 حضرت امام جعفر بن ابی طالب اور حضرت مکی کی بیٹی ہیں اُنکو دو نکاح کا
 اتفاق ہوا پہلے خاوند اُنکے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور
 دوسرے خاوند اُنکے منیرہ بن نوفل کہ حضرت علی مرتضیٰ ہم نے مرتے
 وقت ۱۔ صبا کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر میری ۱۔ س بی بی کو خواہش
 نکاح ہو تو منیرہ سے نکاح کروادینا * اور اشراق سے عرب کے جن
 بی بیوں کا نکاح ہوا اُنکا نام ام رومان حضرت عایشہ کی ماہلا خاوند اُنکا
 عبداللہ بن سنجہ اور دوسرے شوہر اُنکے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
 رضی اللہ عنہ * اور اسما بنت عمیس بی بی حضرت صدیق کی ماہلا بن ابوبکر

کئی بہن حضرت میوندہ زوجہ حضرت ﷺ کی * اول شوہر اُنکے حضرت بیچ
 ابی طالب اور دوسرے خاوند اُنکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے
 شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ * اور اُنھیں بی بی احمیائے حضرت
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل جواز کے کا دیا تھا * یہاں غسل کا ذکر اس لئے کیا
 گیا کہ بعض مرد اور بعض عورتیں جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے
 واقف نہیں یا اپنی بد باطنی حیرت سے اسکو برا جانتی ہیں اور جس عورت
 نے دوسرا نکاح کیا اُسکی پاک اور طاہرہ جوئے میں بھی شک لاتی ہیں
 * چنانچہ بی بی کا دانہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز جو کھانا پکا دین اُسکو
 نہیں کھاتیں * بلکہ اُسکو حشرات کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہیں
 * ہوسب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا ان لوگوں کا بہت
 برا ہی * اس لئے اُنکے ایمان میں خلل آنا ہی ہرگز ایسی بات زبانی
 نہ لکا لچاہئے * بلکہ اُس بی بی کو کسی طرح ہرگز حقیر اور ذلیل نہ مانے
 * اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو پچاہئے کہ کسی مسلمان کی قبر کو
 پختہ بناوے اور اُس پر گزند اُتھاوے اور بھت لگاوے اور قبر
 کا مجاور ہو کر دُعا مانے یا حج اور اُسکی تعظیم اور توقیر کے لئے مسجد
 میں گائے یا قبر کو مسجد بناوے * رات کو چراغان کرے اور
 کسی مطلب کے لئے نذر منٹ مانے اور شہرینی مالیدہ پڑھاوے کہ
 یہ سب حرام ہی اور ناجائز ہی * عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى ﷺ

اَنْ يَجْصَصَ الْقَبْرَ اَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ رَوَاةٌ مُسْلِمٌ
 کہا جابر رض نے کہ منع فرمایا رسول ﷺ نے کہ پختہ کی جاوے قبر
 اور بنایا جاوے کچھ اُسپر عمارت ہو وہ یا خیرہ اور کوئی بات ہے اُسپر
 روایت کی مسلم نے * اور روایت کی نسائی نے اس طرح کہ منع
 فرمایا رسول ﷺ نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا برٹھا یا جاوے اُسپر
 یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کریں اُسپر * جیسا عیسہ شاریانہ جادریا بکی
 بنائی جاوے * ادوواہب الرحمن مین اور فتاوا سے عالم گیری اور
 عینی اور شرح کنز اور مستفصل اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا
 ہے * پھر کوئی خلاف ان حدیثوں اور ان روایاتوں کے ان کاموں
 کے جائز ہونے میں کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز مستبر ہیں *

*** محرم کے مہینے میں جو کرنا چاہئے اُس کا بیان ***

جب پانچ محرم کا دیکھا جاوے تو اس مہینے کو متبرک بنا کر بعد حمد
 اور درود پیدمہر خدا کے اپنے عقبی اور دنیا کی بہتری کے واسطے
 دعا مانگے * اور عاشورہ کے دن کو یعنی دسویں تاریخ محرم کی رات کو
 اور دن کو نیک باتیں عاں میں لاوے * جیسا روزہ رکھنا میں
 پر ہنی * غسل کرنا * مسلمانوں میں ملاپ کرنا اور کر دینا * بیمار کو پوچھنا
 * یتیم پر مہربانی کرنی * دیندار عالموں سے ملاقات کرنی اللہ تعالیٰ سے
 دین دنیا کی خیریت چاہنی * اہل و عیال پر کھانے پینے کی اور نو نوسے

ز بادنی کرنی * اسہ کی راہ بین حد تہ دنیا * اگلا * بن عمر * لگنا * نرا آن
 ملاوت کرنا * اور پہلے و سوان دن محرم کا پندرہ سے مبارک رہا
 ہی اکثر انبیا اور اولیاء کی مدت اور کائنات رنج و غم اسدن دفع
 ہوا * اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اُنکا درجہ اور بہ ماہی پناہ حضرت
 آدم عم کہ عاقبت ہوتی * حضرت موسیٰ عم نے فرمودیکہ ظلم سے بجات
 یابی * حضرت ابراہیم عم کی کشتہ کو جو بی ہر گاہی ابراہیم رح حضرت امام
 حسین عم نے بھی اسی طریق قدیم پر ملاوایت اور شہادت لگا دیا
 تاہل کیا * اور پچیسرا آٹھ لڑمان ﷺ نے اسیتہ امام نے ماہان بین کہ
 اور سب بزرگی وہاں موجود تھی مگر شہادت نہ تھی سو اُنکے سبب
 اُنکا درجہ بھی ہاتھ لگا * بالکل درجے عادت اور عادت اور عبدیت
 کے برتھم گئے * اور اس سال بین مرتبہ عسراہر شہادت اور استقامت
 کے پورے سال دے * اور دنیا دار فاسقون اور ظالمون کا حال خوب
 نکلا گیا * دیندار صالح شرع کی پیروی کرنے والے نو نکلا * عقلاال ظاہر
 ہوا * دونوں قسم کے آدمیو نکلا امتحان عیاں بین آیا * مشایخونکے عوامونکے
 تابست ہوا * کہ اس شب اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا پانچ
 رکعت پڑھے سورہ فاتحہ کے پندرہ یا پچیس مرتبہ سورہ اخلاص ملا کہ
 اسے حضرت امام عم کی طرف سے ادا کرتے تو بڑا ثواب پاوے * کھانا
 کھانا اور شربت پلانا غریبا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا اور امامین عم

کی جانب سے اُن دنوں میں البتہ زیادہ اہر رکھتا ہی کیونکہ ایام نیک
 اور زمان متبرک میں نیک کا ثواب اور دین سے زیادہ ہوتا ہی
 * باقی اور جن رحیم بدعتی فرقے کیا حسن کیا شیعہ عاں میں لاتے ہیں
 وکے دھنیک پر، سے ہیں امام ہم کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں *
 کیونکہ اُنہوں نے جان تک دی پر بدعتی کی تابعداری نہی * اور یے عیا
 بدعت کے کام کر کے اسے دوستی پیدا کیا چاہتے ہیں اور رضا اور
 صبر کے مرتبہ ہیں اُنکے بتا لگاتے ہیں * اور ظالموں کو ظالم اور بے ادبی
 کی حقیقت اور اُنکی بے کسی اور لاچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع
 سے تمام شہر و نکی کلیوں اور کوچوں اور بازاروں میں سوانگ بنانا کہ
 تاجتے کو دتے بیان کرتے پھرتے ہیں * وہ مستقم حقیقی ایسے اعمال
 کی عزت اُنکو دے جو ہمارے دین اور پیر و مرشد و نسب ایسا ملوک
 کرتے ہیں اور پھر دھوا اہلیت کی محبت کا کئے جاتے ہیں * شب
 برات میں بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نازیر تھنی اور کھانے
 کی زیادتی کرنی بلا تعین و شخصہ صاہل و خیال پر اور صرف لگانا اور عبادت
 کرتی ہو ستر ہی * کیونکہ یہ شب بھی ایام متبرک سے ہی * آدمیوں کے
 تمام برے کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب
 کو ہوا کرتی ہی * اور لوح محفوظ سے ان کاموں کی فر دین لکھی ہوئی
 فرشتوں کے حوالے ہوتی ہیں کہ اسکے موافق تمام سال میں وکے کام ہوا

کرین۔ سو اے اُمّی اور کلام جو جو بدعتیوں نے نکالا بھی جیسا جبرائیل
 کرنا اور حاور و آتی ہی پکنا اور آتش بازی جھوٹری اور ماضی مدت
 بدون نئے ہامونیک لکھنا نہ پکنا اور جد ابراہیم کے نام سے فاضل
 دینا بعض مشابہہ کفار کے مہونیک امین اور بعض اصحاب سے خالی
 نہیں * مومن کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جو رستہ * مشائخوں
 کی کتاب میں یوں لکھی کہ جو کوئی شعبان کی رات ہو میں شب کو دو گانی
 سو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ بعد سو رۂ فاتحہ کے دس دس مرتبہ
 سو رۂ خلاص ہر ایک رکعت میں ملاوے باد میں رکعت پڑھے
 اور بعد سو رۂ فاتحہ کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت میں سو رۂ خلاص
 ملاوے تو برآؤ اب پاوے * اب اسی سہائیو اگر مسلمان ہو، محمدی
 ہو اور اس امت میں داخل ہو کر گناہوں سے بخت اور نادم تھا
 کی رضامندی کی دولت حاصل کیا ہوتے ہو تو طریق اپنا بھی کہ وہ
 باپ دادا کی راہ جھوٹو بلکہ جو کوئی کیسا بھی لائق اور بھائی
 اور سنت نبی کا پیر و نہو تو اس کو شیطان سے بدتر جانو انھی ہم
 اور سب مومن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب نبی
 جنت اختیار کرنے کی توفیق دے * آمین یا رب العالمین بحرمت
 محمد وآلہ واصحابہ اجمعین *

* تیسرا باب عالم کے بیان میں *

قرمابا اللہ تعالیٰ نے قُلْ هَلْ أَسْتَوِیْ ہِیَ الْاَلَمِ اَوْ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ کہہ دے اسی سے جسبہر لوگوں سے کیا مالا لیتے، جاننے والے اور جاہل یعنی نجاننے والے برابر ہیں * یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے عالم اور اس کے احکام سے واقف ہیں وہ اور جو انسانوں سے آگاہ نہیں برابر ہیں * بیشک اگلا درجہ ان کے درجے سے بہت برتر ہے * جیسا دوسرے مقام میں فرمایا ہے کہ * مَا یَسْتَوِیْ الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ * انا ہمارا اور آنکھ والا برابر ہیں * یعنی جسکو سب کچھ ہی وہ نامعلوم ہر شے کے پتہ تھے اور اسکی رہنمائی ہمیشہ کرتا رہا اور یہ سب کچھ ہمیں دکھاتا وہ دیکھتا رہا اور اسے اندھا اور دنیا کے کاموں میں مصروف نہ رہتا تھا * چاکس رہتا تھا * جس میں عیش و آرام حاصل نہ ہو کر رہا تھا * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے * اِنَّہٗ اَیْضًا شَیْءٌ مِّنْ قِیَٰمِہٖۤ اٰتِیَہٗۤ اِنَّہٗۤ اَشَدُّۤ اَعْلٰمًا * اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اللہ سے اسکی نشانہ سے مگر جو عالم ہیں * یعنی جو رقتہ رقتہ میں عالم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت کی شان اور اسکی رہنمائی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہیں اور نفس اور شیطان کی پیروی سے اسٹپے نہیں آگے رکھتے ہیں * دنیا کی دوستی اور اسکی ناپایداری کو دیکھ کر خود بخود پریشان ہو جاتے ہیں * اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی تابعداری اور خوشامد میں لگے ہیں رہتے * انکی رہنمائی اور محبت کا دم شب و روز ہمیں مارتا ہے * انکے بھلے سے اپنا

ہمارے بھائی جانے * اور انکی برائی سے بڑی برائی نہیں سمجھتے * بر ملاں
 اُن علماء ذہنیہ جو اپنا مشیوہ ہدایت کا بھوگر کر ضبط انکی نادیفے بنتے ہیں *
 ملکہ مسلمان و سیدار دہلی جس بڑی حقارت و اسکی پیروی میں لگے رہتے
 ہیں * ایت ہی عالمو کی حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ وہ گمراہ ہیں
 جن پر لدی ہیں گناہیں * سو اسے بوجھ اُٹھانیکہ اُسے اور کچھ کام
 نہیں ہوتا * اور بحر فساد اور گمراہی کے اور اچھون کو بدر راہ کر نیکہ
 کوئی مشیوہ اُٹھانیں نہیں سوجھتا * اور کتابوں کی پڑھنے سے انھیں ہر گز
 فائدہ نہیں پہنچتا * بلکہ اپنے فن میں پڑے ہوتے ہیں * دین کی دولت
 دنیا کی زینت حاصل کرنے میں لگے ہوتے ہیں * اور علم ایسی چیز ہی کہ
 اگر شخص قرآن بھی اُسے دین میں جاوے تو ہزاروں طرح کا فائدہ اپنے
 تئیں اور دوسروں کو پہنچے * اسی واسطے ہر مسلمان پر صیقا ہونا اسکا
 واجب ہے * چنانچہ فرما بار سول ﷺ نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى
 كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ * گے علماء و نئے سبابت میں اختلاف کیا ہی کہ
 وہ کہ بسا عالم ہی متعلمون نے کہا ہی کہ وہ عالم کلام ہی کہ اللہ تعالیٰ کی
 معرفت اُسے حاصل ہوتی ہی * اور فقہ ہانے کہا ہی کہ وہ عالم فقہ
 ہی کہ حلال اور حرام چیز اُسے پہچانی جاتی ہی * اور اہل حدیث کہتے
 ہیں کہ وہ عالم کتاب اور سنت ہی شرع کا اہل عالم وہی ہی * اور صوفی کہتے
 ہیں کہ وہ دلچسپ احوال کا عالم ہی کہ ہندو کی راہ حق تعالیٰ کی طرف دل

ہے ہوتی ہی * ہر حال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا ایسے سب عالم
 اُسپر واجب نہیں ہوتے لیکن اُسوقت واجب ہوتے ہیں کہ جب
 کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے منہ سمجھے * اہل سنت و جماعت
 کے اعتقاد کی باتیں جو ایمان کے باب میں لکھ چکے ہیں حاصل کرے *
 اور سب صفتوں پر حق تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ کی اور آخر کی حالت پر ایمان
 لاوے اور جانے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے کچھ مطالب ہیں کہ زمانہ
 ﷺ کی لوگوں کو پہنچتے ہیں * جب یہ معلوم کیا تو وہ طرح کا عالم
 اُسپر واجب ہوا * ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہی اور ایک وہ
 جو اعضا سے * ایک کرنے کا اور نکرے کا اور کرنے کا عالم ایسا
 ہی کہ دن پڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی پڑھی تو طہارت
 اور نماز کا عالم جسد و فرض ہی اُسپر واجب ہوا اور جسد و سنت ہی
 سنت ہوا * پھر جب ماہ رمضان آگے آیا روزے کا عالم واجب ہوا
 * اور جب بیس مثال سو نابرص بھر رہا یا دوسو درم روپا اس
 مدت تک رہا یا گائے بھینس مکاری اونٹ اُنکے فائدے کے موافق رہے
 تو عام زکوٰۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے شرائط موجود ہوئے حج کا عالم
 واجب ہوا * ۱۔ اسی طرح جو کام شرعی آگے آیا اُس کا عالم واجب ہوا
 * اور نہ کرنے کا عالم ہر کسی کے احوال کے موافق ہوتا ہی * ایک شخص
 ہی کہ وہ شیشی کپڑے پہنتا ہی یا شراب پینے والا کوئی صحبت

رکھتا ہی اور کسب حرام سے مال جمع کرنے پر نگاہی تو عالموں برواجہ
 ہی کہ اُسکو اُن باتوں کا عالم سکھا دیں کہ حرام چیز دسے بازار سے * پھر
 جو داسے علاقہ رکھتا ہی وہ دو قسم ہر ہی * ایک اُسکی حالات سے
 علاقہ رکھتا ہی اور دوسرا اعتقاد سے * جو حالات سے علاقہ رکھتا ہی اُسکی
 مثال یہ ہی * جانے کہ کبر اور حسد اور غضب اور بغل اور جو
 اخلاق و ذیلہ ہیں یہی حرام ہیں اُسکا عالم واجب ہی * اور جو اعتقاد
 سے علاقہ رکھتا ہی ایسا ہی کہ جب اُسکو کسی بات میں اعتقاد کی شک
 واقع ہو تو اس پر واجب ہی کہ اُسکی حقیقت دریافت کر کے اُس شک
 کو دل سے نکالے * پس جب معلوم ہو کہ ہر کسی کو اُصبات کا عالم جو
 اُسکے سامنے آوے واجب ہی تو عوام کو ہمیشہ اُسے خطری *
 کیونکہ ایک کام انکے آگے آیا اور دوسرے نہیں جانتے کہ اُس میں کیا
 حاکمیت ہی * لیکن اُس جانتے سے معاف نہیں رہیں گے اور اُنکا ایسا
 بیجا خدشہ نجانکا * اوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق
 میں کوئی چیز عالم سے بہتر نہیں * مگر جو لوگ عالم حاصل کیا کرتے ہیں
 اُسواصلے کہ دنیا کے کاموں کو رونق دیں اور اُسے جاہ و دولت پیدا
 کر میں چنانچہ اُس زمانے میں ہزاروں عالم دیکھنے والوں کی یہی نیت
 ہی عیان راہ حاجت بیان * ایسوں کے حق میں بہتر یہی ہی کہ اُس نیت
 سے ہم نہ دیکھیں بلکہ کسی کسب پر دل لگا دیں * کیونکہ جو لوگ

اسی نیت سے عالم سب کھینچتے ہیں وہیں تینا عین الانس ہوتے ہیں
 * ہزاروں آنسو شاگردی کر کے جہنم کے لائق بنتے ہیں * اللہ تعالیٰ
 اسو سے سب لوگوں کو محفوظ رکھے * چنانچہ اسی پر ایک نقل یا آلی
 کہ کسی برگ نے شیطان کو خواب میں اپنے کار بیٹھے دکھایا وہ پوچھا کہ
 تم تو گمراہی کے دھندھے ہیں رات دن گمراہی ہو تمھاری بیگاری
 کیا سبب * اس نے جواب دیا کہ جب سے اس آہری زمانے کے
 عالم پیدا ہوئے ہر ایک میرے رشید شاگردوں سے بدبالی اور گمراہی
 کے فن میں لگے ہو گئے * چوتھے کرنا نہا لے سعادۂ مد فرزند سب
 و روز اُسی کی تدبیرات میں لگے رہتے ہیں میری عایش کے کام
 نحوہ ادا کرتے ہیں اب میں جو شبان کرتا ہوں بے فکر ہو کر انکی
 خیریت مناتا ہوں * پھر بوجھنا سنئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہانے
 میں سے ناز ہر گھنٹے ہیں روز سے رگھتے ہیں موہی ہیں سندھوانے
 ہیں تدار ہی برتھاتے ہیں عصا ہنہ میں لے کر پھرتے ہیں تو یہ صورت
 اہل شرع کی ہی کیونکر اسے ایسے کام ہوتے ہیں جنت میری
 رضامندی حاصل ہوتی ہی * اس نے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی
 اور پیروی میری ہی کہ ظاہر میں حاجی اور ملا اور عالم اور مشائخ کی
 صورت بنائے رہنا اور باطن میں برے درجے کے ضد اور انھیں
 کھٹکھٹا کر دیکھنا اور فریب و بدخواہی اور طمع اور بد سماں کے رنگ

سے دو کو صیاء رکھنا * کہ سبھی مسلمان جو دنیا کے کاموں میں ترے
 لیے وقوف ہوتے ہیں انکو اپنے جال میں جھٹ پھسا لیو میں *
 اور انکے جان اور مال کو ایک دم میں تاراج کہیں * کسی کا مال و جان
 لین اور کسی کا جو ہر ایمان لین * وعن ابی ہریرۃ قال قال ﷺ
 * اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ
 جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يَنْتَفِعُ بِهِ وَاَوَّلُ مَا يَلِجُ يَدُ مَوْلَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ *
 ترجمہ * ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب
 آدمی مر تاہی کٹ جاتاہی اسکا عمل یعنی اسکو ثواب ملنا ہر ایک
 عمل سے حاتر رہتاہی * جیسا ماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ گارتین عمل
 آئے باقی رہتاہی * ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قائم
 و دائم ہی جسطرح کسی مالک و وقف کرنا اللہ کی راہ میں اور خلق اللہ
 کے نفع کے واسطے بنادینا جیسا کہ ان حوص مہمان خانہ ہل مسجد خانقاہ
 وغیرہ * یا ایسا عام جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے تعلیم اور تہذیب
 اور کتابت وغیرہ کی رو سے یا لڑکا ایک بخت نیک چال کہ دعا
 مانگتاہی اسکے واسطے * م * وعنہ قال قال ﷺ مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْمِنٍ
 كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ
 الْقِيَمَةِ وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مَعْرِيحٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَمَنْ مَعَّرَ مَسْرَةً لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ

اَلْعَبْدَ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي مَوْنٍ اَخِيهِ وَمِنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ
 فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ مِنْ
 بَيْتٍ فِيْ بَيْوتِ اِبْلِىَّ يَذْكُرُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَذَكَّرُوْنَ بَيْنَهُمْ اِلَّا
 نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ
 وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِندَ لَوْ مِنْ بَطْلَانٍ بِمَا عَمِلُوا لَمْ يَسْرِعْ لَهُ نَسِيْهُ
 زَوَاهِدٌ مَسْلُومٌ * ترجمہ * کہابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 جس نے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو کسی مسلمان سے چھ حاکم عقبی
 کی جیسا کفر اور مصیبت دور کیا اللہ تعالیٰ اُسے عاقبت
 کی فکر و ناموس * اور جس نے آسان کیا کام اسکا جو مشکل میں پڑا تھا جیسے
 قرضدار کو مہلت دی یا فرض اُسکا و اگر دیا آسان کریگا اللہ تعالیٰ
 اُسپر دنیا اور آخرت میں * اور جس نے چھپایا عیب کسی مسلمان کا
 یا ستر پوشی کی تلخ مسلمان کی چھپا دیکر اُسکے حبیب اللہ تعالیٰ یا پہنایا یگانہ
 کبریا سے اُسکو دنیا اور آخرت میں * اور اللہ صاحب مددگاری میں
 متوجہ رہتا ہی اُس بندے کی جہتک وہ مددگاری میں ہی اپنے بھائی
 کی نفع پہنچانے میں یا ضرر کے دفع کر کے میں * اور جو کوئی اختیار
 کرتا ہی ایک راہ اور طلب کرتا ہی اُس میں علم و بین یعنی خود علم
 سیکھتا ہی یا سکھانے کے اسباب موجود کر دیتا ہی یا دوروں کو علم
 چیکھنے میں اُنکی حاجت روائی کرتا ہی کمال دیتا ہی واسطے اُسکے

اللہ تعالیٰ ایک راہِ جنت کی طرف * یعنی اُسے ایسے کام کروانا ہی
 جس سے ہشت بیٹن جاوے * اور جمع بہن ہوتے ہیں لوگ اللہ کے
 گھروں سے کسی گھر میں اس لئے کہ پڑھیں قرآن اور پھیر پھار کر بن اُسکو
 آپس میں * یعنی سجد و ن بیٹن جمع ہو کر قرآن کے سیکھنے سکھانے کا پرجا
 کریں اور اُسکے اردو نہی سے واقف ہوں اور واقف کریں * مگر
 نازل ہوتی ہی اُنہرے پر والی اور اطمینانِ قلب کہ اُسے دنیا کی
 خواہشیں اُنکے دل سے دور ہوتی ہیں اور کسی کا و تر سوا سے اللہ کے
 بہن رہتا * اور اُسکے حضور کا لطف کہ حی بیٹن ہی حاصل ہوتا * اور
 گھیر لیتی ہی اُنکو رحمت اور طواف کرتے ہیں اُنکے گرد فرشتے اور
 ذکر کرنا ہی اللہ تعالیٰ اُنکا اپنے مقربوں سے * یعنی اُنکی عبادت کی خوبیوں
 کا بیان فرماتا ہی جس سے آدمی کو فخر حاصل ہوتا ہی * اور فرشتوں کا
 طہین اُنکی مافرمائی پر محو آگے کیا تھارت جا با ہی اور جسکے عمان نے
 پہنچا کیا اُسے وہ تر ہم بہن جاتا ہی اپنے نسب سے * یعنی اگرچہ
 کوئی عالی نسب ہو اور اُسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام بہن کئے
 تو صرف نسب کے سبب سے ہرگز اُسکو درجہ حاصل بہن ہوتے *
 کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * **وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَفْعِدُوا**
لَهُ مِّنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمِنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِبْتَانِ فِي جَوْفِ الْأَمِّ
وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ

اَلْكَوَاكِبُ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَدَتْهُمَا لَا نَبِيَّاءَ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرُوْا
 دِيْنًا رَّاوْلًا دِرْهَمًا وَاِنْ مَّا دَرُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحِطِّ
 دَاوِدَ رِوَاةِ اَحْمَدَ وَالتَّوْمَدِي وَابُو دَاوُدَ * ترجمہ * اور تحقیق
 عالم اُسکے واسطے مغفرت چاہتے ہیں آسمان اور زمین کے
 زمین والے اور پھیلیاں جو پانی میں ہیں * اور تحقیق قرآنی عالم کی
 عابد پر جیسی قرآنی جو دھوبن ، انکے چاند کو تارون پر * اور تحقیق عالم
 وارث ہیں انبیاء کے اور یثک پیغمبر و نئے ہیں چھوڑا
 بعد اپنے درہم اور دینار اور چھوڑا ہی اپنے پیچھے علم * پس
 جس نے اسکو سیکھا پایا اس نے ترا حصہ * یعنی خوب علم سیکھے تھوڑے
 پر قناعت کرے * روائی کی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے *
 م * عن ابی ہریرۃ رَسَ فِیْہَا اَعْلَمَ عَنْ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ
 وَجَلَّ یُبْعَثُ لِهٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَۃٍ مِّنْہُ مَنْ یَّحْدِیْہَا
 دِیْنُہَا رِوَاةِ ابُو دَاوُدَ * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے جانتا
 ہوں میں ﷺ سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہی اس اُمت
 کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک شخص کو کہ تازہ کرتا ہی وہ
 اس اُمت کے لئے انکے دین و آئین کا یہ نعتیہ ایسا شخص پیدا ہوتا ہی کہ دین
 کو ترویج دیتا ہی اور نئے سرے ابھی باتوں کو زیت بخشتا ہی اور بد باتوں کو
 لوگوں سے قطع کرتا ہی * جیسے حضرت طہیخ احمد سرہندی مجدد و الم

ثانی وغیرہ آگے گزرے اور اب حضرت پیر مرشد سید احمد دام
 برکاتہ ہمیں * عن الحسن بن رض مرصلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُخْتَبِ بِهٖ الْإِسْلَامُ
 فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّجَمِ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
 * ترجمہ * حسن بن رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جسکی آئی موت
 ۱۔ سماں میں کہ وہ طلب کرتا ہی عالم کو ۱۔ ملے کہ زندہ کرے اُسے
 ۱۔ سلام کو * یعنی دین کے عالم کو حاصل کرتا ہی اسلئے کہ مسلمان کی قوم برہم نہ
 ۱۔ ملے کہ اُسے جاہ و مال دنیا کا اور لذات شہوات نفسانی پیدا کرے
 مرتے دم تک * پس درمیان اُسکے اور نبینکے ایک درجہ ہوگا بہشت میں
 یعنی بہت تصور افرق ہوگا * عن ابی الدرداء عرض قال سئل رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا حَدَّثَ الْعِلْمَ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ
 كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلَى أَمْرِي أَرْبَعِينَ حَدًّا يَشَافِي أَمْرَ
 دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكَانَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا * ترجمہ *
 کہا ابو درداء نے سوال کیا کہ سینے ﷺ سے کہ کیا حد ہی اُس عالم کی
 جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہی * فرمایا آپ نے کہ جس شخص نے یاد
 کیں میری اُمت کے فائدہ دین کے لئے چالیس حدیں اُتھا دیگا اللہ تعالیٰ
 اُسکو قیامت کے دن فقیہ * اور ہوگا میں اُسکا شفاعت کرنیوالا
 لانا ہوں پر اور گواہی دینے والا اُس کی عبادت پر * یعنی چالیس

حدیث بعینہ جیسی ﷺ نے فرمائی * بھنے کہتے ہیں کہ جالیس حکم شریعت کے بھی اسے نہ سمجھے جاتے ہیں * انس رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول ﷺ نے آیا جانتے ہو تم میں کون زیادہ ستر ہی اور بندیدہ بخشش اور سخاوت کی رو سے * کہا کہ گوننے اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہی فرمایا اپنے اللہ تعالیٰ بخشش اور کرم میں سب سے کامل تر ہی بعد اُس کے آدمیوں میں سب سے زیادہ ہیں ہوں * اور اُن میں سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہی جس نے حاصل کیا عالم بھر پھیلایا اُس کو تعلیم سے یا نہ نیف سے بلکہ کتابت سے بھی آویگا وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کی یا فرمایا کہ آویگا وہ مانند ایک اُمّت کی یعنی جیسے کوئی بڑا مردار شان و شوکت سے آتا ہی اُس دن *

عن ابی ہریرۃ رض قال قال ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مثل عن علم حلیۃ ثم کتمہ الّجیم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن انس * ترجمہ * کہا ابو ہریرہ رض نے فرمایا رسول ﷺ نے پوچھا جاوے کسی کو اُس علم سے کہ وہ جانتا ہی پھر چھپا دے وہ اُس کو لگام دیا جاگا وہ دوزخ کی آگ سے * یعنی ایک عالم ہی کہ اُس کو دین کے مسئلے یاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سوال کیا اور وہ ان دوسرا عالم نہیں ہی یا اور کوئی وجہ سے دل نہ بتائے کسی نہیں رکھتا پھر جو وہ سایل کو نہ بتا دے تو وہ

ایسے ہزار اکھڑا اور ہوگا * ومن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
 مِنْ طَائِفَةِ الْعِلْمِ لِبَحَّارٍ رَبِّهِ الْعِلْمَاءُ أَرَادُوا رِيَّ بِهِ السُّفَهَاءَ
 أَوْ يَصْرِفَ بِهِ رُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَنْ دَخَلَهُ اللَّهُ الْأَرْوَاحَ
 الترمذی درود اللہ ابن ماجہ ابن عمر * ترجمہ * کہا لعبد
 بن مالک نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ جس نے علم حاصل کیا اس لئے کہ
 جھگڑے سے علم سے یعنی بحث کر کے اپنی رائے پناہ دے اور اسے
 نادانوں میں قصیدہ لگا دے اور انکو شک میں ڈالے یا اسے کہ بھیرے
 آئے آدمیوں کے منہ کو اپنی طرف * یعنی لوگوں سے اُسکے سب مال
 اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی میں خرچ کرے * غرض ایسے
 مطلوب کے حاصل کرنے کو جو کوئی علم حاصل کریگا بیشک اللہ تعالیٰ
 اُسکو جہنم میں ڈالے گا * عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال
 رسول اللہ ﷺ إِنَّ النَّاسَ مِنْ أُمَّتِي يَتَفَقَهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
 يَقُولُونَ نَاتِي الْأَمْرَ أَفَنَصِيبٍ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَيَعْتَرِلُهُمْ بِكَ يَنْدَوِلَا
 يَكُونُ ذَلِكُ كَمَا لَا يَجْعَلُنِي مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشُّوكَ وَكَذَلِكَ لَا يَجْعَلُنِي
 مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ الصَّبَّاحِ كَانَ يَعْنِي الْخَطَايَا دَوَالًا
 ابن ماجہ * ترجمہ * کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 تحقیق کئی لوگ میری امت میں سے فقیر ہو گئے دین میں اور پڑھیں گے
 قرآن مجید * کہیں گے جاتے ہیں ہم امیروں پاس پہنچیں گے اور لیں گے ہم

کچھ آنکی دنیا سے اور اگا۔ رکھینگے ہم اُن سے اپنے دین کو اور ہمیں
 ہوتا ایسا * یعنی یہ دو چیز جمع ہمیں ہوتی دین بین لیاقت اور عزت
 پیدا کرنی اور امیر و نسی صحبت رکھنی * جیسا ہمیں چنا جاتا کتبیلے دار خد
 سے مگر کاتتا * ۱۔ سب طرح ہمیں حاصل ہوتا امیر و کی نزدیکی سے مگر گناہ
 و وبال و زیان کہ جسکی تقریر سے زبان عاجزی * کہہا محمد بن صباح
 نے جو شیخ ہی بخاری اور معلوم اور ابوداؤد اور احمد کا کہ ۱۔ اس حدیث
 سے مراد ہی گناہ * یعنی قرب امرا سے حاصل ہمیں ہوتا مگر گناہ اور
 زبان * اور وہ ۱۔ اس قدر ہی کہ زبان اُسے کوتاہی * ۱۔ اس
 حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم ویدار کو ہر گز امیر کی صحبت
 سے سوائے نقصان و بین اور گناہ کے کچھ فائدہ ہمیں * یہ تو مسلمان
 امیر کا حال ہی * واکے اُن لوگوں کے حال پر جو ۱۔ اس زمانے میں عالم
 کہلا کر کفار و نسی صحبت اور میل کی آرزو رکھتے ہیں اور ہزار جان
 سے اُنکی خوی اور تعزیمت ہیں رطب اللسان رہتے ہیں * اور اُنکی
 موافقت اور میل کو اپنا فخر جانتے ہیں اور اُنکی تابعداری کو اپنا مطلب
 خاص سمجھتے ہیں * عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نَعَمَ الرَّجُلُ
 الْفَقِيرُ فِي الدِّينِ إِنْ اخْتَبَعَ إِلَيْهِ نَفْعٌ دَانٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ أَخَذَ
 نَفْسَهُ دَانٍ دَرَزِينَ * علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 ۱۔ شاد کیا کہ نیک مرد ہی وہ جو فقیہ ہی دین میں نہیں * یعنی دین کے احکام کا

عالم ہی اگر احتیاج لا دین لوگ اُسکی طرف ۔

اور اگر غرض ہو دین لوگ اُسے لے غرض کرے وہ اپنے
 نفس کو اُنسے * یعنی عالم کو لایق یہی ہی کہ محتاج نہ کرے اپنے تئیں
 خلق کی طرف اور بے غرض خواہش نہ کرے اُن کی محبت کی اور
 ظمع نہ کرے اُنسے فائدہ اُتھالے کی * لیکن اگر لوگ اُسکی طرف
 احتیاج لا دین اور مضطر ہوں اور دوسرا کوئی عالم نہ ہو کہ اُسے
 دین کے احکام دریافت کریں تو اُس عالم کو لازم ہی کہ لوگوں سے
 صحت رکھے اور اُنکو نفع پہنچا دے اور جو محتاج نہ ہوں اور لا فائدہ
 نہ کریں تو اپنے تئیں الگ کرے اُنسے اور اللہ تعالیٰ کہہ عبادت میں
 مشغول ہو دے * اور دین کی کتابوں کے مطالعہ اور تصنیف اور
 علم کے شہور کرنے وغیرہ مصروف رہے * اور بی غایتہ رض
 لے کہا کہ میں نے سنا حضرت علیہ السلام سے یوں فرماتے تھے
 کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میری طرف کہ جس نے اختیار کی راہ
 عالم کے حاصل کر نیکی پس آسان کرونگا میں اُس کے واسطے راہ
 جنت کی * اور جس کی آنکھوں کی روشنی لے لیتا ہوں میں بدلا دیتا
 ہوں میں اُس کو بہشت * اور زیادتی عالم کی تھوڑی بہتری
 عبادت کی زیادتی سے * اور مضبوطی دین کی ورع ہی * یعنی
 پرہیزگاری اور نزدیک بغضوں کے ورع کامر تہ تقویٰ سے آراہی * تقویٰ

پر ہیز کرنا حرام ہے اور ورع بچ رہنا شبہ کی بیرون سے * اور
 بعض کے نزدیک برعکس ۱۔ سکے * م * اور فرمایا علیہ السلام نے
 سکھانا اور تذکرہ عالم کا ایک صاحب راہ کو بہتر ہی تمام شے کے جاگنے
 سے یعنی عبادت میں کاتنے سے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال
 ﷺ اِنَّ مِمَّا يُلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَيِّ مُوتُهُ عَلَمًا
 عَلَمُهُ وَنَشْرُهُ وَرَدُّهُ اَصْلًا تَرْكُهُ اَوْ مَصْحَفًا وَرَدُّهُ اَوْ مَسْجِدًا
 بِنَاءُهُ اَوْ بَيْتًا لَا بَنِي السَّبِيلِ بِنَاؤُهُ اَوْ نَهْرًا اَوْ جَرَاهُ اَوْ صَدَقَةٌ اَوْ خَرَجَةٌ
 مِنْ مَالِهِ فِي صِدْقَتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مُوتِهِ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ
 وبيہقی فی شعب الایمان * م * کہنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ
 نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنے کے اُس کے عمل اور نیکو نگوئی کا ثواب پہنچتا ہی
 ہو سکو وہ علم ہی کہ سیکھا اور لکھنا آیا یعنی پہنچایا اُس کو لوگو نہیں * اور
 ترک کانیکہ اطوار کہ چھوڑ گیا اُس کو * اور قرآن مجید کہ رکھ گیا اور ثواب نہیں
 * یاد رفت کیا اپنی زندگی میں * یا سجدہ کہ بنایا اسے * یا مسافر خانہ یا نہر
 کہ جاری کیا اُس کو * یا خیرات کہ لکھ لیا اُس کو اپنے مال سے اپنی تندرستی
 اور زندگی کے وقت * سوئے چیزیں سستی میں اُس کو بعد مرجائیکے *
 یعنی اُس کا ثواب پاتا ہی * عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لَوَ انَّ
 اَهْلَ الْعَالَمِ صَانُوْا اَلْعِلْمَ وَرَضَعُوْهُ فِیْ اَهْلِیْهِ لَسَادَ وَابِیْہِ اَهْلَ
 رَمَہِہُمْ بَدَلُوْہِ لَا یُقَالُ اَللّٰہُ یَا لَمِنَا لَوَابِیْہِ مِنْ قَدِّہُمْ فَہَانُوْا

عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَتًّا رَاحِدًا سَمِعَ آخِرَتَهُ
 كَمَا هُوَ اللَّهُ تَعَالَى هُمُ دُنْيَا هُ مِنْ تَشَعُّبٍ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا
 لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي أَبِي آدِ دِينَهَا هَلَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ يَهُي
 * م * کہہ عدا اللہ اس سے معذور ہے اگر حفاظت کریں اہل
 عالم کی اور اُسکی قدر پہچانیں تو رکھیں اُسکو اُسکی لائق کے پاس *
 البتہ مردار ہو جاوے اپنے زمانے کے لوگوں میں لیکن دے دیا اسے
 دنیا دار و نکو کہ حاصل کریں دے اُسے دنیا کی چیز و نگو پس
 ذلیل ہو دے دنیا داروں کے پاس * سنابین نے تمھارے پیغمبر
 ﷺ سے فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایک طرف
 یعنی ہمت باندھے آخرت کی طرف بر لاتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے مطالب
 دنیا کو اور جو کوئی بانٹتا ہی اپنی ہمت دنیا کے کاموں کی طرف پروا
 نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسکے کچھ کہ دنیا کے کسی جنگل میں وہ ہلاک
 ہو جاوے * من سفیان ان ممر بن الخطاب رض قال الکعب
 مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ بِمَا يَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا خَرَجَ
 الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ * کہہا
 بسفیان نے تحقیق عمر ابی الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کعب رض
 سے کون ہی اہل علم یعنی کسکو مولوی اور عالم کہئے * جو ابد یا کعب
 نے عالم اُنکو کہئے جو عاں گرتے ہیں اپنے علم کے مطابق * پھر پوچھا

عمر رض نے کہ کون سی چیز ہے کہ نکالتی ہی عالموں کے دل سے عالم کب
 برکت اور نور کو * کہا کعب نے کہ طمع * یعنی جس عالم نے دنیا
 کی دولت اور آرام اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اسے تلاش
 میں لگا اُس نے اپنا بھرم کھو یا * خضوع و مسلمانوں کی نظر دن بین
 ذلیل اور عار ہوا * عَنْ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ
 رَجُلًا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْتَلْزِمْنِي مِنَ الشَّرِّ وَسَلْزِمْنِي
 مِنَ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِلَّا أَنْ شَرَّ الشَّرِّ شَرَّ أَرَا الْعُلَمَاءَ
 وَأَنْ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرًا أَرَا الْعُلَمَاءَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ * روایت
 کی احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے
 پیغمبر خدا ﷺ کو شر سے یعنی بد آدمی یا برائی کی چیز سے * فرمایا
 آپ نے مت پوچھو تم مجھ سے شر سے اور پوچھو تم مجھ سے خیر سے * فرمایا
 اس کلمے کو تین بار تاکید * پھر فرمایا جانو کہ بد دن کے بد تر عالم ہمیں یا
 برائیوں میں بری برائی عالم کی ہی * اور پوچھو کہ اچھے عالم ہمیں یا
 بھلائیوں میں بری بھلائی عالم کی ہی * ف * اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ عالم خالق اللہ کے درمیان مردار اور بادسی اور راہ کے دکھلائے
 والے ہیں * اور دوسرے حوام لوگ اُن کے تابعدار اور اُن کی بتلائی
 راہ پر جانے والے * حوا اگر عالم دینداری اور شریعت کے حکموں پر قائم
 رہے تو ان کی خلقت بھی اُن کو دیکھ کر ایک سیرت نیکب افکار

ہو جاگی شرع کی ابھی راہ ۱۰۱ خنیا رکریگی * اللہ و رسول کے حکم و سن سے
 دریگی ایمان کے راستے پر قائم رہیگی * امی بھائیو اب تو زمانہ
 ایسا آیا ہے کہ ہر عالم کہلاتے ہیں و سے عوام ان پر بھی لوگوں سے
 زیادہ تر و ہتھ ہو کر بلا خوف و خطر علانیہ سبکے روبرو حرام و ناجائز
 و بدعت کے کاموں کو عمل میں لاتے ہیں مگر و فریب و حسد و بغض
 و حیلہ سازی اور جو جو برائی کی چالیں ہیں احتیاط کرتے ہیں * علم کو
 و ناکے حاصل کرنے کی تہی نائی ہے * شرعی صورت اور لباس بنا کر
 آدمیوں کو فریب کے جال میں پھنسانے کی تدبیر سمجھائی ہے * دن
 رات اپنی بھلائی کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور انکی برائی اور گمراہی
 سے کچھ اندیشہ نہیں کرتے * حرام اور حلال انکے پاس یکساں ہی
 دولت دنیا کے حاصل کرنے میں حق انکی روز و شب سرگردان
 ہی * پس جب ایسے عالم ہوں تو جاہلون کا کیا حال ہوگا * اور
 جب پیر ایسی راہ پر چلے تو کہو پھر مرید پکارا کہا کریگا * سو بار و پیر
 آخری زمانہ ہی اس وقت کے عالموں کی خبر ﷺ نے آگے ہی
 دی ہے چنانچہ فرمایا ہے * عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اِمْنَةٌ وَلَا يَبْقَى
 مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَحْمَةٌ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ رِجَالُهُمْ خَرَابٌ مِنَ
 الْهُدَى عُلَمَاءُهُمْ شُرُكٌ لِّهِمْ السَّمَاءُ مِنْ مِثْلِهِمْ تَخْرُجُ

الْفِتْنَةُ رَفِيعَةً تَعُوذُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ * کہما علی
 ہم نے کہ باقی نہ ہیگا دین مسلمانوں کے نام اس کا یعنی عالم تو رہیگا پر عمل
 ہیں * اور باقی نہ ہیگا قرآن سے مگر نشان اس کا * یعنی الفاظ و
 حمارت ادا کریں بلا غور معنی * مسجد میں آنکی آمادہ ہیں اور وہ
 حقیقت میں اُجاڑ ہیں ہدایت کی راہ سے * یعنی لول اس میں
 جمع ہوتے ہیں دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درس و
 تدریس کو * عالم اُنکے بدترین خلائق زیر آسمان ہیں * اُنکے نزدیک
 سے ظاہر ہو گا دہ * یعنی ہر طرح کی خرابی دین اور دنیا کی اُنکی ذات
 سے پیدا ہو گی * کیونکہ اُنہوں نے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالموں کی
 مدد سے شرارت اور بیدینی اختیار کی اُنکی بری جان سے تمام خالق
 گمراہ ہوئی * اور اُنہیں کی طرف وہ ذلت و فساد پائے گا * یعنی اُنکی
 بدنیتی اور بد باطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی اُنپر ہیگی یعنی
 بیخ اور بنیاد اُنکی اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ کھڑا کرے گا اور اُنکو دین
 اور دنیا میں ذلیل اور رسوا بنا دیگا * جیسی مثل مشہور ہے کہ جو کوئی
 اللہ کی خلعت کو آزار دیکر اُسکا نقصان چاہے کسی مخلوق کے دلوں کو خوش
 کرتا ہی * اللہ تعالیٰ اُس مخلوق کو ظالم کے ہاتھ اُسکی مرزا دلاتا ہی
 اور یہ عزت کرتا ہی * چنانچہ بالکل مضمون اس حدیث شریف
 کا جو ہے کہ میں موجود ہی عیان راہ بیان آنکھ ہو تو دیکھو کان ہو تو

سنو عقل ہو تو سمجھو * اے تعالیٰ ایسے عالموں کی صحبت سے مومنوں کو دور
 رکھے اور اُن کی گمراہی کے پھندے سے بچا دے سب سے صحیح مسلمانوں کو
 بخادے عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال ان من اشوا الناس عند الله
 من لثة يوم القيمة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمی * م *
 کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے غریق مدثرین آدمیوں سے نزدیک
 اللہ تعالیٰ کے درجے کی رو سے قیامت کے دن وہ عالم ہی کہ قابضہ پر
 اُٹھایا اس نے کچھ اپنے علم سے اور وہاں نکلیا سپر * اور بعضوں نے
 منتفع کہ مجھوں کا پیغمبر تھا ہی یعنی وہ علم جسے علم دین اور شریعت
 کی راہ لوگوں کو نہ بتائی و حظ نصیحت اور امر معروف سے منہ موڑا اور نہ ہی
 منکر سے باز رہا دنیا کمانے میں رات دن دوڑنے لگا * چنانچہ یہی مضمون
 اگلی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے * عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
 قال ﷺ مثل عالم لا ينتفع بعلمه كمثل كثر لا ينفع منه في سبيل
 الله رواه احمد والدارمی * م * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 رسول علیہ السلام نے مثل اُس علم کی جس سے قابضہ نہ پہنچے کسی کو
 مثل گج کی ہی کہ خرچ نہیں کیا جاتا اُسے اللہ کی راہ میں * عن ابی ہریرۃ
 رضی اللہ عنہ قال قال ﷺ تعودوا بالله من جب الحزن قالوا یا
 ما جب الحزن قال رادی فی جہنم يتعود منه جہنم کل يوم
 أربع مائة مرة وقيل یا ﷺ من دخلها قال القراءون المرءون

بَاَعْمَالِهِمْ وَإِنَّ مِنْ أَفْغَاصِ الْقُرْآنِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ
يُزَوِّدُونَ الْأَمْرَاءَ قَالِ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجُورَةَ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ
کہا ابی ہریرہ رض نے فرمایا ﷺ نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس
جب الحزن سے یعنی غم کے کوئے سے * پوچھا لو گو ن کے
کیا ہی جب الحزن * فرمایا ایک میدان ہی جہنم بن پناہ مانگتا ہی
اٹے جہنم ہر روز چار سو مرتبہ * پھر پوچھا اصحاب نے یا ﷺ
کون داخل ہو گا * فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگوں کے
د لکھنا دیکو مل کر تے ہیں * اور تحقیقی ترے دشمنوں سے اللہ کے دے
قاری ہیں جو ملاقاتیں کرتے ہیں اور محبت و میاں رکھتے ہیں اُمراء و
سے طمع اور مطلب دنیا کے صواب * کہا ہی محاربی رح نے جو حدیث
کے راویوں سے ہی کہ مراد اُمراء سے اُمراء اور ظالم ہیں * ف *
سو سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہیں سب ظالم
اور بائیں ہیں کیونکہ کفر اصل ظلم ہی * اور قاری سے عالم و ناہد
مراد ہی * زیاد بن حدیر سے روایت ہی کہا انھوں نے کہ فرمایا مجھ کو
عمر رض نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی اسلام کی بنیاد کو * کہا
جن نے ہیں * فرمایا گراتی ہی اسکو تو گنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ
کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ مردار و نکاح * یعنی جب ظالم نے اپنی راہ
بھنوی اور اُسے بد راہی اختیار کی اور فسق و فجور اور بدعت

کے انور کرنے لگا تو اسلام کی جڑ لکھ گئی ۱۰ سی طرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں میں جھگڑنے لگے یعنی اپنے خاطر نامہ برادر معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سے لوگوں کو شائبہ میں ڈالنے لگے اور حاکم ظالم ابھی خواہش فساد کے موافق جبراً لوگوں پر حکم جلالی تو دین اسلام ویران ہو گیا * عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا **قَالَ** اللہ تعالیٰ کہ پیچہ زمین لپیٹا عالم کو بندونکے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہی اُسکو مار ڈالنے سے عالمونکے یہاں تک کہ کوئی باقی نہیں رہتا عالم * اختیار کرتے ہیں لوگ جاہل مردار و نکو * پھر پوچھتے ہیں وے اے اپنے مطالب * فتوا دیتا ہی وہ بغیر علم * پس گمراہ ہوتے ہیں آپ اور گمراہ کرتے ہیں لوگوں کو * بخاری اور مسلم نے روایت کی * م * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے کی پہلے سے خبر دی ہی کہ اس وقت بہ حال ہوگا اب وہی ہوا * **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَلِكَ مِنْهُ أَوَّانٌ ذَهَابَ الْعِلْمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنَقْرَأُ آيَاتَهُ نَدْعُوهُ أَبْنَاءَنَا أَبْنَاءُ نَحْنُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ ذَكَرْتُ أَنَّ مَلَكًا زِيَّادًا كُنْتُ لَا أَرَاهُ مِنْ أَفْقِهِ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ أُولَئِكَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْلَمُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا وَارَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَرْجَانٍ**

والتر مذی * والد ارمی من ابی امامت * م * کہا زیاد
 اس لبید رض نے ذکر کیا پیغمبر خدا ﷺ نے کسی چیز کا پھر فرمایا
 کہ یہ اس وقت ہو گا جب علم نہ ہوگا * عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیونکر
 جاتا رہیگا علم ہم پڑھتے ہیں قرآن اور جانتے ہیں اُسکے احکام اور
 پڑھاتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور پڑھاتے ہیں وے اپنے بیٹوں کو
 یہ طور چلا جا گا قیامت تک * پھر فرمایا حضرت نے روئے تیری ما
 بھہ پراپی زیاد * سچ ہی کہ میں گمان کرتا تھا تم کو مدینے کے شہر
 میں برادانا * عجب ہی کہ تو نے میرے کلام کے معنی نہ سمجھے تو نے
 خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہی *
 یوں ہیں بلکہ مراد اُسے یہ ہی کہ اس سہر میں نکرے * کیا ہیں
 ہیں بنو داود اور نصار اک پڑھتے ہیں توراث اور انجیل کو اور میں
 ہیں کرتے اس چیز پر جو وقع وے انکو اسمیں سے * ف * اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر طرح ہو داود نصار اپنی کتابوں کو ظاہر میں پڑھتے
 ہیں اور انکے احکام پر جیسا جانتے ہیں کرتے ہر طرح چھو تھے
 مسلمان ظاہر میں قرآن اور علم فرماتے پڑھتے ہیں لیکن اُسہر میں ہیں
 کرتے * نیت انکی اس پڑھنے سے صرف یہی کہ ہر طرح ہو دنیا
 جائے کہ میرے دوست کہہ لائے عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسرے
 چاہتے ہو اس سے بیت کے * طاقت کی بخر خدا جانے * اب تو

آرام سے گذرتی ہی * عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
حَفِظْتُ مِنْ ﷺ وَمَا بَيْنَ فَمَا أَحَدُهُمَا فَبِثْنَتُهُ فَبِثْنَتُهُ فَبِثْنَتُهُ فَبِثْنَتُهُ
فَلَوْ بِثْنَتُهُ قَطَعَ هَذَا الْبَلْغُومُ بِعَنْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ نگاہ رکھے میں نے رسول علیہ السلام سے
دو باسن یعنی علم سے بھرے دو باسن پائے * سو ایک اُن دونوں
سے بھیلایا میں نے اسکو تم بین * یعنی ایک علم کی باتوں کو کہ علم احکام
اور اخلاق ہی جو خاص و عام سے علاحدہ لکھتا ہی تم سے بیان کیا * اور دوسرا
علم امرار ہی جو علمائے دین اور عرفائے اہل یقین سے علاحدہ لکھتا ہی *
سوا اگر ظاہر کر ان اُسے تو کاتا جاوے یہ گلا یعنی رخسار * اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ایک علم حقایق اور امرار ہی کہ جسکو عوام کا فہم
دریافت نہیں کر سکتا اور اسکے ثبوت کو پیغمبر اور اولیائے نبوی
کلام بین اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہیں * کَلِمَاتُ النَّبِيِّ عَلَى
قَدَرِ مَقُولِهِمْ * یعنی کلام کو وہم آدمیوں سے اُنکی عقل کے انداز سے پر
جیسی اُنکی سمجھ ویسی بات کہو * اس سے بھی وہی بات سمجھی گئی
* اور اسے امرار کی باتیں جب عوام کی عقل تک نہیں پہنچتی
ہیں تو کہنے والے کو متہم کر کے اسکے آزار کے درپے دیتے ہیں *
اور پھر عین دے اپنی سمجھ کے سبب اس سے لگا رہے اور بعض
حکایتیں جو اس کہنے والے کی طبیعت اسے علم بین آتی ہی

صندور رہتے ہیں * اور یہی حبیب ہی پوشیدگی کا * اب امی بھائیو
 علم کی حقیقت اور اسکی خوبی اور برائی سے خوب واقف ہونا چاہئے
 کہ وہی علم مسکھو اور مسکھاؤ اور اسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ
 کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آوے اور اللہ در سمول کئی رخصتوں کا
 درجہ نکو ملے * یخر خواہ خلائق بنو لوگوں میں مردار کہلاؤ * نہ ایسے
 ہو کہ شیطان اور کفار نکو دیکھ کر ہنسین * اور فرشتے لعنت کا طوق
 گھمھارے گا یقین پہناوین * اللہ در سمول کے سامنے شرمندہ ہو *
 دوزخیوں کے مردار بنو * غضب الہی یقین گرفتار ہو جاؤ * سبکدوشوں کے
 ایمان اور جان کو برباد کرو جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے
 * اچھے برے ایک کو نہ چھوڑے * سب کو جلا کر خاک کر ڈالے *
 چنانچہ روایت معتبر یقین ہی کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع
 بن نون ہم کے پاس کہ ہلاک کرتا ہوں جن تیری قوم سے چالیس ہزار
 نیک کار و نکو اور ساتھ ہزار بدکار و نکو * عرض کیا یوشع ہم نے خداوند
 بدکار و نکو پر مرزا ہوئی لیکن ینک کار و نکو کیا قصور ہی * فرمایا ہماری
 نافرمانی برہم ہے اُسے ناخوش نہوئے اور انکے ساتھ کھاتے پیتے بلے جلی
 رہے اُحدے منصوبہ انکے ہذا اب یقین شریک ہوئے * الہی ہمکو اور جمیع
 مسلمانوں کو ایسے علم اور ایسی نیت اور ایسے افعال میں حصہ دے
 کہ ہم سب کی ناخوشی ہو محقق نہ ہو کہ ہم اللہ و رسول و راسخوں سے افعال

اور وہ نیت جس سے تیری اور تیرے (سول مقبول کی رضامندی حاصل ہو ہمارے نصیب کر اور ہم کو عنایت فرما * آمین یا رب العالمین بفضلہ و کرم و بچہ سیدنا محمد و آلہ الطاہرین *

* جو سخا باب دیالکی دوستی کے بیان میں *
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے * اَعْلَمُوا اَنَّ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهَا زِينَةٌ وَ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَاَلْاَوْلَادِ كَمَثَلِ فِیْثَ الْمَجْبَبِ الْكُفَّارِ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهْتِجُ فَتَرَاهُ مَصْفَرًّا اَنْتُمْ يَكُوْنُ حُطًا مَا وَفِی الْاٰخِرَةِ مَذٰبَاتٌ شَدِيْدَةٌ * جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی
 ہی کھیل اور تاش اور بناؤ اور ترائیاں کرنی آپس میں اور
 بہتایت دھوندھنی مالکی اور اولاد کی * جیسی کہادوت ایک
 مینہ کی جو خوش لگا کسان کو اُنکا سبزہ اُگنا پھرزور پر آتا ہی پھر نو
 دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی وہ روندن اور پھلے گھر میں سخت
 خدا ہی * عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 رسول خدا ﷺ کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہیں حضرت رسول
 خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سے رحمت اور سلام اللہ کا اُنہر ہو جو * کہ جب روز
 قیامت ہو گا اس زمین کو نیست و نابود کریں گے دو سری زمین تانیے اور
 جو نے کی سناویں گے نیکی بدی تولنے کی ترازو عرش کے نیچے کھڑی کریں گے *
 پھر ہزار برس کی مشافقت کا پس دو زخ کے اوپر بنایا جائیگا * و دہل

ہر اقبال سے زیادہ باریک اور تروار کی ڈھار سے زیادہ تیز

ہوگا * اور اُسپر اناوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی *

دورخ اُحدم بجلی کی طرح کرتے کیگا اور شور مچائیگا * تمام لوگ اگلے

اور پھلے اکٹھے ہوں گے * اور قیامت کے ہول اور درد سے سب

لے جا اس ہو کر مر آئیں یہی کر کے تنگے کھائے کھڑے رہیں گے یا نفس یا نفس

بھارینگے اللہ تعالیٰ سے تری طاہری اور غریبی منٹ اور زاری کر کے

وہ مانگیں گے اور کہیں گے * اسی پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب

ہی ہم پر تکرحم کی نظر کر * ایسے سخت عذاب سے جلد ہم کو

نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہیں اور اس دکھ سے گھلے جاتے

ہیں مجھ سے اس جگہ سے * یا اور کہیں لیتا * میرے لئے بے ہوشی اور

خوشی * اتر باکے حق میں جو چاہے سو کر پر مجھ پر مہربانی فرما * اب

اسی غافلہ بے ہوش ہو گا اپنے اپنے دل میں خود کرو خوب سوچو

کہ اُس دن اللہ تعالیٰ آپ مدالت کریگا * عرض کے تحت پر اپنی

تجلی فرما دیگا * گھوس رشوت کسی سے نہ لیا سعی سفاک کسی شخص

کی نہ مانیکا * منٹ و طاہری پر لوگوں کی خیال نہ لھیکا * نہ دانا کہیں

مجھ سے کی جگہ ہی نہ بھانک جائیگی قدرت * کہ اپنی جان بگاڑے

اور عذاب سے بچنے کا واسطہ * سوائے اس کے ہر سے لے جو

کچھ ہی بچے ہیں ان کا کام کئے ہیں گھایا پھایا دیا ہے دوزخ

کراما کا تئیں اُسکے کندھو پہرے بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت
 سب حقیقت کہتے جاتے ہیں * اور حق تعالیٰ تو خود عالم الاسباب ہی
 بھوئی تری سب مائیں دل کے منہ سے اور سب بدنام اُسکے نزدیک
 پھینچے ہیں * وہی کھا ہوا فرشتہ نکا جسکو نامہ احوال کہتے ہیں اسدن
 لوگوں کے ہاتھ میں دیوینگے * کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں
 ہاتھ میں بیتھ کی طرف سے * پیچمبر دن اور نیک لوگوں کا نام
 داہنے ہاتھ میں اور گنہگار دن اور منکر دکا مائیں ہاتھ میں دیا جائیگا
 ہزار افسوس اُحد کی جمالت اور رسوائی پر * ہزار حسرت اور ندامت
 اس روز کی ذلت اور پشیمانی پر * مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو
 غنیمت بوجھو اور اس دم کی فرصت کو برقی نعمت سمجھو * ابھی
 موت کے جھگ میں روح ٹھہاری بھنسائی ہیں گم * باتو تک کرے
 سے زبان ٹھہاری بند ہیں ہوئی * مہر خاموشی ٹھہارے ابو نپردی
 ہیں گئی * دشمن منہ لادول لگاؤ اللہ تعالیٰ کی محبت اور فرمان
 برداری میں جالاک ہو جاؤ جو کرنا ہی سوا بھی کرلو * اب تک دروازہ
 توبہ کا کھلا ہی * اُسکی رحمت اور مہربانی کا دریاعش کھلا رہا ہی *
 مرنے کا وقت بعد از بن جاؤ حکم احکام موافق اُسکی مرضی کے جلاؤ *
 اپنے پیچمبر شفیع خیر خواہ کی بیٹھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہ
 اختیار کرو دنیا کی محبت بھوڑو * منافقوں و شمشون کی بد راہی سے

پھر * دمایا اللہ صواب نے * **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن خُلُوْا**
إِلَىٰ سَلَامٍ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
 * ترجمہ * اے مسلمانو! داخل ہو جاؤ تم قرآن برداری میں اللہ کی
 ایک بار یعنی سب سے اور بیرونی نکر و شیطان کے فتنوں کی بے شہد
 و، تمہارا دشمن ہی ظاہر * یعنی جس کام میں اللہ و رسول نے قاعدے
 مقرر کر دیئے ہیں اُن میں اگر تم کچھ مٹاؤ گے شیطان کی تابعداری
 ہوگی بلکہ اُس کام میں وہ تمہارا شریک ہوگا حصہ لے گا اور تم مفت
 گنہگار بنو گے سزا پاؤ گے * سو خوب ہوشیار رہو نفس اور شیطان کو
 کسی کام میں داخل نہ دینا کی محبت اور عیش کو دل سے بھلاؤ * اور
 فرمایا ﷺ نے پھر اُس کے بعد ہر ایک کو حاضر ہونیکا حکم ہوگا * دربار
 میں سامنے کھڑے کرینگے * جس نے مال حلال جمع کر کے یادداشت کی
 دوسے پانچ کے حرام کام میں خرچ کیا ہی حکم ہوگا کہ اُس کو دوزخ میں
 ڈالو * پھر دوسری کو لاؤینگے جس نے مال حرام جمع کر کے خیرات
 کیا تھا اور اپنی گذران میں بھی اُس کو لگایا تھا حکم ہوگا کہ اُس کو بھی
 جہنم میں داخل کر دے * پھر اور کو حاضر کرینگے جس نے اپنے مال کو ابھی
 جگہ سمجھ کر خرچ کیا پر خیال نہ لکھا تھا کہ کس قدر حق ادا کرنا
 ضروری تھا * حکم ہوگا کہ اُس کو بھی دوزخ کی گرمی میں کھڑا کر دے اور
 حساب لے کر کتنا مال کہاں سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا * سب کی

حقیقت پوچھی جائیگی * شریعت کے حکم بموجب (کوہ ویا تہ) مائیں *
 مال یحیوان اپنے تابعداروں غریبوں سے کیونوں کا حق ادا کیا تھا
 یا نہیں * کوئی اس حساب سے پاک نکلا اُسکو خاص ہی نوعیت کا
 ست چھوٹا * نہیں تو برائی سختی بڑی سیکاروں کی طرح کا
 ہوئے گا * اسی مال کو گرم کر کے اُسکی بدن پر داغ دینگے * اثر
 بنا کر گلے میں لٹکا دیگے کہ وہ دسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرتے * اور
 جن عورتوں نے مناسب مقدمہ اور دستور کے سوا سے اچھی اچھی
 قسمی زیور بنا بنا کے اپنی بڑائی دکھائی کو ظہیر کیا ہی اور پاس رکھے
 بھجھو ترا ہی ان زیور و نکاحات پر بدیگا ہر آنکے گلے میں دیا جائیگا *
 اُسوقت اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو یاد دلا دیگا * بہہ وہی روپا
 سونا زیور ہی کہ سکو دیکھا کر پھولا کرتے تھے منہ و روئے تھے
 غریبوں پر ہنسنے تھے * دنیا کی محبت سے دولت کی غمخیز کر کے
 میرے حکم کے بموجب ہرج مار تے تھے * برائی محبت اور پیار
 سے اُسکو بھائے رلھتے تھے * اب اُس نافرمانی کا حرا بکھوا اور طرح
 طرح سے خدا اب میں گرفتار رہو * سبحان اللہ آدمی اپنے معبود
 خالق کو بھوکا دنیا کی محبت میں کیسے بھنس گئے کہ اس ناپسندیدہ
 کو حیات ابدی سمجھا کر دنیا کی سختی اور خدا اب کو دل سے بھٹا کر غافل
 ہو گئے جو دل میں آیا کرنے لگے خود بخود بن گئے * افسوس ہزار

افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھو تر سے دنی کی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور
دولت اور نعمت کو چھو تر دیا اور اپنے مالک کا کہنا مانا * پھر
وہان ذلت اور نجات اُتھائی * اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے دوری
حاصل کی پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں دنیا کے کار اور فریب
سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھ کو اُسکے فریب
سے ہمیشہ بچا رکھے * امی دوستو جس دنیا سے ٹھہارے پیغمبر
نے پناہ مانگی ہو تم کس امید پر ایسی چر کی آرزو میں اور اُسکے
حاصل کرنے میں خدا اور رسول کو بھول جاتے ہو اور اپنے
تئیں ایسی خرابی اور برائی کے کرتے ہیں دالتے ہو * یہ بات
ٹھہاری عقل سدھی سے بہت دور ہے * کہ تک اس دنیا کی محبت
میں پھنسے رہو گے اور خدا کی طرف سے غفلت اختیار کرو گے *
یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہیں کچھ محنت اور دکھ اُتھا کے
خدا کی رضامندی حاصل کرو * پھر ابد الابد جنت میں آرام سے رہو
خوشیاں مناؤ * جس دنیا کی لکھو ج میں تم لگے رہتے ہو رات دن اُسکی
کار و تلاش میں سرگردان خاک پھانتے تر سے پھرتے ہو وہ تو خاطر
خواہ حاصل بھی نہیں ہوتی اور عمر ٹھہارے ہی منت برباد ہی جاتی ہے
اگر کچھ بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی اور بدینہ گیری سے
وہ ہنسہ آئی پھر بھی لب گویا تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی *

ایک روز بھی ہو سکتا ہی اور ہانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی
 * نہایت بے بنیاد جسکی کچھ اُمید نہیں * آخر کہ کچھ کام نہ آویگی *
 بان اب جسد راس عرصہ میں اچھے کام میں اللہ اور رسول کے
 فرمائے موجب عمل میں لادئے وہی کام اُتھارے حق میں فائدہ مند
 ہوگا * یہاں کے دوست اور اقربا بھائی برادر کوئی وہاں کچھ کام
 نہ آویگے جسکی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اس قدر رنج
 اور تردد اختیار کیا ہی * اور بھلے برے کا کچھ خیال نہیں کرتے *
 اللہ سے تو رسول اللہ سے شرمناک و نزدیک حساب کتاب
 قریب جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے پھر پختا نے سے کچھ فائدہ نہ اُتھاؤ گے
 * ہم نے تو خبر کر دی آگے تم مختار ہو * حضرت ابو ہریرہ راضی ہوا
 اللہ اُسے فرماتے ہیں کہ تین قسم کے آدمیوں کے حال ہر میرے
 تین تعجب آتا ہی * ایک وہ شخص جو دنیا کی محبت میں اور اُسکی
 پیچھے رات و نشتوں دیوانہ رہتا ہی * اور دین آئین کے کام کو
 سب بھول جاتا ہی ساتھ اس بات کے کہ وہ خوب جانتا ہی کہ
 مجھ کو مرنا ہی ایک روز موت مقرر آویگی اور لکھنے لیا آویگی * دوسرا
 وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہیں سوچتا * جو کچھ خاطر میں آدے کرے
 اور جو سامنے آدے کھا دے اور جہاں چاہے جاوے * ہر طرح سے
 بے ہودگی کے کام کرتا رہے ساتھ اس کے کہ وہ جانتا ہی کہ دو فرشتہ

سہ ماہ گاہ میں دو نوں کندھوں پر بیٹھے ہوئے نیکی بدنی کے کام ہر وقت
 کھتے رہتے ہیں اور ہر روز کا نامہ اعمال و رگاہ بین باری تعالیٰ کی
 گتہ لکھتے ہیں * سر اوہ جو ہمیشہ بے غم و فکر رہتا ہی نہ اسے فکر
 دینا کی نہ آہستگی * اُسکے نزدیک دو نوں جہان ناپجز اور تاریک
 ہی سے اعلیٰ طرح کھاتا پیتا ہی اور اٹھکھایا پین پچاتا ہی * ایسے شخص
 سے اللہ تعالیٰ بہت پیزار رہتا ہی * فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے *
 اَللّٰهُ نِيَا جِيغَةً وَ طَالِدَهَا كَلَابٌ * ترجمہ * دنیا بدو مدار ہی اور
 چاہئے والے اُسکے آتے * پھر فرمایا ﷺ نے * اَللّٰهُ نِيَا مَلَكٌ وَ نَنَّةٌ وَ
 مَلْعُونٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَا وَالَا * فرمایا ﷺ نے کہ
 دنیا پھٹکار ہی اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہی اور جو کچھ اُسمیں
 ہی وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھتا
 ہی * شیئہ اُسکی زندگی اور عبادت اور ستنا سائی اور معرفت *
 اور جو جو کام کہ اللہ نے اُس میں نیکی مقرر رکھے ہیں یا اُسکی زندگی
 کے لئے ضروری ہوں اُسکے سوا سب ناپجز اور بری ہی * اور فرمایا
 ہی کہ دنیا کی کچھ حقیقت ہیں محض بے دنیا وہی * دنیا کی اور اُسکے
 مالکی وہی خواہش کرے جو بہت نادان اور بے وقوف ہووے *
 اور اُسکی محبت میں وہی دوتا پھرے جو شرم اور عیا اٹھاوے
 اور نہ اُسکی عزت اور عاقبت کو دل سے بھلاوے * اور اُسکا کچھ

در نہ رکھے موت کو بھول جا دے حساب کتاب کا منکر ہو وے * حضرت
 عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں فرمایا ہی کہ قیامت کے
 دن دنیا کو ایک ترہیا کہی طرح کا لاشمنہ ملی کی صورت ترے ترے
 وانٹ نکالے ہوئے ہو متوجہ نہ کیجے چھاتی تک لکے ہوئے نہایت بد صورت
 بنا کر نکالینگ * جو کوئی اُس سے دیکھے گا تو رگے مارے کا پ جاگا * اُس
 وقت یوں آواز آویگی حق تعالیٰ فرمادیگا امی قیامت کے میدان
 کے لوگو تم ۱ سکو پچانتے ہو یا نہیں * جواب دینگے امی پروردگار ہم پناہ
 چاہتے ہیں تیری ۱ سکو پچانتے * حکم ہو گا خوب خود کر کے دیکھو
 یہ وہی دنیا ہی جس کو تم سمجھتے تھے ۔ آپہرے تھے * اور اُسکی
 محنت میں مجھکو اور قیامت کو بھول گئے تھے * اُسکو پا کر تکبر اور
 فخر اور برائی کیا کرتے تھے * مسکینوں غریبوں کو ستاتے تھے * یہ
 وہی دنیا ٹھہری پیاری محبوب ہی * اب ۱ سکو بہار کرو گے نگاہ * وے
 لوگ جواب دینگے خداوند اہم تری غفلت میں ترے تھے جو تیرے
 حکم سے وہاں ماز رہے تھے * پھر اللہ تعالیٰ فرما دیگا کہ ۱ س دنیا کو
 لپیٹا کر دوزخ میں بھر دو * دنیا کو لیگی خداوند اچھوٹا کو اب دوزخ
 میں بھجونا ہی تو میرے چاہنے والے دوست سب کہان میں اُنکو بھی
 میرے ساتھ کر دے کہ دونوں جگہ وے میرے پاس رہیں حکم ہو گا
 کہ جن لوگوں نے دنیا کو بہت دوست رکھا تھا نہایت عاتق تھا اُنھیں بھی

دنیا کے ساتھ کر دوزخ میں آدا لو * رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے
 اَلَّذِي تَزَوَّرَ لَا يَحْمِلُ اِلَّا بِاَرْوَرٍ * ترجمہ * ونا کر اور ذ سب
 ہی وہ بہین حامل ہوتی ہے بے کمر اور فریب کے * یعنی جسے تک
 اپنے ایمانی مال مردم خوری و غلبازی اختیار نہ کرے ہزاروں
 لاکھوں کی دولت تکو حاصل نہو گی * اکثر دینے ۱ س طرح دنیا لی
 دولت حاصل کی ایمان اور آخرت کی پونجی لٹا دی * یہاں لوگوں میں چند روز
 کے واسطے عزت اور برائی ملی لیکن وہاں ہمیشہ کے لئے طرح طرح کی ذلت
 اور رسوائی آنکے نصیب ہوئی * بھائیو ۱ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اسی
 واسطے بنایا اور تکو ہم کو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کریں * جس
 سے اُس پاک پروردگار کی رضا مندی کے گھر میں رہنے کے لائق بنیں
 یہاں کا کھانا پینا پہننا ۱ اسی قدر چاہئے کہ جس میں زندگی رہے ستر
 پوشی ہووے * باقی جو جو کام برائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر
 اچھا لباس اچھا کھانا جاہ و حشم یہ سب کچھ کام نہ آویں گے بلکہ اُنکے حاصل
 کر کے میں مواعے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی ہشیمانی کے کچھ
 قلع پناوینگے * دیکھو ۱ ہم دولت اور حکم رانی نے فرعون اور شداد
 کو غضب الہی میں گرفتار کیا * اور اپنے مال کی فراوانی نے قارون اور
 نمرود کو زمین کا پیوند بنایا جہنم میں داخل کیا * بلکہ ہزاروں ۱ اسی
 طرح ماری ہو گئے کہ انکا نام و نشان باقی نہ رہا * وہ کہ و فر ایک آن

بین خاک بین مل گیا * اب جو کوئی اسے اعمال کرے گا دنیا میں مزدور
 بین بترے گا اپنے مال سے غافل رہے گا شک اس کا یہی حال ہوگا
 * کیونکہ اس جہان کے نام و نشان کا کچھ اعتبار نہیں * کبھی اسی
 دنیا میں تمھاری زندگی سے پہلے موت جاتا ہی کبھی اب گور تمھیں
 لا پہنچاتا ہی * آخر حیرت اور زحمت ہی ہاتھ لگتی ہی * مان اگر
 کسی کو اللہ نے اپنے فضل سے اُس کا ایمان بچا کر بے تردد اور فکر
 دولت ظاہری بخشی اور اُس کو اُسکی رضا مند رکھے گا مومنین
 خرچ کیا اور برے مصرف سے بچایا تو البتہ یہ بھی اُسکی ناکات کا
 باعث ہوتا ہی * مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہیں * خصوصاً
 - اس زمانے میں کہ اب صحبت بگڑ گئی ہے ایمانوں کی کثرت ہوئی * شرع
 کا دور جاتا رہا حاکم کا خطرہ دل سے اُٹھ گیا * فسق و فجور علانیہ ہونے
 لگا حلال و حرام میں کچھ فرق نہ رہا * لوگ اپنے اختیار کے ہو گئے جو چاہا
 کر لے لے * سو ایسے دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول
 جاوے اللہ تعالیٰ فرمادینا ہی * وَمَنْ كَانَ يَرْيُ حَرْثَ الْدُّنْيَا
 نَوْتَهُ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ جو کوئی چاہتا ہی دنیا کی
 کمائی پہنچانے میں ہم اُس کو اور نہیں ہی اُس کو آخرت میں کچھ
 حصہ * یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے میں بڑی محنت مشقت
 کرتا ہی جمہور اُس کے نصیب میں کچھ ہی پاتا ہی لیکن وہاں خالی ہاتھ

جاتا ہی اور جو شخص اپنی عاقبت کی نذر چاہتا ہی اور ماکہ کی
 رخصت مندی کے کام میں مشغول رہتا ہی آہستہ بین تیری دولت
 گلاماکہ جاتا ہی اور یہاں بھی ہٹنا اُٹھکی قسمت بین کھا ہوا ہی
 پاتا ہی * فرق یہی ہوا کہ وہ شخص مرد و تھرا اور یہ مقبول *
 نقاش ہی کہ احمد و رویش کا بیٹا مسلم ایک رور ہارون رشید پادشاہ ہی
 ملازمت کو گیا * وہاں جا کر دیکھا کہ پادشاہ نے محل و مکانات اپنے
 سچے سچے ترے ترے لعل و یاقوت ہر طرح جو اہر لگا کر بنائے
 ہیں * یہ دیکھا کہ فرمایا کہ امی پادشاہ تو نے دنیا میں رہنیکے مکان
 خوب بلند اور کشادہ عمارت تھراے جو اہر لگا کر بنائے ہیں * بعد
 مرنے کے اتیری گور بھی ایسی کشادہ اور ول چمپ ہونی تو
 کیا خوب ہونا * ہارون رشید یہ کلمہ سنا رہیبت زدہ ہوا اور رو کر
 اُسے یوں کہا * کہ امی مسلم تو بھئی ایسی نصیحت کر کہ جس سے
 میری عاقبت بحیر ہووے اور اُس جہان میں میرے کام آوے *
 اُس نے کہا کہ امی پادشاہ اگر تو ایسے میدان میں ہو کہ وہاں پانی میسر نہ ہو
 اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے * اسوقت کوئی شخص
 ایک پہاڑ پانی کی تیرے پاس پہنچنے کو لاوے تو تو کس قیمت
 کو لےوے * پادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آدھا دیکر
 محل میں اور اپنی جان چاؤن * پھر اُس نے کہا کہ بعد پانی پینے کے

اگر نبر اپیشاب بند ہو جاوے اور جان کنڈنی کی بھرت پھینک دے اس
 رستی سے بچنے کا علاج کتنی قیمت پر لیوے * لولا کر آدھوں دولت
 اور مال و یکر لون اور صحت حاصل کروں * تب مسلم سے لہما
 امی پادشاہ لعنت پترے اس دنیا پر جو ایک پینالے پانی اور پیدشاہ
 بند ہوئے کی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال ملک جاتا رہے *
 اب تجھے لازم ہی کہ وہ کام کرے جس سے ہمیشگی کی بے زواں
 پادشاہت حاصل ہووے * پادشاہ یہہ سنار بہت متفکر اور
 شرمندہ ہو کر بلا * بین نے اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہی اور
 بہت ناپجز آج سے اسکو بین لے چھوڑا اور اسکی محبت اپنے
 دل سے اٹھا دیا * غاونہ کی عبادت اور یاد دین مشغول ہوا * غرض
 اسکے بعد جب تک جیلا سنی عہد مستقیم پر اپنے قائم رہا * دوسری
 فقل ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیوں کو اپنے ساتھ
 لئے جاتے تھے راہ بین دیکھا کہ دو اینتین سولے کی برقی ہیں *
 حضرت عیسیٰ نے سنا نہیو نس پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہی تم جانتے ہو *
 انھو نے کہا اینتین ہیں * حضرت نے فرمایا یاروہی دنیا ہی
 اسکے گرد بجاٹیو * یہہ بری مکاری اپنے چاہنے والوں کو فریب بین
 داکر ہلاک کرتی ہی * یوں نصیحت کر کے آگے بڑھے گئے * ساتھ ہی
 حضرت کی آنکھ بجا کر اینتین اٹھا لیں * آگے ایک گاونکے نزدیک

جا کر کھد رہی * بھولے تھے آپس میں سب ایک کو کچھ سو دالانے
 بھینجا * پیچھے یون سو چنے لگے کہ آدھم دونوں حصہ کر کے ان ۱ یانوں کو
 بانٹ لیں * تیسرا جب آدھم کچھ قصبہ چھا کر اُسکو مار ڈالیں *
 پھر ہم دونوں بے لکھتے ہو کر خوب خوشی خرمی کر رہے ہیں جب
 اُترادیں * ادھر وہ آدمی جو بازار میں گیا تھا اُس نے اپنے دل میں
 اور ہی کچھ سو بہ گنا تھا کہ کھانہ کی چیزیں زہر ملا کر ان دونوں کو کھلاؤں
 جب وہ مر جاویں تو دونوں ۱ بانٹ کا مالک اب ہی بنوں * یہ
 ۱ راہ تھیک کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر لایا * یہاں وہ دونوں
 قصبے پر دھیان لگا کر بیٹھے تھے اُسیکے آتے ہیں کچھ باتیں لگا کر
 چھگرتے اچھا کر اُسکو مار لیا پھر خاطر جمع ہو کر وہ چیز زہر بھری آپ
 کھا گئے وہ یون موالیہ دونوں یون موئے ۱ بانٹ جہان کی تہاں پڑی رہی *
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہم بات کر تشریف لائے دیکھا کہ تینوں
 مرے پڑے ہیں اور ۱ بانٹ وہیں اپنے تھکانے پر دھری ہی *
 متا صفت ہو کر فرمانے لگے کہ سچ ہی آیا ایسی ہی چیز ہی اپنے
 پیاروں چاہنیوالوں کے ساتھ ایسا ہی ملو ک کیا کرتی ہی * اُسکے
 طالب کو یہاں نہرا لی اور ہلاکی ہی اور وہاں عاقبت میں فضیحتی
 اور برتری سوائی * ایک روایت یون ہی کہ ایک دن پیتھم بھر خدا
 نے جمع کے خطبے کے وقت بعد حمد و ثناء پر وردگار کے فرمایا کہ

امی مومنو ایان وار و دل گنگا کر منو میری نصیحت پر کان رکھو *
 شہنشاہی بھلائی اور خیر خواہی کی راہ سے یہ باتیں کہتا ہوں اور
 طریق اللہ کی راہ کا ہیں تمہیں سنا تا ہوں کہ ہر مومن کو دو فکر لازم ہی
 ایک تو یہ کہ جس قدر عمر ہو چکی ہی اگر اُصہیں کچھ یک کام لائیں
 کہے برے کام کرتا رہا تو اُسکی مزا ایکے در سے دن رات آورتا
 رہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں ستغفار کرتا رہے * پھر جتنی
 عمر باقی ہی اُسکو ضایع نہ کرے اور اچھے عمارت کی سعی میں ہمیشہ
 لگا رہے * دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا تو مشہد جہنم ہوتا ہے
 آوے وہ کرے اور خدا کے حکم سے ہر گز منہ نہ پھیرے *
 شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرماوے پھر سب گناہ معاف کر دے *
 آلے کو اچھی راہ بتا دے بری راہ سے چاوے * امی یار وہی دنیا
 کما لے کی جگہ ہی اُسکو اپنی نصیحت سمجھو جتنا ہو سکے یہاں کچھ
 حوتو دُجکا اٹھا پھل و مان کا تو * جو بویگا وہی کا تیگا جو بویگا وہ
 کیا نا تیگا بلکہ بہت روو لگا * ایسی فرصت پھر نہ پاؤ گے * جو کرنا ہی
 سو لڑ لو لہجہ پھر پچھاؤ گے * وہ قیامت کا میدان ایسا ہی کہ کوئی
 کسی کو نہ پوچھ سکاں نہ دوست آشنا جو روتے کچھ کام نہ دینگے *
 جینے کے عمل ساتھ لیاؤ گے وہی تمہاری سختی کے وقت نکال دینگے
 خدا آپ سے چھڑاؤ گے * یہاں کے عیش و آرام کو خاطر میں نہ لانا ایسے دھوکے

کی تہی پر نہ سہو لو * وہانکی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ نہ دے * اپنے
 حقیقی دوست یعنی اللہ و رسول کو رنجیدہ نہ کرو دل سے نہ بھناؤ *
 کہ جس میں تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنی شیطان کو خوشی
 حاصل ہووے * ایسے مجبور کو ناخوش کرنا اور ایسے دشمن کو
 خوش رکھنا عقل مندوں کا کام نہیں * یہ باتری ناشکاری ہی کہ لکھائیے
 اور کنا اور کاینے اور کا * زبان بچتا نا اور گزرتا نا کچھ کام نہ آدیا کوئی
 کسی کو بچانے کے گا * سو اے بچنے والے کے اور اپنی کمائی کے کسی
 کا بھروسہ نہ کریں * اگر دل سے اللہ کی محبت رکھا ہی اور اُس کے حکموں
 پر چلا ہی اس میں کہیں بھولنے کے کوئی قصور ہو گیا اور زندگی
 میں صاف کروائے کی نوبت نہ پہنچی تو امید ہی کہ اُسکی نیک نیتی
 کے سبب سے اللہ کا کرم اُسکو پادے اور اللہ کی ستیزاوت کام
 آدے * غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد میں رہنا اور کبھی اُسکو
 کسی کام میں نہ بھولنا یہی شرط بندگی ہی ہے کہ عجب لاخبر رضی اللہ عنہ
 سے نقل ہی فرمایا انھوں نے کہ جن نے تورات اور زبور میں لکھا دیکھا
 ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * اے فرزند آدم تم مجھ کو بھول جاتے ہو
 میں تمکو نہیں بھولتا * ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تمکو بلاتا ہوں اور
 تم ایک دفعہ بھی اخلاص اور محبت کے ساتھ مجھ کو نہیں دیکھتے
 * فرزند آدم تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اُسکے کہ وہ تمھاری

مگر دن پر ہر دم نحواری ہی اسی فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت
نیکی نحوتری نظر آویگی اور بدی بہت ہو ایسا کرو کہ بدی لکھتے * اسی
فرزند آدم اچھے عماروں پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اعدو لٹ کو پترھاتے رہو *
اور برے عماروں سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہو * اسی فرزند
آدم آخر تک تھوڑا تھوڑا حسی تلاش بین رہو کہ وہی بادیار ہی اور
بافی * اور دنیا کو چھوڑو بھول جاؤ کہ یہ محض ناپجزی اور خالی * اسی
فرزند آدم برابر حق ہی اس راہ بین حبکو چار ناچار آنا ہوگا اور شربت
مرگ حونا گوار ہی ہر ایک کو پینا ہوگا * اسی فرزند آدم اُمید ٹھہارنی
بہت تری اور عمر ٹھہاری نہایت چھوٹی * آج تو باتیں خوب بنا
بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو * یمن جانتے کہ کل کیا ہوگا زمان چلیگی
یا یمن بات کر لے پاو گے یا یمن * پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر
کیون ضرور ہو رہا ہو اور اپنے نفس اور حواس شوکی پیروی بین
کس لئے لگا رہا ہو * یہ نہ مانو کہ جس طرح بہان جو بنا کیا کسی نے
تو بوجھا * وہان جو کا حساب دینا ہوگا گواہی شاہی سے ٹھہار اگناہ
تمہر نہایت کیا جاگا * انکار کی جاگہ باقی نہ ہیگی * تھوڑی بہت پھپھی لگی
سب کھل جائیگی * سب سے ترے گواہ اور ہر وقت پاس رہنے
والے اور سب کاموں سے خبردار کرانا کا تبین دو فرشتے ٹھہارے
کنند عماروں پر ہر دم موجود ہیں * جو جو کرتے ہو سب لکھتے جانے ہیں

یہاں تک کہ جس وقت تم زمین پر چلتے ہو اور ٹھہرا ہوا دن کا نپٹتا
 ہی اسکو بھی دے لکھتے ہیں * فرمایا اللہ تعالیٰ — سورۃ زخرف
 بَیِّنٌ * اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنْ اَنْزَلْنَاهُمْ سُرَّةً وَّ لَا نَرْسِلُ مِنْ اَمَامِنَا
 لَدَيْهِمْ يَكْتُمُوْنَ * کیا خیال رکھتے ہیں وے کہ ہم انہیں جانتے انکا
 سہید اور مشورہ کیون نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے ہیں انکے پاس
 لکھتے * اور انکے اعضاء انپر گواہی دیں گے حوا اب جبردار ہو جاؤ * ایسا
 نہو کہ موت آجاوے اور بچنا پارتے * پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیتنا
 قایدہ نکرے خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانیوالی ہی نیست ہونے
 والی ہی * یہاں کی دولت یہیں چھوٹے گی * اگر ٹھہارے قبضے ہیں
 تمام دنیا آجاوے اور اسکی حکمرانی ٹھہارے ہاتھ لگے * لیکن
 جب وہ موت کے وقت کچھ کام کی نہو * اور اس دنیا کی تکلیف سے
 نہ بچاوے تو یہی افسوس آویں گا کہ اگر میں ابک دم سے زیادہ دنیا
 میں نہ رہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دکھ درد میں نہ پرتا * جانکندی کی
 حالت پر پریشانی نہ آتھاتا * حضرت علی عم یہ تمہر خدایے روایت
 کرتے ہیں کہ جب موسیٰ مرتا ہی آسمان سے تین آواز میں آئیں
 ہیں * امی فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا
 * تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا * تو نے دنیا کو
 سہہایا یا دنیا نے تجھکو سہہایا * اور جب غسل دلاتے ہیں تین

آواز میں آتی ہیں * امی غافل اسب کہان گئی وہ قوت تیری اور
 کس نے تجھ کو یہ زور کیا اور کہان گزین وے باقیں تیری اور کس نے
 تجھے گونگنا بنا یا * اور کہان گئے وے ساتھی تیرے اور کس نے
 تجھے تنہا کیا * جب کفن پہنانے میں یہ آواز آتی ہے * امی فرزند
 آدم اگر توبہ یک کام کئے ہیں تو یہ غسل کرنا اور کبریا پہننا تیرا
 فائدہ کریگا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوگا * اور جو گنہگار مواہی تو یہ
 ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ کی مانوشہ ہوگی * امی بد سے
 تو خوش ہو اگر تجھے پرہشت کے دروازے سے ماوہ کئے جاویں *
 اور افسوس اور غم کما اگر دوزخ کے دروازے کھل جاویں * اور جب
 جنازہ اٹھاتے ہیں آسمان پر سے یہ آواز آتی ہے * امی فرزند
 آدم اب تو آیا ایسی منزل میں کہ پھر یہاں سے نکلے گا * اور پہنچا
 ایسے مقام میں کہ دنیا کے مزے کچھ پیدا کیگا * پھر جب قبر پاس
 لاؤنگے یہ آواز آویگی * امی فرزند آدم کہان گئے وے دوست
 آشنا جو میرا سے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتے تھے * کہ ہر کئے وے
 عزیز تیرے کہ ایک دم بھی تجھے جدا نہوتے تھے * اب وہی دوست
 اور عزیز تجھ جیٹل ہیں پھینکے لو آئے ہیں اور زمین میں گاتر دینے کے
 لئے اٹھالائے ہیں * ہم سے اپنی بے آرامی اور تھائی کردھیان کر کے روتے ہیں *
 ہفتے غیر تک مال کھاتے پر غم کھاتے ہیں * بعضے ظاہر میں منہ نہ بناتے ہیں *

بہ دل میں خوش ہوتے ہیں * بعض اور دکھا حصہ ہضم کرنے کو نہ میر ہیں کرتے
 ہیں * غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر و بند و بست میں لگ رہا ہی * تجھ پر
 کیا کرے گی اور کیا معاملہ پیش آوے گا ! سکا کسی کہ جمال بہن * امی مرنا
 آدم ! سوقت جو کھائی تیری ہی وہی آگے آویگا * دنیا میں حال و
 حرام سے آنکھ اٹھیا کر جنکو پرورش کرتا رہا تھا انکی محبت تجھ دکھ
 سے بچا دیگی * پھر جب گور کے اندر اُتارینگے آواز آویگی امی
 غافل اس اندھیرے مکانکے واسطے کیا روشنی لایا * اور اس
 تنہائی کے گرتے ہیں کسکو ساتھ ملا یا * اب مٹی دینگے گور سے آواز
 آویگی * امی نادان زندگی میں تو تو میری ہاتھ پر خوشیاں کرتا
 اتنے لہلہدیان مچاتا ہر طرح کی باتیں بنا کر دکھ اپنی خوش کرنا تھا *
 اب کیون غمزدہ رہا ہی یہاں چپکا * برائی اور برائی کی باتیں
 کیون نہیں بولتا * جب گار کر لوگ چلے جاوینگے یہ آوار آویگی
 امی بندے اب تیرا سوس اور غم خوار یار و قادر کوئی نہیں
 رہا تو اکیلا ہو گیا * اب سیرا فضل اور کرم ہی مدد کرتے تو ہو تیرا
 بھٹکا را * امی غافل نادانو جب سوائے اس پاک پروردگار
 کے کوئی ٹھہرا یا ر مددگار ایسے کتنے وقت سے حال میں نہیں *
 اور سوائے اپنے عاں کے نہ کوئی پوچھنے والا * تو بھلا پھر کس واسطے
 دنیا میں ایسی خرابیاں نہیں ہر تے ہو * بے فائدہ دکھ بھرتے ہو *

ضرورت کی چیزیں بہت تھوڑی ہیں اور بہت تھوڑی محنت سے
 پیدا ہو سکتی ہیں * لازم ہی نکو کہ جس قدر چیز نہایت ضروری ہو
 اسکے حاصل کرنے میں سعی کر کے بالکل فکر و غفلت کی کرو * دیکھو
 گھر کے سنوارنے کی تدبیر میں لگو * کیونکہ اللہ تعالیٰ نکو بہت دوست
 رکھتا ہے * کیسی کیسی نعمتیں اور کیت آرام کے مقام اُسنے اپنے
 فعل سے تمھاری خاطر و جان مقرر کر رکھی ہیں کہ جس کا وہاں سے
 باہر ہے * جیسا باب بیتے کے واسطے ہر دم خوشی اور آرام دیتا ہے
 اسی طرح تمھاری بھائی بروہ ہر دم متوجہ رہتا ہے * دعا کے سرکاری
 میں فرمایا جس کا ترجمہ عربی میں یہ ہے * اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِيهِ
 * دَمِنْ اَبُوَيْهِ فَاَطْلُبْنِي فَاَجِدْنِي * یعنی میں اپنے بند کے کا دیار
 بھائی بند سے بھی زیادہ دوست ہوں * سو تو تلاش اور سعی کر پاؤ گے
 محکو * ف * جانا چاہئے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا کئی طرح پر ہوتا
 ہے * ایک زہد حرام کی چیزوں میں یہ فرض ہے اسے چھوٹے
 یہ بھال ہے کہ مذاب سے آخرت کے چھوٹے گا اور اس بچنے کا
 ثواب بھی وہاں پادے گا * دوسرا زہد مکر و مہات ہے یہ بہت
 موکد ہے * تیسرا زہد شبہات سے ہے چیز شبہ کی ہو اسے اپنے
 نہیں چھانا اس میں دین کی حفاظت اور جان کی عزت ہے * پس جو
 کوئی بیش بہہ سے اپنے نہیں نہ پادے گا غائب ہے کہ حرام میں طبعیگا

* جو تھارہ مباح چیزوں میں ہی جو بہت ضرور ہیں اور حاجت شرعی
 اُسے علاقہ نہیں رکھتی * غرض مومن کو چاہئے کہ ایسی چیزوں سے
 کنارہ پکارتے مباح سے اس طرح بھاگے جیسا کوئی شیر سے * اور
 گناہوں سے اس قدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ
 گناہ سے آدمی قابلِ دوزخ کے ہوتا ہے اور وہاں کی آگ کے لالچ
 بنتا ہے * تو اب اچھا طریقہ مسلمان کا یہی ہے کہ مباح چیزوں میں نہ
 اختیار کرے * سوائے ضرورت کی چیزوں کے کسی چیز پر دل نہ دے اور
 ایمان داری کی نشانی یہی ہے کہ جو چیز اُسکے کام نہ آوے اگرچہ
 مباح ہو چھوڑ دے * پھر خوب یقین کرے کہ قیامت کے دن ہر
 کمرے اور کہنے اور دیکھنے اور منہ سے سوال ہوگا * اور سمجھو تو
 بہت بھیجی بدی کا حساب لیا جائیگا * جو جس کا کام جتنا سمجھو اتنا
 ہی اُسے اُسکے حساب سے جلد چھوڑکارا لیا جائیگا * اور جسکے کام بہت
 ہیں اُسکے حساب میں اسی قدر توقف پڑیگا * پس ایمان دار
 کو لالچ یہی ہے کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزوں میں ہرگز
 ضایع نہ کرے * اور اپنے اعظم کو ایسے بے فائدہ کاموں میں کبھی
 نہ دے جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ تو اب
 مانتے ہو * اور خوب جانے کہ جو لذت دنیا کی ہے حکم شرع کے ہی ہے
 منہ پر اس میں غریب الہی شامل ہوگا * اور جو خوشی اپنے مقام

کے ہی ضرور اس بین رو با پتر لگا * پس مومن کو چاہئے کہ دنیا کی
لذتوں پر ہرگز چریص ہو جس قدر لے رنج و مشقت موافق شرع کے
ہاں تھ آوے اس پر راضی رہے * اور مالکی بہتایت اور نفس کا
آرام نہ تھو مدھے اور اسکی کار بین لگانہ رہے * وہ کیا آرام ہی جو جلد
زایل ہو جاوے اور وبال اسکا مدت تک قائم رہے * اسی پر
فرمایا رسول ﷺ لے اَللّٰهُ نَبِیًّا مِّنْ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ *
دنیا بندی عامہ ہی مومن کے حق بین اور بہشت ہی کافر کے حق بین * جس
طرح قیدی لوگوں کو قید خانے بین ہر بات کی بے آرامی ہوتی ہے
دکی آرزو بین پر آتی * اسی طرح مومن کو دنیا بین ہر قسم کی تکلیفات
درپیش ہوتی ہے تاکہ مالک کی رضا مندی کے کام جو دولت آخرت
ہی بخوبی اہتمام ہوں * اور کار کے حق بین آرام کی جگہ یوں ہی کہ
وہ عاقبت کا خطرہ بین رکھتا * اس لئے اپنی خوشی اور خواہش کے
کام خاطر خواہ عہا بین لاتا ہی بے کار چمن سے رہتا ہی * باقی رہا یہ
کہ اگر حق تعالیٰ بے مشقت اور محنت دولت دنیا دیوے تو اصل
زہ یہی ہی کہ اپنے دلو دنیا کی جہت ناگاری یزوں سے پاک اور
صاف رکھے * حرام کو چھوڑے حلال بین شکر بجالا دیے * اور جو
کوئی دولت کو دین کے حامل کرے بین خرچ کرے البتہ فائدہ
اٹھا دیے * یعنی صرف اسکا ایسے مقام بین کرے جس بین اللہ

رسول کی رعنا مندی حاصل ہو تو پیشاب وہ باعث ترقی ہی ترقی،
 مراتب کی * اور نوکاری اُسکی اُسے نقصان پہنچاتی * لَا تَنْفَعُ
 سنا ماننا ہی تو نکاری اور مفلسی و دونوں کے فتنہ سے * نوکاری کا فتنہ بہہ
 ہی کہ خرچ کر کے بیٹن جا بجا کالاجا طر لکھے اور مال کے سبب سیکس
 یو جاوے * لوگوں پر ظلم کرے نہیں بیٹن دولت کا شکار بنانے لاوے
 حق دار و نکاحی ادا کرے * اور درویشی کا فتنہ بہہ ہی کہ حاجی کی
 مرضی پر راضی نہ رہے و لکھ بیٹن بے حسری کرے حرام اور حلال کا
 کچھ لکھ لکھ * ایسے ادا عظیم بیٹن کھا ہی کہ مومن سے مرید کے بعد
 چالیس دینے اور توفیق طلب کریں گے * چار دینے حضرت عزرائیل
 طیبہ السلام کے لیے ہیں * دس سو کو خوش رکھنا و ستون سے
 سنا کرنا * ہر کسی کا حق دے دینا * موت کو یاد رکھنا * چار دینے
 گور کے لیے ہیں * رہے کاموں سے بچنا * کرائی جھگڑنے سے دور رہنا *
 تنہا نہ نکو مایا کہ جزو سے بچنا * قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو
 نکو مائی بیٹن ادا کرنا * چار دینے سنا کر نکیر کے لیے ہیں * کسی کے
 حق بیٹن پیٹھ پیچھے برائے کہنا * کسی پر کچھ عیب نہ لگانا * حق بات کو ظاہر
 کر دینا * کسی کو آہستہ برا بھلا نہ * چار دینے میز انکے لیے ہیں * ہمیشہ
 * کاموں میں مشغول رہنا * اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجالانا *
 * بیٹن سنا کر ہر مہربانی رکھنی * کسی پر اپنے بیٹن برائی نہ کرنی *

چار ہدیئے باعراط کے لیے ہیں * عرصے اور غضب کے وقت آپکو
 سنبھالنا * بد کاموں سے دور بھاگنا * ناز جماعت کے ساتھ
 پر تھمتے رہنا * مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے رہنا * چار ہدیئے مالک
 کے لیے ہیں * پیغمبروں کو سچا جاننا * حق تعالیٰ کے عصب سے
 کانپتے رہنا * اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو یا کرنا * بابا کو ہر طرح سے
 خوش رکھنا * چار ہدیئے رفوانکے لیے ہیں * حق تعالیٰ کے ذکر میں
 مصروف رہنا * دکھ میں صبر اور شکر بجالانا * اللہ تعالیٰ کے
 دوستوں کو دوست رکھنا * اسکے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھنا *
 چار ہدیئے پیغمبر خدا کے لیے ہیں * انکی جناب پاس سے محبت
 رکھنی * انکو سونے کی موافق چال چلنی * انکی آل اور اصحاب
 کی پیروی کرنی * ان سب پر اللہ کی رحمت بھیجی * چار ہدیئے روح
 کے لیے ہیں * تھوڑا کھانا * تھوڑا سونا * تھوڑا بولنا * تھوڑا
 ہنسنا * چار ہدیئے اس خانی دوستانکے لیے ہیں * جس کام میں وہ
 شریک ہو وہی کرنا * ورنہ نیک کام سکھانا ارے عہدوں سے ڈرانا *
 اسکے دوستوں سے محبت رکھنی * اسکے دشمنوں سے حد اوتار کرنی *
 * فاسی * یوم یدفن فی الصور فتاتون آتوا جا * کی تفسیر
 میں یہ لکھا ہے کہ اصحاب نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ سے اس فوج
 کا حال جیسکا اس آیت میں ذکر ہے پوچھا تھا * آپ نے فرمایا کہ سیری

امت و س فوج ہو کر قیامت کے میدان میں آویگی جنہو نے ایک
 کی چٹائی دو سر کے پاس کھائی ہی اُنکا گروہ بند روئی صورت ہوگا *
 اور جنہو نے رشوقین لی ہیں حرام کھایا ہی اُنکا فرقہ سورون کی
 صورت بنیگا * اور جو سود لیا کرتے تھے اُنکو اُلٹا کر کے سر نیچے
 پاؤں اوپر فرستے کھینچ لے جاویں گے * اور جو لوگ قاضی اور مفتی
 ہو کر تھوٹھے فتویٰ دیتے تھے اندھوں کی صورت بکر اس مقام میں
 آویں گے * اور جو لوگ اپنی عبادت پر غور کرتے تھے اور آپکو سب
 سے اچھا جانتے تھے دے گونگے اور بہرے ہو کر آویں گے * اور جو عالم
 اور مشایخ لوگوں کو کہتے اور سمجھاتے تھے کچھ پھر آبِ عمل کرتے تھے
 کچھ اُنکا یہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی کا آویں گے * اور جنہو سے اُنکے
 پیب لہو بھیگا ایسا کہ محشر کے لوگ یہہ دیکھ کر اہستہ کرین گے * اور
 جو لوگ انبول جانوروں کو لے سبب دکھ دیتے اور ہم سایہ کو ایذا
 پہنچاتے تھے اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹ کر وہاں لاویں گے * اور جنہو نے لوگوں کا
 بھید ظالم ماکموسے کہہ کر انکو رنج میں ڈالا تھا اُنکے آگ کی سولی *
 پر جڑھا کر وہاں پہنچاویں گے * اور جو لوگ اپنے نفس کی خواہش
 اور تابعداری میں لگے رہتے تھے اور اُسکے سکھ اور آرام پہنچاویں گے
 کی کیا حتمی پھینک دیتے تھے * اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا
 نہ کرتے تھے صرف اپنے نام اور نشان کے واسطے خرچ کیا کرتے تھے

اُنکو ۱ صطرح سے لا دینگے کہ اُنکے بدن سے ایسی بد بو نکلیگی کہ وہ انکے
 لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچگی * اور جو لوگ اکثر کر چاہتے اور اپنی
 تکبریکے سبب کسیکے ساتھ ماسی جاری نہ رکھتے خلقِ اغناق نہ کرتے اُنکو
 لہذا کرنا گندھک کا جلدنا بلاتا پہنا کر اُس مقام میں لا کر حاضر کریگے *
 یارو یہ حال بد بخت و وحیاء گنہگاروں کا اس اُمت کی ہوگا * اور
 جو اپنے غاوم کی تابعداری دل و جان سے دن رات کیا کرتے ہیں
 اور اس پر مستعد رہتے رہیں * اُن میں سے بعضوں کی صورت چودھویں
 راتکے چاند کی سی اور بعضوں کی ستاروں کی طرح چمکتی ہوگی * بعضے نور
 کی منبر پر بعضے سنہری چراؤں کیوں پر بعضے مشک و زعفرانکے چبوترے
 پر برقی شان اور شوکت سے بیٹھے ہونگے * موامی بھائیو اب وہاں
 کی طیاری کرو برآ سفر کچھن راہ و پیش بھی * پاس ہزار برس
 کا ایک دن آؤ لگا * برتے برتے و کلمہ اور مصیبت میں ڈالینگا *
 اس ایک دم کی فرصت میں جو وہ سکے دو تیرے ہو پ کر کے دنیا کے
 کہیت میں اچھے اچھے میوئے و رخت لگاؤ * ریاضت اور محنت سے
 بانی سے جلد آسکو سینچو * پھر وہاں پہنچا کر لے کہنگے بے شبہہ
 طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جگہ چاہو بانٹو * خوشی خور می سے
 کا تو آرام چہن سے اپنی گزراں کرو * اپنے غاومذکی ویدار کی لذت
 سے مالا مال ہو جاؤ * کروڑوں برس تک اسی طرح عیش و عشرت

کے ساتھ سرکردہ * بلکہ روز بروز ٹھہاری ترقی ہو کر لگی * دہائی کے
ماتوں کی بزرگی اور سٹائی تم کو لگی * اور جو ان باتوں کے
برخلاف ہاں میں لاو گے * بری باتوں کو اختیار کرو گے شرک اور
بدعت کے کاموں پر دوڑو گے جاہلیت کے رسوم بجالاؤ گے باپ دادوں
کی رسموں پر جو سنت نبوی کے خلاف کرنے تھے چلو گے شیطان
اور نفس کے بہکانے سے راہستہ تقسیم کو چھوڑ دو گے تویشک
بڑی شرمندگی اٹھاؤ گے دکھ پاؤ گے * بلکہ سیدھے جہنم میں چلے جاؤ گے
کبھی کسی طرح وہاں نکلنے نہاؤ گے * دن بدن خدایہ کی سختی
برہتی جاوے گی * کسی کی سعی سفارش کام نہ آوے گی * الہی تو ہمسکو
اور سب مسلمانوں کو نیک کر اور نیکی کے کاموں پر چلا اور برائی سے
بچا دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر * اپنی اور اپنے محبوب
اور انکی آل و اصحاب اور نیک لوگوں کی محبت سے ہمارے دلوں
ممتور کر آئیں بحر منہ نبی اکرم و آلہ و اصحابہ اجمعین *

* پانچواں باب قیامت کے بیان میں *

جناب پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس وقت ۱۔ سرافیل ہم پہلی دفعہ
مور پھونکیں گے سب لوگ اسی وقت مر جائیں گے * پھر جب دوسری
دفعہ پھونکیں گے تو تمام خلائق گور کے بھینتر سے برابر نکالیں گے * گنہگار
لوگ نکلیں گے پھر وہاں سے اپنی قبروں سے اُڑھ آویں گے * پھر دوسری

تک قیامت کے میدان میں عذاب کی گرمی سے جلیجے بھنیجے حیران [
 و بریشان پترے رہیں گے * چہرہ اُنکا مارے طیش کے حیاہ بن جائیگا
 * آہ و نالہ کر کے ۱ تنار دوینگے جو بدن اُنکا خشک کرتی ہو جائیگا *
 آخر کو آنکھوں سے لہو تپکیگا آفتاب مہر قریب ایک نیزے کے
 آکر کھڑا ہوگا * ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے انداز سے پرہیز
 میں تدبیر کرے جائیگا * کوئی تنخون تک کوئی پھلیوں تک کوئی رانو
 تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی ٹھنڈے تک
 کوئی صر تک * اُس مقام میں سب انسان اور جن اور جانور دنیا
 کی ابتدا سے آخر تک جمید ہوئے ہوں جمع ہوں گے * ایک ایک
 آدمی سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور شور کی آویگی کہ
 اُسکی وہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہو کر اُوندھے ٹھنڈے گر
 پڑے گا * بعد ۱ سیکے حق تعالیٰ کے حکم سے پہلے آسمان کے فرشتے زمین پر
 اتریں گے کہ تمام جن وانس و حیوانات کی خلعت کو دف باندھا کر گھیر
 لیں گے * پھر دو مرا آسمان پھینکا اُسپر کے فرشتے بھی اُصغر ح کے
 سب گرد آکر کھڑے ہووینگے * یہاں تک کہ عاتون آسمان پھٹ
 جاوے گا اور ہر ایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے گرد
 ماقہ باندھا کر کھڑے ہو جائیں گے * تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ دوزخ
 کو لا کر حاضر کریں * ہزاروں فرشتے کھینچتے ہوئے اُسکو لاوینگے *

بھروہ تری آواز سے شور و غل بجاتا ہو لی اس جگہ آدیگی * گہیگی
 کہ جلد میرے پیٹ کو بھرو * جو وعدہ مجھے کیا ہی اُسے پورا کرو *
 اللہ تعالیٰ فرماوینگا * اَلَمْ اَعْهِدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِي اٰدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا
 الشَّيْطَانَ اِنَّهُ لَكُمْ هَدٍ وَهَيِّينَ وَاَنْ اَعْبُدُوْنِي هَذَا صِرَاطٌ
 مُسْتَقِيْمٌ * ترجمہ * کیا اقرار نہیں لیا تھا میں نے تم سے اسی نبی
 آدم کہ نہو جیو شیطان کو کیونکہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور پوجیو
 مجھ کو یہی ہی راہ سیدھی * گنہگار کو جس آدم ن پتیاں ہونگی
 اپنے کئے پر ستر سندگی آتھا وینگے تری رو سیاہی وہاں اُنکو
 حاصل ہوگی * حجابت کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت
 نہ رہیگی * اُس روز اللہ تعالیٰ آپ قاضی ہوگا * انصاف چکانے پر
 لوگوں کے توجہ فرماوینگا * ہر ایک سے حساب لیا جائیگا * سبک مل کئی
 پر نش ہوگی * بل صراط سے گز رنا ہوگا * نیکی بدی تولی جائیگی *
 چھپی لکھی بات سب آگے آئیگی * عد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار
 تھہریگا دوزخ میں ڈالا جائیگا * حضرت جبرئیل علیہ السلام ہکا رکہ
 کہہینگے * قُلْنَا مَا ظَنَّمَا لَیْکَ اٰیٰتِنَا تَفْصِيْرًا وَاَرٰوْکَیَا اُس پر گناہ ثابت ہوا *
 اُسکو یہاں سے لیجاؤ جہنم میں داخل کر دو * اُحیدم فرستتے لکھینچتے
 ہوئے برقی نھرا لی اور ذلت کے ساتھ لکھیت کر لیجاوینگے دوزخ
 میں گر اوینگے * ہزاروں طرح کے ہذاہ بین گرفتار کرینگے * بدن مارتے

نہ کہے ہو مایہ نگار بھن کر کباب بنیگا * اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جس
 جسم درست ہوگا * نیا چمرہ ابدین بر جمیگا * پھر خدا اب ہوگا * ۱ صی
 طرح سے خدا اب ہو تا رہیگا کبھی بھو ترے بنادینگے * ایک دم کی
 خدمت پناوینگے * فرشتوں سے خرابا کرینگے ہم پر مہمانی کرو و را
 خدمت دو * فرشتہ یہی جو اب دینگے امی بد بخت رو سیاہ تیرے
 اعمال نے تمکو یہاں پہنچایا خداوند کنی نافرمانی نے یہ مقام دکھایا *
 اگر تو اپنے خالق کی خوشی کے کام کر تا تو آج کے دن ہمیں آرام
 سے رہنا * یہ دکھ اور رنج کبھی نہ آتھا تا * اب یہاں کا حال دیکھ
 کہ غم کھانا اور پچھتا نا کچھ کام نہ آویگا * اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی
 ایسی برتی گرفتاری سے تجھے کوئی نہ بچھڑاویگا * کسی کی کیا طاقت
 کہ اس کے خدا اب سے کسی کو بچا دے یا اس کے قہر کے پیچھے سے بچھڑا دے
 * ہم تو بعد از بندے ہیں اس کے حکم پر چلتے ہیں * اس کی خوشی
 چاہتے ہیں ہم * مہربانی کنی توقع نہ رکھ * اب اپنے گئے کئی سراپکھ
 * سب مومنوں کی ما حضرت علی بنی عایشہ اللہ راضی ہو ان سے
 کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن جناب پیغمبر خدا ﷺ سے پوچھا کہ
 قیامت کے روز دوست دوست کو یاد کرے گا یا نہیں * فرمایا کہ تین
 جگہ ہر شخص ایسی معیبت یقین گرفتار ہوگا کہ کسی کو یاد نہ رکھیے *
 ایک تو جو ان ترار و کلرتی ہوگی تیلی بدی قوی جاہلی * دوسرے

جب نامہ اعمال لوگوں کے ہاتھ میں دیا جائیگا * اس وقت مارے
 بشتیانی کے ایسے بے ہوش اور بیدم ہو جائیں گے کہ کسی کی خبر کسی کو
 نہ ہوگی * تیسرے جب زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے نمرہ مار کر
 تری خفگی اور جھنجھلاہٹ سے سب لوگوں کی طرف پکارنے کو
 دوڑیں گے * جن لوگوں نے اللہ کو واحد بنانا تھا اور اس کی عبادت
 اور قدرت اور علم میں دوسروں کو شریک کرتے تھے اور مشکل
 کے وقت اور دن کو پکارتے تھے * غریبوں مسکینوں کو دکھ دیتے
 تھے غرور اور تکبر سے کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے * انکو زنجیروں
 میں باندھ کر کھینچتے ہوئے لیجاویں گے * اور بی بی صاحب رض فرماں
 ہمیں کہ میں نے اللہ کی رحمت ہوئی انہر پوچھا کہ پل صراط
 کا احوال بیان کیجئے * فرمایا کہ وہ ایک پل ہی دوزخ کی راہ پر بندہ
 ہزار برس کی راہ اسپر سے سب کو گدانا ہوگا * بال سے باریک
 تر و از سے تیز * اپنے اپنے عماموں کے موافق کوئی بلی کی طرح کوئی
 ہوا کی طرح کوئی دوڑتے لکڑی کی طرح کوئی آہستہ آہستہ اسپر سے
 چلا جاگا * سبکے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں بارہو جاؤنگا * پھر
 اس وقت میری امت کے بائیں دہنے دو فرشتے کھڑے ہو کر تری عاہری
 پکار کر پہہ دعا مانگیں گے * اللہم ارحم علی امتہ محمد * یعنی اے
 پروردگار تو رحم کر حضرت محمد مصطفیٰ کی امت پر * پھر جو گنہگار ہوگا

پار نہ اتر سکیگا پانوں کا پ جانگے اوندھے منہ سے نیچے دوزخ میں
 گر پڑیگا * اور فرمایا کہ اُس پاصراط پر ایسی ادھیر ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ
 نہ سو جھینگا * جسکو ایسا بکی روشنی ہوگی وہ اُس روشنی میں موخر
 اپنے مرتبے کے آہستہ یاد و تر تا ہوا چلا جاوگا * گنہگاروں کو بچھ روشنی
 نہ ملے گی * لاچار ہو کر دوزخ میں روشنی نہ ملے گی * جواب دیا ویسے
 کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہ دیا تھی یہاں کہاں ملے گی پھر وہیں
 جاؤ کہا کر لا سکو تو لاؤ * اور فرمایا کہ اُس پل کی راہ بڑی آتھن ہی
 پانچ ہزار برس کی راہ اوپر پڑھنا ہوگا پانچ ہزار برس تک نہ ابر جانا
 ہوگا پانچ ہزار برس تک نیچے اترنا ہوگا * اور وہاں سات مقام ہیں
 انکا ڈھوگا * پہلے مقام میں ایمان سے سوال کریگے * جسکا ایمان ثابت
 ہوگا وہاں سے ربائی پاوے گا * اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور
 بدعت کے کاموں سے ملا جلا ہوگا وہاں سے جتنی نہ پاویگا دوزخ میں
 گرایا جاوے گا * دوسرے مقام میں نماز سے پورا جھینگے جس نے اپنی نماز
 ارکان و آداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہی وہاں سے پچھنگا ہیں تو
 دوزخ میں کریگا * تیسرے مقام میں زکوٰۃ سے پورا جھینگے جس نے زکوٰۃ
 کمال حساب سے نکال کر حق داروں کو دیا ہی وہاں سے بچ نکلیگا *
 چہن تو اُسی دم آگ کے گرے میں توڑھایا جائیگا * چوتھے مقام میں
 رمضان شریف کے روزوں سے پورا جھینگے * جو کوئی تیسوں روز سے

بدون خدر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہی وہ صرخ روئی حاصل کریں گا
 * بہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائیگا * پانچویں مقام بہین
 صبح سے پورے چھینکے * انرا سنے چپ کیا ہی تو خواہی پادے گا * اور جو
 مقصد ورہوئے دنیا کے آرام کو چھوڑ کر بہین کیا تو برے سخت
 خدا بہین پھرنمایا جائیگا * چھٹے مقام بہین طہارت کی حقیقت کا سوال
 کریں گے اگر جنابت کی حالت سے غسل کر کے پاک ہو تا رہا ہی تو وہاں سے
 وائی مائیگی * بہین تو اُسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور
 دکھ بہین پڑیگی * ساتویں مقام بہین ہمسایہ کے حق ادا کرنے کا سوال کریں گے
 * اگر دکھ سکھ بہین انکا شریک ہو اہی اپنے مقصد ور کے موافق انیسے
 ملوک رکھا ہی تو وہاں سے نجات پاویں گے * بہین تو بڑی بھلائی اور
 دولت سے دو رخ ہیں گرایا جائیگا * غرض ان ساتوں مقام بہین سے جب
 خیر و خوبی کے ساتھ نکلا تو اُس پل سے بار اتر گیا بہین تو دو رخ کے
 منہ کا لقمہ بنا * اور فرمایا ﷺ نے کہ قیامت کے دن کی گھڑی کا
 خدا بہین ستر مرتبے جان کنہ کی سختی سے زیا دہ تر ہی * اُس دن
 پیغمبر دن اور اولیاء دن اور شہید و نکو بھی ایسی فکر ہو گی اور
 مصیبت پہنچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت کے
 واسطے کہ بھولی جائینگے بڑی گھبراہٹ اور بے قراری سے مجھ سے
 بہین کر پڑینگے * اور وہ نکلے حال لا محنت سے سمجھا جائے کہ اُنکی آد پر کیا گذریگا

سب سے زیادہ کریں گے اور عاجزی سے دعا مانا دیں گے * خداوند اور کچھ ہماری آرزو نہیں ہے۔ تاکہ مخلص کر کہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے * ہر ایک پیغمبر جلیاں اللہ اور اس روز بے قرار اور بے حواس ہو جائیگا * حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس حالت میں اپنے دل سے کچھ خیال نہ کریں گے امت کی بھلائی اور دنیا کی لئے سعی و کوشش میں مضطرب اور بیجاں ہو کر ہایت تردد و دوام نہ کریں رہیں گے * انہی شفاعت کے واسطے اس پاک پروردگار کی جناب میں نہایت عاجزا و انکساری سے سجدے کر کے دعائیں مانگیں گے * حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ اس دن لوگ چار گروہ ہونگے * جو گروہ سب بہشت میں داخل ہونگے و کے فرشتے ہیں * اور جو گروہ تمام روزخ میں ہر یں گے و کے شیطان ہیں اور اُس کے تابعدار * اور ایک گروہ میں سے بھٹے ثواب حاصل کر باگے اور بھٹے عذاب و کے آخر میں اور جن میں * اور ایک گروہ چار پایہ نکلا ہو گا کہ زندے ہو کر پھر خاک ہو جائیگا * غرض جو کچھ وہان کی فضیلتی اور سوائی ہی سو صرف آدمیوں اور جنوں کے واسطے ہی * چار پائے اوقات خوش ہو کر شکر الہی بجالا دیں گے کہ عوب ہو ا جو ہم آدمی نہ ہوئے اس خدا میں نہ پرے * حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ علیہ السلام سے پہرے روایت ہے کہ جب

نیکی بدی آدمی کی تولی جاگی پھر نیکی ۱ اس انداز سے کہ پہچانی کہ اگر
 ایک ذرہ بھڑا در ہو تول پوری ہو جاوے * اُس وقت اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے حکم ہو گا کہ امی بندے سے تھوڑی نیکی دے تو یہاں کے خدا
 سے تو جو وقت جاوے * بندہ عرض کریگا خداوند ۱۱ اور نیکی تو میرے پاس
 نہیں ہے * اگر مجھ کو ایک لمحے کی فرصت ملے تو ۱ اس حشر کے میدان
 میں جا کر اپنے لوگوں سے جنکے ساتھ دنیا میں نے بہت سی نیکی
 کی تھی اور انکی خاطر ترے ترے دکھ اٹھائے تھے ذرہ بھی نیکی
 مانگ کر لے آؤں * حکم ہو گا کہ ۱ دیکھو جانے دو نیکی لاوے * وہ وہاں
 سے نکل کر بد حال اور صرگردان اُس میدان میں آویگا تو ہوند تھینے
 تو ہوند تھینے پہلے باپ کو پاویگا * دیکھ کر اُسکے دل میں تر سحر و سا
 بند ہیگا کہ اب میرا بھرا پار لگا سا مہنے آکر کہیگا امی باپ میں
 نیرا فرزند دل بند جاگ گوشہ ہوں * دنیا میں سے مجھ کو تو زیادہ
 پیار کرتا تھا * ہر ایک چیز کی نسبت بہت دوست رکھتا تھا *
 خوشی اور آرام میرا دم تو ہوند تھینا تھا * ہر طرح کی آفتوں سے
 نگاہانی کرتا تھا * ۱ سو وقت ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہو کر تیرے
 پاس آیا ہوں * اگر مہربانی کرے اور ایک ذرہ نیکی مجھے بخشے تو میں ۱ اس
 دیانت کی سختی سے اب نجات پاؤں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں *
 باپ یہ بات سن کر کہیگا تو کون ہی میں نہیں پہانتا * میں تیرا

باب : تو جا اور کہیں ڈھونڈتے تب دیکھا کہ پاس
 ہو کر ماؤ ڈھونڈتا پھر لنگ * جب وہ نظر آویگی اس کے پاس با
 کہیگ * امی ما تو بہر سے پیدا ہو نیکی لئے ہمیشہ اعامانگتی تھی * پھر
 میرے بالنے میں بری بری تکلیف اٹھاتی تھی رات دن بہر
 ہی آرام چاہتی تھی * اپنا کھانا پینا میری راحت کے واسطے
 سہول جاتی تھی * اب میں ایک ذرا بھر نیکی کا محتاج بن کر مجھہ پاس
 پہنچا ہوں * وہی نظر میر کی مجھہ پر کرگی تو میں آج کی سختی سے
 چھو لنگا * جنم بھر تیرا گن مانو لنگا * نہیں تو دو زرخ بن بھرا جاؤ لنگا * ما
 جواب دیگی کہ میں نے تو مجھ کو نہیں جانا * تو کون ہی میں نے نہیں
 پہچانا * اپنے حال میں خود حیران ہوں کہ بکاد کیا دے سکاؤں *
 اس وقت یہ شخص بابا باب کے کلام سن کر ناامید ہو جایگا * دل
 میں بہت چٹائیگا کہیگا * اب کہان جاؤں کس سے اس مصیبت
 کے وقت مدد مانگوں ما باب کے برابر دو سے کون ہی کہ اسے اپنی
 بہت سناؤں جو وہ ایسے وقت میں کام آوے * مجھہ غریب
 لاچار عاجز کو اس بلا سے بچھڑا دے * بھلا بہن کے پاس تو چلوں
 دیکھوں تو وہ مجھہ سے کیا ساوک کرتی ہی * ڈھونڈتے ڈھونڈتے بہن
 کہیں مل جاگی * دیکھ کر کہیگا امی میں دنیا میں تو تو مجھہ بہت چاہتی
 تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی * دکھ کے وقت بھاتی سے لگاتی تھی

میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی * اب یہاں قیامت کے حساب میں پھنسا ہوں ایک ذرہ بھرنیکی ماں تو اس مصیبت سے محاصرے ہاتھ آوے * بہن کہیں گی امی آدمی نوکون ہی کیا بکٹا ہی اس وقت مجھ سے نبول * میں اپنے پریشانی میں آپ پھنس رہی ہوں کیونکہ دوسرے کی مدد کروں * آخر وہاں سے بھی مایوس ہو کر بھائی کو تھوہند تھنہ لگیگا * اتنے میں وہ نظر آجایگا کہیں گی امی میرے پیارے بھائی دنیا میں ہم تم اکتھے رہا کرتے تھے * آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے پیار محبت کے ساتھ بگڑاں کرتے تھے * میری خوشی سے مجھے خوشی تھی میری بیکاری سے مجھے بیکاری تھی * اس وقت حساب کی جگہ میں مجھ کو لائے ہیں نیکی تولی جاتی ہی * ایک ذرہ نیکی ہو تو میرا حساب پورا ہوتے * اس دیکھ دیکھ میں نجات ملے * بہشت میں چلا جاؤں دوزخ سے بچوں بھائی بھی وہاں بھائی گری سے منکر ہو جائیگا * اسکی اتنی منت و زاری پر کچھ خیال نہ لگا * پھر جو روکے پاس جائیگا * کہیں گی امی یار جانی وامی دوست روحانی میں تیرا خاوند ہوں دنیا میں تیری خوشی سے واسطے اپنے بیگائے نوحہ کرتا تھا * تیرے آرام کے لئے کیا کیا دکھ میں بھرتا تھا * ناباپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ ہو رہا تھا * جس میں تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا * اب نیکی کا حساب ہوتا ہی ایک ذرہ بھرنیکی کم ہوئی ہی * اگر تو اپنے پاس سے

دے تو میں تیرا ہر اوصاف مندا ہوں * اور تیرے سبب
 اس خدا سے چھوٹوں * جو روکھنگی دنیا میں میں نے تو کسی کو
 ختم نہیں کیا اور کسی جو روہین منی * تو ترا حصہ تھا ہی یہاں سے
 چلا جا * ایسے فریب کی باتوں سے مجھے نہ پھسلا * پھر بیتا بیٹی بھی اسی
 طرح منکر ہو کر اپنا پیچھا پھرتا دینگے * غرض جب اُس کی ہر طرف سے
 آس تو جیگی تو نا امید ہو مشر مندہ بن اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جانہ سکیگا * کہیں
 افسوس اب میں کیا صنفہ دکھلاؤں خاوند کے سامنے خالی ہاتھ کیونکہ
 جاؤں * جن جن سے اُمید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا * میری اُس مصیبت
 پر کسی نے تک رحم نہ کیا * ہاے میں اب کہ ہر جاؤں اپنے حلے
 دکھاؤں دکھ کے سناؤں * سوائے اُسی خاوند کے جو میرا خالق
 اور مالک ہی کون اُس سختی کی حالت میں مجھ پر نظر کرے * اُس
 غم کے دریا سے مجھ سے دو باتے کو پار لگا دے * یہ کہہ کر تری عاجزی اور
 سکنی سے مرہ چھکا غمگین ہو ہاتھ اٹھا کر اُس پاک پروردگار کی
 جناب میں یوں عرض کریگا * امی میرے خاوند تجھ سے کچھ نہیں چھپا
 * جتنا مجھ سے ہو سکا عجب دوتا * کہیں کسی نے نہ چھپا بابا جو رو
 لڑکا بھائی ہوں کوئی کام نہ آیا * سب نے صاف جواب نہ دیا * اب
 تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہی * تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ امی
 بندے جن جن کی رضا مندی میں اپنی عمر گوائی جس جسکی خاطر تری

تیری تکلیف آسانی * حلال حرام کا کچھ خیال نہ کیا * پہلے برے کام طاق
 دھیان نہ لگا * اللہ و رسول کے حکموں کو جنکی خاطر چھوڑ دیا انھیں
 کی خوشی پر و توڑا کیا * خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام کرتا
 رہا * اب دے کہان میں کیوں ہیں ایسے برے وقت بن تیرے
 کام آتے * تب وہ پچھارہ خیالات اور شرمندگی سے چپ ہو جایگا *
 اللہ تعالیٰ فرما دیگا * دنیا بن حکم ہو اتھا کہ میری عبادت کیجھو * تو نے
 اپنے لوگوں کی خوشی چاہی انکی کاموں میں حاضر رہا عبادت سے غفلت
 کی * اگر تو مجھے ایسا غافل نہ دیکھ کریم دل سے جاتا تو ہرگز میرے حکم
 میں مستی نہ کرتا * ہر دم میری ہی خوشی تر ہوندا تھا * وہی خوشی
 اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجھے چھوڑ آتی
 * اب میرا اختیار بھی چاہوں بخشہ چاہوں مرادوں * پناہ ایسا
 ہی ہوگا جسکو وہ غفور رحیم چاہیگا گناہوں کے ساتھ بھی اپنے فصاں
 سے یا کسی کی سفارش سے بخش دیگا * چاہیگا سزا کو پہنچاویگا الہی
 ہو کو نیکی کرنے کی توفیق دے کہ سب کی محبت دل سے بھلا کر تیری
 ہی محبت میں رہیں * تیرے اور تیرے رسول محبوب کے کہنے کی
 پیروی کیا کریں * اور انکے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہیں *
 تاکہ قیامت کے بعد ان میں خیالت نہ آتھا وہیں وہ انکی سنتی اور خدا
 سے چھوٹیں * آمین پارسا * اللہ العالیہ * بحرہ سعید نامہ محمد آلہ داعی بہ الامجاد

تھکا باب دوزخ کے بیان میں *

اللہ صاحب نے فرمایا ہے: * وَأَنَّ جَهَنَّمَ أَمَودٌ هُمْ أَجْمَعِينَ لَهَا
سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ فِيهَا جُزْءٌ مَّقْصُومٌ * ترجمہ * اور دوزخ پر
وحدہ ہی اُن میکائیل کے ساتھ دروازے ہیں * ہر دروازے کے لئے اُنہیں
ایک فرقہ بت رہا ہے * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا ﷺ سے روایت
کی ہے کہ جب ہزار برس تک دوزخ دھونکا گیا تو سرخ ہوا پھر ہزار برس
تک دھونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دھونکا گیا تو سیاہ ہوا
قیامت تک وہ سیاہ رہیگا جیسا کہ ہیری رات * ایک روز رسول ﷺ نے
حضرت جبرئیل عم سے پوچھا کیا صبح ہی جو کبھی میں نے میکائیل
کو ہنستے نہیں دیکھا * حضرت جبرئیل نے کہا ہاں یہ کہتے ہو صحیح
ہی * جس روز سے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہی اُس روز سے
میکائیل کے دل میں اُحکمی ہیبت سما گئی ہی * مارے خوف کے
دور تے رہتے ہیں پھر ہنسنی کیونکر اُنکے منہ سے نکلیں * سبحان اللہ جو
ایسے مقرب فرشتے ہیں اُنکے دل میں دوزخ کی وحشت ایسی
پہنچتی ہی کہ ہوش و حواس جاتے رہے * اسے اس فکر میں بہرے رہتے
ہیں کہ خدا بنالے کسکو حکم ہو اُس میں ڈالنے کا * وہ مالک مختار ہی
سب کا چھوٹے بڑے سب اُسکے بندے ہیں عاجز * جو چاہے جب
چاہے کرے * اور یہ آدمی زادا ایسے مغرور و سرکش ہیں * دنیا

پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اس مقام کا
 آنکو کچھ خیال نہیں * دن رات اپنے آرام اور نام کے کام میں
 ہمیں لگے رہتے * دوزخ کے جذاب سے کچھ نہیں ڈرتے * وہاں کیا
 حال ہو گا کیسی بلا میں گرفتار ہونگے کہ جس کا کچھ حد و پایاں نہیں * اُس دم
 نالہ اور فریاد کچھ کام نہ آویگا * معذرت اور کرتہ گرتا کسی کا کچھ سنا
 نیا لگا کچھ کہتے ہیں کہ جب لوگ اپنے احوال کی سزا سے دوزخ میں
 بھرے جائیں گے * روتے روتے چلا تے چلا تے حیران ہونگے کوئی انکی
 نہ سنیگا * کہیں گے دنیا میں جب ہم پر مصیبت پڑتی تھی منت و
 زاری سے کوئی پکارتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہو جاتا تھا * یہہ کیسی
 مصیبت ہی کہ ہزار برس گزرے نہ کوئی بچانے والا نظر آیا نہ یہہ
 دکھ ہمارا کم ہوا * ہمارے یہہ دکھ اب ہم کس سے کہیں کہ ہر جاوین
 غرض یہی کہیں گے * سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنَ مَحْصَنٍ
 اب برابر ہی ہمارے حق ہیں ہم نے قراری کرین یا صبر کریں ہمکو
 نہیں خلاصی * جب ہزار برس اور گزر جائیں گے تب ایک سفید ابر پیدا
 ہو گا * یہہ دیکھ کر خوش و محظوظ ہونگے اور قباس کریں گے کہ شاید اللہ
 نے ہم پر رحم کیا جو پانی چھینکا * اب پیاس کے رنج سے بچیں گے * اس
 وقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالیٰ یوں پوچھیں گے کہ نگار کیا کہتے
 ہیں * عرض کریں گے تو خود شنوا اور بینا ہی تمہیں کچھ پوشیدہ نہیں *

بے پانی چاہتے ہیں حکم ہو گا کہ جو اس ابرین ہی سے * وہیں اس
 ابر سے چھوڑ دیں گے ایک ایک اونٹ کے برابر * ایسے زہر دار ک
 حکم کا تے ہزار برس تک حلقہ اور سوزش رہیگی * پھر ہزار
 برس تک غل اور فریا و مچاویں گے پانی مانگیں گے * تب ایک کالی بدلی
 ظاہر ہوگی اُسے سانپ برسیں گے حکم کا تے سے دو ہزار برس تک
 بے تابی اور بے فراری رہیگی * فرمایا اللہ تعالیٰ * **زِدْنَا هُمْ**
عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ * بڑھایا ہم نے انہیں
 عذاب بدلا اس کا جو شرارت کرتے تھے * غرض انواع طرح کے عذاب
 ہی دور پی گنہگاروں کے واسطے دوزخ میں موجود ہیں * ایک دم
 کئی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی دیا نہ مایگی * ای بھائیو اگر
 اللہ اور رسول کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے ایسے ترے
 ترے دکھ والے عذاب سے دور اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور
 بندگی میں کا تو * **اللہ** کی پیروی میں رہو * دنیا کی اُلقت چھوڑو شہوت
 اور طمع کے کاموں سے دور بھاگو * ہر کشی اور گمراہی اختیار نہ کرو
 * اس منہدم حقیقی کے بدل پر خیال رکھو * اُسکی قہاری اور جباری
 کے غضب سے بچو * کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی خوب یقین
 ہو کہ بدکاروں کو اور نافرمانوں کو دوزخ میں ڈالے گا دوزخ کو اسے
 بھریگا سچ ہی بدکاروں کی جگہ ہی * اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی

خوشی چاہتے ہیں اسکی حکم برداری کرتے ہیں وے لوگ ہشت
 بیٹن داخل ہو گئے * یوں روایہ ہے کہ جب حضرت آدم ہم کا جسم
 بنانے کے واسطے مٹی جمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل عم نے ایک
 ذرہ آگ روزخ سے لاکر زمین بیٹن رکھی * سات طبق زمین کو
 اُس نے تھلس دیا جلا مارا * آخر وہ آگ دنیا بیٹن نہرہ مسکی * پھر جب
 حضرت جبرئیل عم لائے یہی حال ہوا * غرض سات مرتبہ آگ لائے
 جب یہاں وہ نہ تھری تب جناب باری تعالیٰ بیٹن عرض کی * خداوند اوزخ
 کی آگ کی طرح دنیا بیٹن قرار ہیں پکارتی * حکم ہوا کہ امی جبرئیل
 آدمی کے واسطے بیٹن نے دو مری آگ بنائی ہی اُسکو لہ پتھر
 گاری بیٹن رکھی ہی اُسے لیتا حضرت جبرئیل عم موجب فرمانے :
 وہی آگ لائے کہ آدم عم کے جسم مبارک بیٹن لگی تھی * روایت
 ہے کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے ایک دن حضرت جبرئیل سے پوچھا
 کہو بھائی دوزخ کی کما صورت ہی ذرا اُسکو بیان کرو حضرت
 جبرئیل نے فرمایا یا رسول اللہ قسم ہی مجھ کو اسکی جسٹے ٹکو یہ مسمر کیا اگر دوزخ
 کی آگ سوئی کے نا کے برابر دنیا بیٹن لاؤں تو تمام آسمان وزمین
 اور جہانک درمیان ہی سب کا سب جل باں کر کباب ہو جاوے * اور
 اگر ایک قطرہ دوزخ ہو کہ بدن کا عرق یہاں پہنچاؤں تو دنیا کے تمام
 لوگ اسکی بدبو سے ایسی اذیت پاویں کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں *

در ایک زنجیر و وزخون کے حکرتے کی اسیماں نہ توں
 اُسکے بوجھ سے آدم تو کیا پہاڑ و بکر چر خاک ہوا وہاں
 * یا وہاں اگر کس دوزخ کے ایک کنارے پر جکا کچھ انت ہی
 ہنسن ہی خذاب کریں تو دوسرے کنارے کے آدمی اُسکی ٹیش سے
 حل بھن کر کویلے بن جاویں * اور غار اسکا صدمہ رہی کہ اگر کوئی
 ایک پتھر اُٹھائے ہزار برس تک نہ بھی پلا جاوے پھر بھی
 اُسکا اور بھور نہ لگے * کاتے اُسکی لوہا پتھر خوراک اُسکی آدمی
 اور پری * وہاں کے رہنے والے لوگوں کی جگہ وہ دوزخ کھاپیب لہو اور
 کھانے کو زقوم کا درخت جسکو میچ کہتے ہیں * اور اُسکا کیرا ہرے گا
 دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ * فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف
 میں * اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامٌ لِّالَافِئِمٍ كَا تَهْلِيْ بِعِلِّيٍّ فِي النَّبَطُوْنَ *
 بیشک درخت سیج کا کھانا ہی گتہ گار کا جس سے پگھلاتا بنا لٹو کھائی پیتوں
 ہیں * اور دوزخ میں سات دروازے مقرر ہیں ایک دروازہ جسے
 دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ بھی قرائی بھی اُسکی
 اُسی قدر * ایک ایک دروازہ ایک ایک گروہ کے لیے مقرر ہی
 اور ہر ایک دوزخ ستر درجہ گرم ہی اپنے اوپر کے دوزخ سے *
 اللہ تعالیٰ کے دشمن اور نافرمان اُس میں تو اُلے جائینگے وہ دوزخ ہم
 گردنوں میں بھاری بھاری آگ کے طوق اور پتھر ہاتھوں میں لہے

کی ہتھکڑیاں اور بیلیریاں دی جائیں گی * ورنہ ہاتھوں کو پیت لی طرف
 سے نکال کر پیٹھ کی طرف کھینچیں گے آگ کے کوترے مارینگے *
 یہ حال سن کر جناب پیغمبر ﷺ ہست متھار ہوئے رونے لگے * پھر پوچھا
 کہ وہ بھائی جرئیل کس طبقہ میں دو زخ کے کون قوم رہیں گے * جرئیل عم
 نے بیان کیا * یا ﷺ سب کے نیچے سے طبقہ میں مافقون کی جگہ ہی *
 ظاہر میں مسلمان کہلانے ہاں اور باطن میں جو کفر اور شرک کے
 کام کرتے رہتے ہیں * اللہ و رسول کی محبت دل میں نہیں رکھتے قیامت
 سے ہرگز نہیں ڈرتے * جنہ میں کچھ دل میں کچھ * جنہ کے سبب
 وکے کھوتے * اور فرعون اپنی قوم میں سمیت وہیں رہیں گے اسکا نام ہادیہ
 ہی * اسکے اوپر سے طبقہ میں مشرک رہیں گے اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے پھر
 اور دیکھو بھی اپنی مشکل کے وقت بکھارتے تھے * انکی منت مانتے تھے
 خدا کے کارخانے میں انکو شریک اور خناتھہراتے تھے * اور وہ
 عبادت کے آداب جو اللہ کے لئے خاص ہاں انکے ساتھ بجاتے تھے *
 اسکا نام جہنم ہی * اسکے اوپر سے طبقہ میں یہود و نصاریٰ آخری
 زمانے کے پیغمبر پر انکی کتابوں سے بھی انکی پیغمبری صاف
 ثابت ہی جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کرچکے ایمان نلائے رہیں گے
 اسکا نام سفری * اسکے اوپر سے طبقہ میں شیطان اور اسکی ذریات
 اور جس کے اسکی پیروی کی رہیں گے اسکا نام لطی ہی * اسکے اوپر سے

حابقہ میں خود کھانیوں نے رہینگے اسکا نام خطہ ہی * ۱۸۰۰ چھ طبقوں کا
 حال بیان کر کے حضرت جرئیل چپ ہو رہے * تب جناب رسالت
 مآب ﷺ نے پوچھا کہ چھ دوزخ کا بیان جو تم نے کیا معلوم ہوا اب
 ساتویں کا حال کہو کہ اُسکے رہنے والے کون ہیں * بولے یا رسول اللہ بس
 یہ نہ پوچھو * حضرت نے فرمایا کون ہیں اُسکی حقیقت بھی چنانچہ *
 حضرت جرئیل نے جناب پاک کا سراپنی چھاتی سے لگایا جو م کر کہا
 آپ نیچے آنکھیں کر کر دیکھئے * حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے
 عورت اور مرد اُصمیں بھرے ہیں * حضرت جرئیل سے پوچھا ہے
 کس کی امت ہیں * حضرت جرئیل نے کہا کہ یہ تمھاری امت کے
 لوگ ہیں * جنھوں نے دنیا میں بڑے بڑے گناہ کئے تھے اور سرکشی
 تکبر کے ساتھ رہتے تھے اللہ کے دست سمنوں سے دوستی رہتے تھے
 انکی موافقت اور مصاحبت کو بہت عزیز جانتے تھے اور بے توبہ
 دنیا سے گزر گئے * حضرت یہ سنکر مارے غم کے بیہوش و بیتاب
 ہو گئے * حضرت جرئیل نے حضرت کے سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر
 بوسہ دیا * حضرت و نہیں ہوش میں آئے فرمائے گئے امی بھائی اب
 سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجھ کو حاصل ہوئی * یہ کہہ کر
 روتے روتے اپنے حجرے میں تشریف لے گئے * پھر جانا زہر
 رکھ کر آہ و زاری کر لے گئے * اپنے خاوند کہیم و رحیم کی عبادت میں

سب کو لے آئے * محمد سے پر مسجد سے کرتے رہے و عا پر دعا مانگتے رہے
 * حالت و فتنہ چلی خال رہا کسی کو ۱ صبا کی خبر نہ ہوئی کہ حضرت کہاں
 دھر بھٹ کر ماہوئے * آخر کو سب اصحاب ماکر ہجر سے کے دروازے
 پر آئے حضرت نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو و بان بٹھا کر فرما
 دیا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اُسے بھیتر آئے نہ دیکھ * جب یار و ندیم
 قہر کیا کہ ہجر سے میں چاہوں بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہی کہ اندر
 کوئی بخاؤے * یار سب بیقرار ہوئے نالہ اور فریاد کرتے کرتے آخر
 کو سب اپنے اپنے گھر گئے اور بہرہ گمان ہوا کہ شاید آپ اپنے رخصت
 حرائی * بعد اُسکے حضرت بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جا کر
 یہ صرگداشت مفصل بیان کی حضرت بنی کو کئی دسیہ موافق
 معمول کے حضرت نے کہا نے کیوقت بھیج بلایا تھا ۱ سکا غم تو تھا
 ہی یہ خال صحت ہی تری بے تابی ہوئی * نہایت بیقرار اسے روتی
 ہوئیں ہجر سے کے پاس آئیں * دیکھا کہ بلال بیٹھے ہیں * فرمایا کہ اگر
 دروازہ کھول دو تو میں حضرت کے چہرہ سارک کو دیکھا کہ سماعوت
 حاضری کر دین دو نون جہان کی دوات سے فائدہ اٹھاؤں * بلال نے
 کہا کہ حضرت نے منع کیا ہی کہ کوئی اندر نہ آوے * یہ بات سن کر
 ازبیکہ ٹنگیں ہوئیں پاک پروردگار کی جناب میں عرض کرنے لگیں
 * خداوند اگر تو اپنے کرم سے اس دروازہ کو کھول دے تو میں

اپنے ماپ کا چہرہ دیکھوں زیارت کروں * وہیں دنیا کی نیک بختی حاصل کروں * وہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ دروازہ کھل گیا * حضرت لی لی سھینر جلی گئیں * دیکھتی کیا ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ جاننا چھا کر مسجد سے بیٹن پترے ہیں * روتے روتے آنکھیں آبکی سو ج گئی ہیں * چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف دبلا تا تو ان ہو گئی * ہاتھ باندھ کر عرض کیا * یا ابو یاسر یا رسول اللہ یہ کیسا غم اور کیا الم ہے * یہ کس طرح کا دکھ اور ماتم ہی جو آپ نے اختیار کیا ہے * جھکوا اور سب جھوٹے بترون کو جس مصیبت نے بے چین کر دیا ہے * زبان مبارک سے کچھ فرمائیے اس عاجزہ کو اپنے راز سے تک آگاہ کیجئے * حضرت نے مسجد سے سر اٹھا کر دیکھا کہ لی لی فاطمہ نہایت مضطرب لکڑتی ہیں عاجزی اور بیقراری سے عرض کر رہی ہیں * فرمایا کیا کہوں اے جان بابا کیا بولوں اے فاطمہ آج سات دن ہوئے ہیں کہ جبرئیل نے آکر ایک خبر ہوش ربا دی ہے جسے سننے سے میرے دل پر بے قراری بکھا گئی کلیجے بیٹن تھرتھری لگ گئی * اُس خالق کی جناب بیٹن تراہوں کار ساز حقیقی کی حد مت اور منت کر رہا ہوں * جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نہ کرے کہ نہ میری خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے * حضرت لی لی یہ واردات نہ کر باہکی ساتھ وعاہن مشغول ہوئیں رور و کر مذاجات کرنے

لگین * ایک ساعت گذری ہوگی کہ وہیں حضرت جبریل تشریف لائے
 * ہنستے ہناتے آئے فرمائے گئے * یا رسول اللہ حق تعالیٰ نے تمھاری امت
 پر کچھ رحم کیا جس سے ہوا حقہ ر غم ناکہ * حضرت نے یہ خوشحالی
 سنتے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر پوچھا کہو میری امت کے
 گنہگار کس صورت سے دوزخ میں جاویں گے * حضرت جبریل نے کہا
 مردوں کی تدارتھی عارتوں کے سر کے بال پکڑ کر داخل کریں گے * مگر
 اور امت کے گنہگاروں کی طرح سے منہ انکا صیادہ اور چہرہ الی کی صورت
 نہوگا * طوق زنجیر لگے ہیں تدارالنجاینگا * اتنی بات سنکر حضرت کی
 کچھ تسلی ہوئی * روایہ ہے کہ جس وقت پیغمبر صاعب کی گنہگار
 امت کو دوزخ میں لیجاویں گے * ناکہ وہاں کے داروغہ پوچھیں گے *
 یہ کسکی امت کو کسی قوم سے ہیں ؟ اور گنہگاروں کی طرح انھیں
 نہیں لائے فرشتے کہیں گے ہما کو ۱ سیطرح پر حکم ہوا ہی * بھڑماک
 پوچھیں گے اسی گنہگار و تم کسکی امت ہو سچ بتاؤ * دے بولیں گے *
 ہم انکی امت ہیں جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اترا
 تھا * ناکہ یہ سنا کہہیں گے کہ یہ دونوں تو محمد ﷺ کے اوپر
 اترا تھا * جب دوزخ میں یہ نام سنیں گے رو رو کر بیان کریں گے کہ ہم اسی
 محمد ﷺ کی امت ہیں * پھر انکی نظر دوزخ کی طرف پڑے گی
 دیکھیں گے کہ باہر یعنی دوزخ کے پیادے ہیبت ناک بھپائی صورت

سے جیتے ہیں * اور انواع طرح کے خذاب اُس مقام میں دکھائی
 دیتے ہیں * نیت سے حواس اور مضمر ہو کر مالک سے کہیں گے * اگر
 ہمارے حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی اس مصیبت پر خوب روئیں اور فریاد
 و نمان چھائیں * مالک کہیں گے اے بد بختو آج کا روزنا ٹھہرا کر کیا کام آوے گا
 * اگر دنیا میں سمجھ کر چلتے ہو اور رسول سے محبت رکھتے ہو انکے فرمان
 خوشی سے بجالاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام میں داخل نہ دیتے
 تو آج کا یہ کو دیکھ دو میں بتارتے * ایسے رنج و غم میں نہ مبتلا ہوتے
 آخر مالک ہم دوزخ کو حکم فرما دیں گے * کہ کیا دیکھتی ہو انکو اپنی طرف
 کھینچ * جو ہیں دوزخ منہ اپنا انکی طرف ہمارے دوزخی ابکارگی
 اُن سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ *
 جاری ہوگا * محمد ﷺ کا نام سنتے ہی دوزخ الگ ہو جائیگی * پھر
 مالک غصہ ہو کر کہیں گے کہ ان لوگوں کو پارتے * دوزخ جواب دیگی *
 اے لوگ اللہ کے بندے ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اُسکے محبوب
 محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام لیتے ہیں میں اُسی میں کیونکر پارتوں * مالک کہیں گے
 اُسی اللہ بادشاہ کا یوں حکم ہی ہم نم کیا کریں * تب دوزخ کی آگ
 دوتر کر ہر ایک کو پارتے لیگی * کسی کے گردن تک اور کسی کے کمر تک
 لپٹ جائیگی جس کا جیسا گناہ ہی اُسکو اُسی انداز سے کے موافق خذاب
 میں پھنسا دیگی * مالک فرما دیں گے اے دوزخ کی آگ خوب جبر داری

کہیں جو اُنکے منہ پر اور دینوں کو نکالنا یوں منہ سے قرآن شریف کی تلاوت
 کی ہی * اور سینے میں روزے کی بھوکہ پیاس کی تکلیف اُٹھائی ہی *
 غرض اسی حال سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا دوزخ میں اُنکو رکھیگا *
 جب اُنکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت خدایہ کی تمام ہو جاگی تب اللہ
 تعالیٰ کا حکم حضرت جبریل کو پہنچیگا * کہ امی جبریل محمد م کی اُمت کا
 کیا حال ہی دیکھو ذرا خبر لو * حضرت جبریل و مان شریف
 لاوینگے * دوزخ کے وار و غم اُس وقت اپنے تخت پر دوزخ کے
 بیچ بیچ بیٹھے ہونگے * حضرت جبریل کو دیکھ کر تعظیم کو اُٹھینگے اور
 کہہینگے فرمائے کہ ہر آئے * کہ کام کو شریف لائے * حضرت جبریل
 فرماوینگے محمد مصطفیٰ کی گنہگار اُمت کا احوال دریافت کرنے آیا ہوں
 * فرماؤ اُنکا کیا حال ہی کنس حالت میں وے پہنچے ہیں ماکہ کہہینگے
 گوشت پوست ہستی کو اُنکی دوزخ کی آگ کھا گئی ہی صرف
 جان باقی ہی سو ہزاروں طرح کے خدا میں پھنس رہی ہی * یہ کہہ کر
 دوزخ کے منہ پر سے سر پوش اُٹھا دینگے * دوزخ حضرت جبریل
 کو دیکھ کر کہہینگے * امی ماکہ سچ فرماؤ یہ صاحب کون ہیں جنکی
 صورت سے ہم کو محبت کی بو آتی ہی اُنکی پیاری وضع ہمارے
 دل کو بہت بھاتی ہی * ماکہ فرماوینگے امی گنہگار وہیہ حضرت
 جبریل ہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس سے آئے ہیں * گنہگار

ان دو بونگے نام سنتے ہی شور و غل مچا کر نالہ و آہ کر کر بتری منت و عارضی سے عرض کریں گے * یا حضرت جبرئیل ہمارا سلام ہمارے پیغمبر کو پہنچائے اور ہمارے دلکھ اور مصیبت کی ہجرا کو سنائیے * اور کہئے کہ آپ دنیا بین ہماری تسلی یوں فرماتے تھے کہ گنہگاروں کی شفاعت میں کروں گا * جہنم کے خذاب سے انشاء اللہ اُنکو بچھڑاؤں گا * مالک حقیقی سے اُنکے واسطے مغفرت اور معافی چاہوں گا * سو بہت دن گزرے کہ ہم اس مصیبت بین گرفتار ہوئے کیا ہم کو آپ بھول گئے جلد ہم گنہگاروں کی خبر لیجئے * ہماری نخلی کی کچھ کار کیجئے * پھر حضرت جبرئیل جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوئے * یہ پیغام گنہگاروں کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچانا بھول جائیگا * اللہ تعالیٰ اُنسے پوچھیں گے کہو جبرئیل ہمارے حبیب محمد کی است کا کیا حال ہی * عرض کریں گے خداوند اوسب جانتا ہی تجھ پر خوب ظاہر ہی بین کیا عرض کروں * جو دلکھ اُن پر گزرنای تجھ پر بہتر روشن ہی میں کیا بیان کروں * تو کریم و رحیم ہی جیسا مناسب ہو حکم فرما * پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت جبرئیل کو یاد دلاؤں گا * کہ تم نے اُن گنہگاروں کا پیغام اُنکے پیغمبر کو نہیں پہنچایا * اب جاؤ اور سنادو * اور میرے حبیب سے کہو کہ اب گنہگاروں کی شفاعت کے مقام میں آؤ اُنکی مغفرت چاہو اپنے و حدیکو و فاکرو * حضرت جبرئیل عم حضرت پیغمبر

خدا کے پاس جہان و سے بتری خوشی اور عزت سے ایگدائے
 موتی اور ایکدائے یا قوت کے خیمے میں جس میں جارہا ہے
 ترے موتی لڑکتے ہیں * جرات و تحت پر نور کا تاج سر پر رکھے اپنی آل اظہار
 اور اصحاب باوقار کے ساتھ جتنے ہیں * اور ہزاروں حرمین خدمت
 میں حاضر ہیں جانگے * جب حضرت ﷺ حضرت جبریل کو دیکھینگے
 پوچھینگے کہ وہ بھائی جبریل کہاں سے آتے ہو کہا جبرائیل ہو * حضرت
 جبریل فرماوینگے دوزخ کی طرف سے آنا ہوں تمھاری امت کا پیغام
 لایا ہوں * احوال انکا یہ ہے کہ دوزخ کے آل انکا جسم کھاکئی ہی
 صرف جان باقی رہی * ترے مصیبت سخت اذیت میں گرفتار ہیں
 * بھکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تمھاری خدمت میں بہت بہت
 سلام عرض کیا ہی اور یہ پیغام دیا ہے * کہ اے ہمکو بچھتا۔ نو انائی
 باقہر ہمیں رہی * رحم کیجئے ہماری فریاد کو پہنچئے اللہ ہمارے خیر لیجئے *
 حضرت پیغمبر ﷺ اس پیغام کو سنتے ہو نہایت تمکین اور مضطر
 ہو کر زار زار رووینگے * نور کا تاج اپنے سر سے اتارینگے * ننگے
 سر فریادی کی صورت بنا کر حضرت جبریل عم کو ساتھ لیکر عرش
 ملا کے آگے سجدے میں گرینگے * ہزاروں زبان سے حق جل شانہ
 کی حقت اور ثناء بیان کر کے دعا میں مانگیں گے * اپنی امت کی مغفرت
 چاہیں گے اور کہیں گے * خداوند دنیا میں میں نے تیرے حکم بجالائے

بیڑ بہت کالیف اُتھائی * اور میرے بائل بیٹوں نے بھی میرے
 بچے ہر طرح کی اذیت دینی، قتل، جوتے مارے گئے * میں نے اس سب کو
 عرض کیجئے وہاں کچھ پہنچا * اب یہاں مجھ پر رحم کر میری امت
 کے گناہوں سے درگزر * تب جناب باری سے حکم ہو گا میں شفیع
 اللہ نبین محمد سے اپنا مر اُتھاؤ * دعا ٹھہاری قبول ہوئی
 امت ٹھہاری بخشی ائی * دوزخ کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکال
 لو ہشت بین پہنچاؤ * حضرت : ہاں سے مامرا دہلی دوزخ کے نزدیک
 آکر ماک دوزخ کے داروغہ سے پوچھینگے * کہئے میری امت
 کہاں بنی ماک جہنم کا منہ لکھو لینگے حضرت کی صورت جب دوزخ کو
 نظر پہنچی * ایک مرتہ صلیب فریاد و داد بلا کر کے عرض کریں گے
 * یا اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع اللہ نبین یا رحمہ تعالیٰ میں ہم لوگ
 اس حال کو پہنچے کہ کچھ جسم باقی نہیں رہا دوزخ کی آگ نے
 سب کھا لیا، با بھیم کر ڈالا * صرف جان باقی ہی تھی ہم پر مہربانی
 کیجئے اس دکھ سے نجات دیجئے * حضرت فرما دیں گے کہ میں نے ٹھہاری
 مغرت جناب باری سے چاہی اب ٹھہاری نجات ہوئی * غم نکھاؤ
 ذرا صبر کرو * پھر ماک کو اس کی خبر دیں گے * اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
 کا حال بیان فرما دیں گے ماک یہہ سنتے ہی فی الفور اُن لوگوں کو جہنم
 سے نکالنے کی اجازت دیں گے * حضرت رسول خدا ﷺ دوزخ کے

دروازے پر آکر ان لوگوں کو جنہوں نے اپنا ایمان شرک کی باتوں سے دنیا بین بنایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مر گئے تھے * ان کو وہاں سے جلد نکال اپنے ساتھ لیجا کر بحر الحیوۃ کے دریا میں غسل دلو اور دینکے بدن اُنکا ہو دینگے صاف صاف صاف جیسے ناکے پیت سے ابھی نکلا * چہرہ اُنکا نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح ہو گا لاثانی * پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادگی کا لکھا جائیگا * بعد ۱۰ سبکے سبکے سبب بہشت میں داخل ہونگے * اور جو لوگ آخری زمانے کے پانچویں محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور اُنکی شریعت کے مطابق نہیں پہلے اور کفر و شرک میں دوڑے رہے وہ لوگ خواہ آدمی ہوں خواہ جن جہنم میں پترے رہیں گے نوع بنوع کا عذاب چکھینگے * یا اللہ یا رحیم ہم کو اور سب مسلمانوں کو نیکی کر نیکی توفیق عنایت کر اور سرے کاموں میں سے بچا کہ تیرے فضل سے دوزخ کے عذاب سے بچیں بہشت میں جگہ پاویں * آمین

باب العالمین بحر محمد وآلہ الامجاد *

* ساتواں باب بہشت کے اعمال میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں * اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا رَمِيْلًا الصّٰلِحَاتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ یَحِلُّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَنْهَارٍ مِنْ ذَهَبٍ وَتَلٰوِیْوْنَ لَهَا سَهْمًا فِیْهَا جَزِیْرًا * اللہ داخل

کر لگا اُنکو جو ایمان لائے اور کہیں سحلابان باغ ان میں بہتین جگہ نیچے
 نہرین گہنا پہنا دیگے اُنکو وہاں کنگن سونے اور موتی کے اور اُنکی
 پوشاک ہی وہاں ریشم کی * یعنی ایمان اور عمل صالح کے عوض میں
 اللہ تعالیٰ نے بے کچھ نعمتیں اُنکے نصیب کی ہیں جن چیزوں سے
 یہاں دشمن خوشی کرتے تھے وہاں دوستوں کو ملے گی دشمن محروم
 رہیں گے بلکہ دیکھ دیکھ کر جاہنگ افسوس کریں گے * دوست خوشی سے
 اوقات بسر کریں گے آرام سے رہیں گے * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ پیغمبر خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں * فرمایا ﷺ لے کہ بہشت
 کی دیواریں سونے اور روپے سے بنی ہیں اور صحن مشک سے *
 اور گھاس وہاں کی زعفران اور کنکر پتھر وہاں کے جواہر * رسول خدا
 ﷺ نے فرمایا ہی کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے آواز آویگی کہ
 اے بہشت کے رہنے والو جو شیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہاں سے
 کسی کو نکالنا نہیں ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام کے گھر میں رہا کرو * اللہ تعالیٰ
 کسی نعمتوں سے نالا مال نہ ہو * اب کوئی یہاں نہ لگا موت کا منہ نہ دیکھ بگا
 * پھر موت کو دو زخیون اور بہشتیوں کے روبرو لا کر ذبح کر دالینگ
 * جو جس مقام کے لائق ہی وہ وہاں ہمیشہ رہا کریگا * فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے سورہ زحرف میں * وَذَٰلِكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أَدْرَأْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ
 تَعْمَلُونَ * اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی ہی تم نے بدلے

اُکھا مونکے جو کرتے تھے * یعنی دنیا میں اللہ کی تابعداری پر جو تکلیفیں
 اُٹھائیں تھیں اُسکے بدلے یہاں اب خوشی کرو سکا۔ چین میں ۱۱
 * اور ثابت ہی قرآن سے کہ بہشت میں ایسی نعمتیں ہشتون کو
 ملے گی کہ ہرگز کسی نے کبھی نہ دیکھا نہ سنا * اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ ہی
 کیا * جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ سورہٴ سجدہ میں * فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
 مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُوَّةٍ أَعْيِنِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * سو کسی
 جی کو معلوم نہیں جو بھلاؤ ہر اہی اُسکے واسطے وہ تھنہ تھک ہی
 آنکھوں کی بدلاؤ سکا جو کرتے تھے * اور فرمایا پیغمبر ﷺ نے کہ بہشت
 کی ایک کو تیر کی جگہ ساتون میں ہر ایک طرح کی خوبیوں میں تمام
 دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی * اور بہشتیوں کا جمال ایسا ہوگا
 تابان اور نور ہے چمکتا کہ سبکے وہم فہم میں نہیں آسکتا * اور
 میوے رنگ برنگ کے ایک میوے میں ستر طرح کا مزہ ملے گا * جس
 وقت بہشتی چاہیں گے مانتھے کھڑے لیجئے اُحیدم وہ میوہ موجود ہو کر نزدیک
 آجائے گا * بہشتیوں کا نہ پیشاب نہ پائخانہ جو کھائینگے بعد ہضم کے پسینا ہو کر
 بہہ جائے گا * نہ کسی کو ابھی کچھ آزار دکھ ہوگا * نہ کوئی کسی مصیبت
 میں پھنسے گا * ورنہ مردوں کی عمر پوری جوانی کی تین تیس تیس
 پر سکی اور عورتوں کی آٹھارہ آٹھارہ برس کی عورت مرد جب آپس میں ایک
 کو دیکھیں دیکھیں اُسکے حسن کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے * مرد سب

بے توار ہی امر دگی صورت ہو نگے حسن اور جمال عورت تو لگھا بسا
 جو کوئی صورت ایک آنکھی اپنی ماہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے
 اس کنارے تک روشن ہو جائے * اور ہر ایک عورت کے
 پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا * جس قسم کا جس وقت چاہیں
 پہنیں * وہی زیور انکی خوشی کے موافق رنگ و روپ طرح بدلتا
 جاویگا * بھر کھی بد رنگ ریلا پرانا ناقص نہوگا * اور جسکا درجہ
 بہشت میں سب سے کم ہو گا وہ بھی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا * ایک
 صوفے ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یا قوت کا ایک عرش کے نور
 کا * اور فرمایا عز وجل کہ وہاں کے مرد و نکو صومرد و نکلی قوت ہوگی * اور انکے
 بدن میں سوائے سرمہ اور سینہ اور بھون اور ناک کے کسی جگہ
 بال نہونگے اور کپڑا انکا اکثر صقرا و ہنر رنگ ہوگا * اور ہشتونکی
 خواہش کے موافق جس رنگ کا چاہئے موجود رہیگا * اور جب گوشت
 کھائے کا شوق کسی کو ہو یگا جانور پرند حاضر ہو کر کہیں گے امی موند
 کے دوستو تحت العرش کے باغ میں ہمارا مقام بھی پانی پیتے ہیں
 ہم دریائے سبیل * اور وہاں کے درختوں سے میوے کھاتے
 ہیں اچھے اچھے * ہم حاضر ہیں تم ہمیں کھاؤ کباب نوش کرد *
 بعد اذہم جانور ان میں سے جو ہونے والے اور آدھے
 ہونے والے موجود ہونگے * بہشتی جب انکو کھا کر آسودہ ہو جائیں گے پھر

و سے جانور حیوانیکے تیوں ہو کر اتر کر چلے جائینگے * یہ عجیب تا شاید لوگوں کو اچنبھا رہے گا * اور ہمیشتی مردوں کو زیور ہینگ لنگن اور آنگو تھی * ایسی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مہکت اُسکیے مدے میں نہیں ہو سکتی * اور حدیث میں آیا ہی کہ — مومنوں کو بہشت میں لیبھاویں گے * وہاں کے نادم آدمیوں اور گھوڑوں کو موتیوں اور یاقوتوں کے حراؤ زمین اور پالان ہاکھر سے کس کر حاضر کریں گے کہ مومن حوا رہو کہ جدھر چاہیں سیر کرتے پھریں * اور ہمیشتیوں کا سلام آپس میں جس طرح و ناپس مومنین کہتے ہیں، اَلْسَّلَامَ عَلَیْکُمْ یہی ہے * اور فرشتے کہیں گے * سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبَّتُمْ فَإِنْ خَلَوْا خَالِدًا اِنْ * یعنی سلام پہنچے تھو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ! میں ہمیشہ رہیں گا * اور فرشتے دنیا میں عہاں کھنڈے کو اُپر موکل تھے وہاں انکی رکاب میں حاضر رہیں گے * ہر ایک نگاہ اور مکان وہاں کے آنکو دکھا دیں * ایک بالا خانے کی چترائی ایک مہینے کی راہ * اور ہر بالا خانے میں ستر کو تھہریان جھکی انبائی چترائی بن تین کوس تک * ہر طرح کے نقش و نگار چمکتے انکی دیواروں میں کہ دیکھتے ہوئے آنکھوں میں چکا چوندھی لگ جاوے * اور ہر بالا خانے میں ہزار دروازے * اور خدمت کو ہر غلام باندی ہر وقت مستعد رہیں گے * اور ہر بالا خانے کے آگے ستر گھوڑے دو دو پر والے کھڑے رہیں گے * چلنے میں ایسے

تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو جایا پاسہ پاک کی چھپک بٹن
 ومان پہنچا دیوین * جب بہشتی ایسے سگانین جا پہنچا کہ جسکی ندید
 تھی نہ ستید * کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یا قوتیکے دانیکا بنا ہوا دھرا
 ہی * جسکی تعریف اللہ جل شانہ فرماتا ہی * فَبَیْهَآ مَرْرٌ مَّرْفُوعَةٌ
 وَآكَوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ * وہ تخت ماندی پر ہوگا اور آسمین بہہ خاصیت
 رکھی جاگی کہ جب وہے چاہیں اُتھہ جاوے * بہشتی اُسپر
 بیٹھینگے * اور خادم اُنکے قطار باندھکر خدمت کو کھڑے رہینگے *
 اُسدم بہشتی یوں شکر ادا کریں گے * اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَہٗ
 وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّعُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنَعْمُ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ *
 یعنی شکر اللہ کا جسنے صحیح کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس زمین
 کا بسین ہشب میں جہان چاہیں * سو کیا خوب نیک ہی محنت
 کرنیوالو نکھا * اُن بالا خانوں کے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی
 بیتھکر آ بس میں دنیا کی باتیں کیا کریں گے * نہایت خوشی اور آرام کی
 صحت بے لٹکے میسر آویگی * پھر ہر جمع کو پال پروردگار کی دیدار
 کی نعمت سے جو بہشت کی سب نعمتوں سے افضل ہی سر فراز ہوا کریں گے *
 یہہ تو تھوڑا سا احوال مجملہ بہشت کا بیان ہوا * اگر ہر ایک اُسکی
 نعمتوں کی حقیقت لکھوں تو برسوں نہیں بھی تمام نہو * اور دفتر و نابین
 بھی نہاوے * بس ای ہو سوا اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور

اسکی نعمتوں کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت یقین پایا چاہتے ہو اور
 اسکی مہربانی اور لطف کے گھر یقین رہا چاہتے ہو تو وہ بیان کرداد
 یک کاموں میں مشغول رہو * ہمیشہ اللہ و رسول کی فرمان برداری
 بجالاؤ * گناہ کے کاموں سے خوب اپنے تئیں بچاؤ * ہر سے عداوت سے
 کنارہ ابرآور سے اعتقاد و نسیحوی * برونگی صحبت سے اپنے تئیں
 دور رکھو * ہر دعا یقین بہشت کی تمنا ظاہر کرو * اور دوزخ سے
 نجات مانگو * حضرت پانچمپر صاحب نے فرمایا ہی جو کوئی اخلاص
 سے تین دفعہ کہے گا خداوند ارحم الراحمین کو بہشت نصیب کرے * بہشت بھی اس
 آدم کی خواہش حق تعالیٰ سے گریگی * اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے
 اپنی خلاصی چاہے گا دوزخ بھی اسکی حدائی کہے خواہش رکھے گا *
 یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی طاعت
 اور حکم برداری کی توفیق دے * اور یک کاموں پر ثابت قدم
 رکھے اور ہر سے کاموں سے دور * اپنے نبی محمداور انکی اولاد اور
 اصحاب باوقار کی عزت سے یہ دعا میری قزل فرما * آمین ثم آمین *

* آتھوان باب ما باب اور ہمسائیک حق کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسی اسر ایل میں * فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ
 وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا * وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
 مِنَ الرَّحْمَةِ * ترجمہ * جو کہہ انکو یوں اور نہ بکھرک اور کہہ

انکوبات ادب کی اور جھٹکا انکے آنکے کندھے عازمی کرے
 نیاز سے * اور اسی آیت سے پہلے فرمایا * وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا
 تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ رَبَّ الْوَالِدِينَ أَحْسَنًا * ترجمہ * اور حکم کیا تمہارے
 رب نے کہ نہ ہو جو اس کے سوا کسی کو اور ماباپ سے بھلائی کرو *
 ان آیتوں سے ماباپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے
 با ادب رہنے کو فرمایا * اور اپنی عبادت کے ساتھ انکی تابعداری کا
 حکم کیا * اور بھلائی کرنا ان سے یہ کہ اپنی خوشی پر انکی خوشی کو
 مقدم رکھنا * جس کام میں دے راضی رہیں وہی کام بجالانا * لیکن
 یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہی * اُسے
 سمجھ لو کہ اگر ماباپ کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی تابعداری
 اچھے خاصے تو اُسکو نہ کیا جائیے کہ اللہ کا حق انکے کہنے پر مقدم ہی
 اور مقدم بھرا انکی خدمت کرنے میں قصور نہ کرے * اور بے ادبی
 کے لفظ انکے سامنے زبان سے نہ نکالے * بابر راضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ پیر خیر خدائے سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتری *
 فرمایا نازتھیک کر کے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی ماباپ سے اور خوش
 رکھنا ہمسایہ کو جو یہ کام نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسے راضی نہیں
 ہوتا * اور اُسکو دوزخ میں ہی جاوے دینا * اور فرمایا کہ جو شخص
 اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اُسکو چاہیے

کہ مابا پسے ساو سک اور اپنوں سے مابپ رکھے * نقل ہی کہ ایاب
 برگ کہتے ہیں ہیں کہ نے تورات میں : بکھا ہی کہ حق تعالیٰ فرمائی کہ امی
 فرزند آدم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اور ماباپکی رضامندی
 حاصل کرو کہ تم بہشت میں جگہ پاؤ * اور ہر طرح کی آفتوں سے بچو * پیغمبر
 خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماباپکے دکاور بچیدہ کریگا اُنکے دل کو
 دکھ پہنچاویگا کیسی ہی عبادت کریگا قبول نہوگی * بہشت میں جانے
 نہاد یگا * نقل ہی کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت
 میں عرض کی کہ میری ما بہت ترہیا اور ضعیف ہو گئی ہے * میں اپنے ہاتھوں سے
 اُسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہوں طہارت کرواتا ہوں غلاظت اُسکی
 دھویا کرتا ہوں فرمائیے کہ ماکحق مجھ سے ادا ہوا یا نہیں آپ نے فرمایا
 اگر تو ۱۰ صی طرح سو برس تک ماکی خدمت کرتا رہے تو بھی اُسکے حق
 سے باہر نہیں ہو سکتا * مناسب ہے کہ جب تک جیتا رہے اُسکی
 خدمت کبار * اللہ تعالیٰ رحم کرے تو تجھ کو بخشے * اور فرمایا ﷺ نے
 اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماباپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے *
 جو کوئی مابا پسے نیکی کریگا اللہ اُسے راضی رہیگا * اور فرمایا کہ
 جو کوئی ماباپکے منہ پر محبت سے نظر کرے حج مقبول کا ثواب پاوے *
 اور جو شخص ماباپکی قبر پر زیارت کو جائے ثواب پہنچاوے * اُسکے
 نامہ اعمال میں حج اور عمر لکھا ثواب کھا جاوے * کیا پ میں کھا ہی کہ

ماما پ کے دس حق ہیں * بھولے ہوں تو کھانا کھلاؤ * ننگے ہوں
 تو کپڑا پہناؤ * عزت و حرمت اُمّی پکار کھئے * جب بلا دین بے قدر
 حاضر ہووے * اُنکے حکم اور ونکے حکم سے پہلے بجالاؤ * مگر اُنکے
 کہنے سے مدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف حکم
 خدا اور رسول کے ہوں ہرگز نہ کرے * کرتی بات اُنسے نہ کہے * بے شرمی
 کے کلام اُنکے سامنے نہ بولے * اُنکا نام لیکر نہ پکارے * راہِ یقین
 چلتے ہوئے اُسے آگے نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہوں تو بھی نرمی
 سے اُنکو سمجھاؤ شریعت کے احکام بتاؤ بے زبرد تو بیخ نہ کرے
 اور جو ناہن تو چپکا ہو کر اُنسے الگ ہو رہے بریکامون میں اُنکا شریک
 نہ ہووے * اُنکے حق میں بھلائی کی دعا مانگا کرے * اور ماما پ پر ادلاؤ
 کے چار حق ہیں * نام اُنکا اچھا رکھئے * احکام شریعت سکھاؤ * اور
 قرآن پڑھاؤ * ختم دلاؤ * وصیت ہو تو نیک عورت سے شادی
 کرواؤ * اس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
 کہ حضرت کیوث میں ایک شخص تھا جس کا نام علقمہ تھا اپنا مدھانیک
 کار صدقہ جراث بہت دیتا * اچانک بیمار ہوا ہلاکی کو پہنچا اُسکی
 بی بی حضرت پیغمبر ﷺ کی خدمت میں گئی * بولی یا حضرت میرا خاوند
 جان کنہ فی کی حالت کو پہنچا * حضرت نے تین شخصوں کو حضرت علی
 حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ رضی کے پاس

تلقین کے لئے بھیجا کہ کلمہ شہادت سناؤ میں * تینوں بزرگ جب
 وہاں پہنچے دیکھا کہ علقمہ بتری سختی کی حالت میں گرفتار ہیں
 کلمہ پڑھا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ***
 دیکھا کہ علقمہ چاہتے ہیں کہ اُس کلمے کو ادا کریں پر زبان انکی یاری
 نہیں دیتی * جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تو پھر کہ حاضر تکی جناہین
 گئے اور یہہ احوال بیان کیا حضرت نے منجرب ہو کر فرمایا کہ انکی ماجینی ہی
 * کو گونے عرض کیا کہ جیتی ہی * بلا کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہنچاؤ
 اور اُسکا دل اپنے ساتھ یہاں تک لاؤ * حضرت بلال گئے اور یہہ
 پیام پہنچایا اور کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہی کہ اگر تم نہ آؤ گے
 تو میں وہاں آؤنگا * یہہ بات سنا علقمہ کی مانہ کہا کہ میرا جان مال سب کچھ
 ﷺ پر صدقے ہی * میری کیا مجال کہ حاضر نہوں * یہہ کہہ کر اُتھیں
 اور عصا ہاتھ سے تکیتی ہوئی چلے گئے * حضور ﷺ پہنچ کر اسلام علیکم
 کہہ کر بولیں * لو نہ تھی حاضر ہی جو حکم ہو حضرت تکی جو ہیں ادھر نظر
 بتری انکی تعلیم کو اُتھہ کھڑے ہوئے * بہت آؤ بھگت سے اپنے
 پاس بٹھلایا * پھر پوچھا کہو علقمہ کی ماٹھہ راہ کیا کیسے کام کیا کرتا ہی *
 اُٹھو نہ عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطواری ناز و نہ خوب ادا کرتا ہی *
 صدقہ خیرات بہت دیتا ہی * لیکن میری رضامندی نہیں چاہتا * سب سے میں
 اپنے فیض میں نہیں حضرت نے یہہ پوچھا * کہا کہ اپنی جو روکی باتیں سنکر

مجمع سے قصبہ کرتا ہی اُسکی خاطر میری خاطر پر غزیر رکھتا ہی * حضرت نے
 خیال کیا کہ یہی سبب ہی علقمہ کے صنفہ سے کلمہ پہن نکالتا * بلال کو
 حکم فرمایا کہ گرتیان جمع کر و علقہ کو اُس میں ڈال کر حلانا ہوگا *
 اُنکی مائے یہ حکم سنکر عرض کیا * یا رسول اللہ صنفہ قے نہ مارے میرے
 بیٹے کی کیا تصویر ہی جواب احکم آپ دیتے ہیں * فرمایا کہ میں چاہتا
 ہوں کہ دنیا میں اُسکو جلاؤں جو عاقبت کی آگ سے اُسکو تھوڑی
 مخلصی ملے * امی علقمہ کی مائیں قسم کھاتا ہوں اُسکی جسکے قصبہ قدرت
 میں میری جان ہی * کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہو گی ناز روزہ
 خروخرات اُسکو کچھ فائدہ نہ کریگا * اللہ تعالیٰ کے بہان اُسکا پچاؤ
 نہ ہوگا * یہ سنکر بولی یا رسول اللہ اگرچہ علقمہ نے مجھکو بہت رحیمہ رکھا
 تھا پر اسوقت میرا دل اُسپر جا * اور آپ کے فرمانے سے کلیجہ
 کانپ اٹھا * حضرت گواہ رہیں کہ میں نے اُسکی تصویر معاف کی
 اور اُسے راضی ہوئی * پھر حضرت نے اُن تینوں اصحاب کو
 علقمہ کے پاس روانہ کیا * وہ تشریف لے گئے * باہر سے سنا کہ
 علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے بہ آواز بلند ادا کرتے ہیں *
 وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق سلیم ہوئے * حضرت رحالت ماب
 کہ کو خبر ہوئی آپ وہاں تشریف لائے ناز جنازہ کی ادا کی * پھر بعد
 دن کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا * پیارے خرددار ہو جو شخص

اپنی جو رو یا کسی اور کی خاطر باپ کو اذیت دیتا ہی وہ خدا کے غضب
 میں گرفتار رہتا ہی * اُسکی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی حضرت نے
 فرمایا ہی کہ بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک دل اور زبان اُسکی
 یکساں نہ ہو وے اور مسلمان نہیں ہوتا جب تک ہمسا ئے کی تکلیف دہی
 اپنے تئیں شریک نہ کرے * سو ہمسا ئیکا حق مابا پکے برابر جانو *
 ہر گز کسی بات میں مقدمہ نہ بھڑکھڑکرو * اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور
 رسول پر ایمان لایا ہی اُسکو چاہئے کہ حق ہمسا ئیکا ادا کرے *
 ایک نے سوال کیا کہ نہ ایسے ہمسا ئیکا حق لیا ہی * حضرت نے بیان
 کیا کہ جس قرص مانگے دیوے ہتھے ہوئے نہ چھپا دے * جب ملاوے جاوے *
 جب بیاہ ہو بیاہ پر مہی کرے * جب سفر کو جاوے اُسکے اصباہ
 اور اہل عیال کی نگہبانی میں رہے جب کسی مصیبت میں گرفتار
 ہو اُسکا شریک ہو وے کس طرح اُسکو دکھ نہ دے بھلے کامونکی
 اصیحت کرے * یہ وہ من ہمسا ئیکا حق ہی * اگر ہمسا یہ کافر ہو تو اُسکے
 چار حق ہیں اول اُسکے ساتھ بھلائی کرے * دوسرا حق اُسکے
 مال میں کچھ طمع نہ رکھے * تیسرا حق اپنی تکلیف اُسپر نہ آئے * چوتھا
 حق اُسپر زور و ظلم نہ پہنچاوے * خداوند اہم کو ادریس مسلمانوں کو
 انیس توفیق عایت کر کہ مابا پ خویش اقربا لگائے بیگانے دینا میں ہم سے
 خوش و خرم رہیں * اور بعد مویکے نیکی سے یاد کریں * آمین یا رب العالمین

* نوان باب سود کھانے والوں کے جان میں *

فرمانا اللہ تعالیٰ نے میرے چہرے کے چھتھے راع میں نماز ادا کرنے
 البیع مثل الزبوا * واحل الله البيع وحرم الزبوا * فمن
 جاءه موطئة من ربه فانتهي فله ما سلف * وامرؤ الى الله
 ومن عاد فادلتك اصحاب السارهم فيها خالون * بين يوتي

کہا سود اکرنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا * اور اہم نے ظاہر کیا

سود اور حرام کیا سود * پھر جس کہ پہنچتی لصیحت اسکے رہتی اور

بار آیا نو اسکا ہی جو آگے ہو چکا * اور اسکا حکم اللہ کے اختیار یعنی چاہے

پکڑے چاہے بھوڑے اور جو کوئی پھر کرے نئے حکم کے بعد وہی

ہمیں وراخ کے لوگ * دے اسی میں رہا کریگے * اس آیت سے

معلوم ہوا کہ آگے کافر سوداگری اور سود لینے کو ایک جیسا ہی

تھو تھے مسلمان سود کھانے والے یہ ہیں کہتے ہیں کہ سود لینا بھی تو

تجارت ہی اور اسکا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہی * سوائے تعالیٰ نے

کھول کر فرما دیا کہ سود حرام ہی ہے جیسا اور قریب شتمند اکام نہ آویگا

بعد اس حکم کے جو کوئی مسلمان ہو کر سود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا * دفعہ

۱۰۰۰۰۰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے کہ

جس رات مجھ کو ساتویں آسمان پر لے گئے دیکھا میں نے ایک کرد

کہ کہ سرانگے نیچے اور پانوں اُنکے اوپر ہیں * بیت بھول کر مشاب

کی صورت اور یہ ہیں مناسب چھو آنکھ اندر بھر کے نظر آتے ہیں
آنکھوں سے انکی پیب بھی جاتی ہی نہایت بد بو پائی آتی ہی یہ حال دیکھ کر
میں نے جھریں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت خذاب
پڑنا پکڑے گئے ہیں * جنریں نے بتلایا کہ یا اللہ یہ لوگ دنیا میں نہ تر
ہو کر سو دکھا با کرتے تھے سو ایسے سخت خذاب میں ڈالے گئے * اذر
جنرین آیا ہی کہ جو کوئی حرام سے مال جمع کر کے یعنی ظلم کر کے سو و
لیکے زنا کر کے رشوت لیکے چوری وغیرہ کر کے خیر خیرات کرتا ہی اچھے
کاروں پر لگاتا ہی جیسا نہ کھانا کپڑا دینا * پل مجھ مہمان سرا بنانا * اللہ
تعالیٰ ہی درگاہ میں وہ نیک کام اسکا قبول نہیں ہونا * ہرگز اچھے کچھ
ثواب نہیں پانا * سمجھی کیونکہ یہ مال اسکا نہیں اور اسکی مالک میں
نہیں آیا * اور جب تک کوئی چر کسی کی مالک میں نہ آوے اس میں
تصرف کرنا جائز نہیں * جسکا مال ہی وہ ثواب باد لگایا متصرف کا
احمال نیک مالک کو دلایا جاوے گا اور ایسی کھائی کھا کر جو کوئی نیک
عمل کرتا ہی اسکا وہ عمل بھی ہرگز منظور نہیں ہوتا * بلکہ اللہ کی نافرمانی
کے سبب اسکی اوپر اتنی لعنت برستی ہی * اور اللہ تعالیٰ نے
مذلوہین سپارے کے تیسرے رکوع میں نافرمانوں کے حق میں
ارشاد کیا ہی * اَلْهٰلَکُمْ نُنَبِّئُکُمْ بِاَلَاخْسَرٰیْنَ اَعْمٰلًا * اَلَّذِیْنَ ضَلَّ
مَعَهُمْ فِی الْهٰیۃِ الدُّنْیَا رُحْمًا یَّحْمَلُوْنَ اَنۡھُمْ یَّحْسِنُوْنَ صَدَقًا *

* ترجمہ * تو کہہ اے محمد ص ہم بتا دیں ٹکوکنے کا کام بہت خراب ہوئے
 * جنکی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی بٹن اور وے سمجھتے ہیں
 کہ خوب بناتے ہیں ہم کام * اسے معام ہو اگر حب تک کوئی
 مسلمان نہ بنے یعنی اپنے عقاید دینداری کے تھیک نکرے * اور فرقہ
 ناجیہ یعنی سنت و جماعت کے طریق پر نہ چلے اور جن باتوں کا حکم ہو اسی
 اُن کو اختیار نہ کرے اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہی اُن کو چھوڑے اور
 برا بنائے * اگرچہ لاکھوں ہی روپیئے اپنی دانست بٹن اللہ تعالیٰ کی
 رضامندی کے کام سمجھ کر خرچ کرے ہرگز وے کام اُسکی جناب پاک بٹن
 مقبول نہ ہونگے * اور اُسکی محنت اور سعی کچھ فائدہ نہ کریگی مذہب برباد جایگی *
 سو پہلے جانئے کہ اپنے عقاید درست کرے * اور مقدمہ بھرنیک عماولن پر قائم
 رہے اور برے عمارت سے بھاگے * کیونکہ جو درخت کی جڑ مضبوط ہوئی
 تو شاخ ہری رہیگی پھل بھی لگینگے * اور جو جڑ تلت گئی یا ناقص ہو گئی
 تو پھل کا ہی کو لگینگے * اگر لگے بھی تو پھر جھڑ کر گر پڑینگے کچھ کام کے لاین
 نہ ہونگے * روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے * لَعَنَ اللَّهُ اَكِلَ الْاَلْوَبِ
 وَصُوْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَهِيدَهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ * ترجمہ * لعنت کی رسول
 ﷺ نے سو دیکھا نیو امے اور دینے والے اور اُسکے تمسک کھنے
 والے اور اُسکے گواہوں پر * اور فرمایا کہ یہ سب گناہ بٹن
 برابر ہیں * اور فرمایا سو ماسو لے سے رو پارو لے سے گیارہون

ایہ دوسے جو جہ سے خرماء سے نکلتے ہیں سے برابر لے لے رہے ہیں
 جو کوئی ان چیزوں میں کچھ زیادہ لیکر سودا کرتا ہو گا * اور جس شہر
 اور مکان میں ہیں وہ خوار بہت ہو گئے وہ شہر اور مکانوں البتہ ویران
 ہو گا * وہاں کچھ چیزیں ہیں برکت باقی نہ رہیگی * مگر قرض دینا کسی
 کے لئے مافعت اس کا ثواب البتہ بہت ہی * حضرت ﷺ نے
 فرمایا ہے کہ سراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر ہیں
 کہنا دیکھا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ میں خیرات کرے اس کو
 دس درم کا ثواب ملے گا * اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم
 کسی کو قرض دے اس کو اتنا ہر درم کا ثواب ملے گا * اس ایادت
 کا سبب میں نے حریئل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے کہا کہ
 جب کوئی خدا کی راہ میں کچھ دینا ہی کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو
 پہنچاتا ہے * اور آدمی قرض نہیں چاہتا مگر احتیاج کے وقت * اس
 واسطے قرض لینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہوا * وزن اور ناپ
 میں لینے کے وقت زیادہ لینا اور دینے کے وقت کم دینا دونوں بہت
 برا ہی * فرمایا اللہ صاب نے سورہ مطففین میں * وَيَلِّ لِلْمُطَفِّفِينَ
 الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوا لَهُمْ اِرْزُقُوهُمْ
 يَخْسِرُونَ * غرابی ہی گتھانے والوں کی جب ناپ لین دے تو ترہا کر
 لیں اور جب ناپ دین ان کو یا تو لہیں تو لکھتا کر دیں * ایسے لوگ

جس طرح کے گناہ کر کے اپنے لڑکے بالوں کو کھلا دیتے ہیں دنیا کھاتے
 ہیں قیامت کے دن دے بڑی صحتی بین گرفتار ہونگے * بڑی حسرت
 ہی کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہی اُسکو بھیج کر دنیا کو جو شخص
 ناپسند ہی مول لیتے ہیں * اور دنیا کی تول کہ کچھ خبر نہیں رکھتے * جو
 حقیقت بین یہ لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے * اور دنیا کی باز پرس
 کا خطرہ مطلق نہیں کرتے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا
 جو سب سو دُور ہو گئے * کہیں نے پوچھا یا نبی اللہ فرمائیے کیونکہ سب
 لوگ سو دُور بن جائیں گے * آپ نے فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سو دُکا معاملہ
 کریگا کوئی اس کام میں نہ دکرے گا کوئی درمیان میں وکیل بننے کا کوئی
 گواہ ہوگا کوئی کھنے والا غرض دنیا میں سو دُکا کاروبار ایسا بھی یادگار
 کسی کو اس کا کھانا عیب نہ معلوم ہوگا * بلکہ کوئی منع کریگا تو تعجب
 جائیگا * پھر کسی کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھیں گے * اُسکو اپنی اچھی بڑی
 کمائی جان کر دل میں اُسکی برائی کو آنے نہ دیں گے * پھر اس ضد اور
 نافرمانی کی چلن کے ساتھ اپنے تئیں اچھے مسلمانوں میں گنتے رہیں گے *
 حقیقت یہ ہے تو دشمن ہیں خدا اور رسول کے * چنانچہ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا ہی تیسرے سپاہی کے چھتے رکوع میں کہ جو سو
 لینا بعد حکم کے نہیں چھوڑتے ہو تو نبردوار ہو جاؤ گے کو اللہ اور
 اُسکے رسول سے * نہاؤ اب اسے زیادہ اور کیا منو گے کہ

ہی * سوائے کے نزدیک ان کا سونے کے برابر کوئی عبادت مثیبت تر
 بندہ دیکھے حق یقین یقین * کیونکہ تا بعد اری کی صورت اس میں خوب
 پائی جاتی ہے اور مال سے * اور دنیا یقین یقین بہت پیار سے
 ہیں * ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف ہو اور مال گھر سے باہر
 نکال دے سو وہ غافلان دونوں سے بندہ کو جانچتا ہے * حضرت عبداللہ
 حضرت عباس کے بچے راضی ہوئے انہی کہتے ہیں کہ حضرت
 ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ
 اور عشرہ دے تو اس کی نماز قبول ہوگی اور
 فرمایا ﷺ * عَنْ أَنَاةِ اللَّهِ مَا لَا فَلَهمْ بَوَّ زَكْوَتَهُ مَثَلٌ لَهُ مَالُهُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبَبَتَانِ نَطَوْقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ
 يَأْخُذُ بِهِمَا مَنِيَّةً ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ * ص کو دیتا ہے
 اللہ تعالیٰ مال پھر ادا یقین کرتا وہ اُسکی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال
 قیامت کے دن سانپ سر گنجا جسکی آنکھوں پر دو نقطے حیاہ ہیں
 لپیٹتا جاتا ہے وہ سانپ گردن یقین طوق کی طرح پکارتا ہے وہ دونوں
 جڑوں سے اپنے مال کو پھر کہتا ہے میں تیرا مال ہوں اور گنچ *
 یعنی وہی مال زہر دار اثر دہا بنکر آدمی کے گلے یقین لپیٹے گا * اور اپنے
 ہر سے ہر دم اُسکے کلیجے کو پانی پانی کریں گا * اور فرمایا جو کوئی مالکی
 زکوٰۃ دیتا رہتا ہے اُسکا مال پاک و طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے

جعفر باقی رہتا ہی اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتا ہی * اور اس کے
 اور اس کے ماکہ و آفتونسے پکاتا ہی اور فرمایا کہ جب میری آمدت
 میں کئی چیزیں ظاہر ہونگی اس میں بدی میں سب سے پائے جائیگی *
 ایک یہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہوئے گینگے تب کئی طرح کے مرض
 دنیا میں پھیلینگے * ہزاروں آدمی ایک ہر ایک مرے گینگے *
 دوسری یہ کہ جب لوگ سو واپس میں ظاہر لینے گینگے *
 ان کے جانوروں پر آفت آدگی گائے گور و بھیرتی بکریاں ہزاروں
 مرتگی * تیسری یہ کہ جب زکوٰۃ و یمامہ قوف کریں گے بانی بر سر
 بند ہوگا قحط سالی پڑیگی * چوتھی یہ کہ جب نماز پڑھنے میں سستی
 گاہی کریں گے * مال روزی نایگی تو انوائت دل پھرینگے * پانچویں یہ
 کہ جب آپس میں عہد شکنی کریں گے دشمن کے لوگ ہر طرف سے
 انکو گھیر لینگے خون ریزی مچیں گی * چھٹی یہ کہ جب مالدار فقیر و نکمے
 صدقے سے ہاتھ کھینچینگے اور لوگ لینے کے وقت تول میں زیادہ لینگے
 پھر دینے کے وقت کم دینگے مہنگی پڑیگی ظالموں کی حکومت ہوگی * سو یہ
 سب پائش گردی ہمارے پیغمبر خدا ﷺ کی اب ظاہر ہوئی اور ہوتی جاتی ہی
 اسی بھائیو مسلمانیکادھوا کر نیوالو خوب سوچو اور دھیان کرو اپنے
 گمراہان میں تلخہ وال کر و اب تو غشیان کرتے ہو دولت کمانے
 ہر حرام حلال کچھ نہیں دیکھتے کہنا چھنا چھنا چھنا ہر گز نہیں مانتے *

جس بین دولت ہاتھ لگے وہی کرتے ہو بلکہ حرام کو تاویل کر کے حلال بناتے ہو جب جانتکندنی کسی حالت پہنچائی اُصوقت اُسکا حال بے شبہ معلوم ہو گا ایسی نافرمانی کا مزہ بیشک چکھو گے اور ہمیشہ اُسکی مرزا پاتے رہو گے * اور کتاب بین لکھا ہی کہ جو کوئی زکوٰۃ دیتا رہے گا عشر ادا کرتا رہیگا اُسکو پہلے آسمان بین منجی دوسرے بین طیب یعنی پاک تیسرے بین مطیع یعنی حکم بردار چوتھے بین بار یعنی یک کار پانچویں بین معطی یعنی دانا تھتھو بین بین مبارک ساتویں بین سفور یعنی بخشا گیا کہہینگے اور جو زکوٰۃ اور عشر ندیگا وہ پہلے آسمان بین بخیل دوسریا بین دُئیم تیسرے بین لعین چوتھے بین خدا کا دشمن پانچویں بین گنہگار چھتھو بین بین بے برکت ساتویں بین بد نخت کہنا دینگا * اور فرمایا کہ جو کوئی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہیں کیا کرتا اُن کا دیندار رہنا ہی * قیامت کے دن دے حق دار اُنکی کمرین پکارتینگے اپنا حق مانگیں گے * جب وہ اُنکو کچھ نہ دے سکیں گے * ابہ تعالیٰ اُسکے عمل نیک حق دار و نیکو دلا دینگا * اُسکو مفلس اُکو مالدار بنا دینگا * وہاں تو وہ اُس خدا بے گرفتار ہو دینگا یہاں وارث اُسکے آپس بین حصہ بخر کر لینگے * اپنی خواہش کے موافق جس طرح جی چاہیگا اُتروینگے پھر نکلیں گے * امی مسلمانو غافلویہ کیا عقل ہی کہ کیسی کیسی محنتوں سے مال جمع کرو * کس کس کا گلا کات کے ظلم کر کے دولت مند بنو * پھر

اُسکا فائدہ کچھ نہ اُٹھاؤ اُنہی دیکھتے ہیں پترو * وہ ہر اپہین کرے مزے
 آتے اورے * علاوہ اسکے دوسری کمائی جیسی تمبھاری اس نخل کے سبب
 بچھن جاوے * اور فرمایا ﷺ نے صدقہ دینے والوں کے جسم سے ستر
 بلا دور ہوتی ہی * اور فرمایا جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناوے جب تک
 وہ کپڑا اسکے بدن میں رہے گا ہر روز اتھارہ نیکی دینے والے ایک حق بین
 کا ہی جاگی * اور جو بھوکھے کو پیٹ بھر کھلاتا ہی ووزخ کی آگ سے
 نجات پاتا ہی * اُسکے اور ووزخ کے درمیان پانسو برس کا فرق
 ہوتا ہی * کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہی فرمایا مومن
 کا دل خوش کرنا اور بھوکھے کو کھانا * اور فرمایا انجیل اللہ تعالیٰ اور مومنوں
 سے دور ہی اور ووزخ سے نزدیک * اور سنخی اللہ تعالیٰ اور مومنوں
 سے نزدیک ہی اور ووزخ سے دور * نقل ہی کہ ایک روز حضرت
 ملک الموت حضرت داؤد عم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان
 خوبصورت ایک صیرت وہاں آیا * حضرت داؤد نے اُسکی تعریف
 کی * ملک الموت نے کہا اُسکی خوبی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اُسکی
 ہو چکی * حضرت داؤد نے فرمایا کیونکر جانتے ہو * کہا کہ اللہ تعالیٰ کا
 حکم مجھ کو پہنچا ہوا ہی کہ سات دن کے بعد اُسکی جان قبض کروں * یہ بات
 سن کر ہی حضرت داؤد بہت غمگین ہوئے * بعد سات روز کے وہی
 جوان بھر حضرت کے پاس آیا * نہایت متعجب ہو کر دل میں

نہال کر لئے گئے کہ شاید ملک الموت نے سات مہینہ یا سات برس کہا ہو مگر میں
 بھول گیا * اسمیں حضرت ملک الموت سے پھر ملاقات ہوئی حسب پوچھا نہ ورنہ
 بیان کیا * سچ ہی اس جوانکی عمر تمام ہو چکی تھی * یوں ہوا کہ جس دن
 وہ مرتا اُس نے اللہ کی رضا مندی پر فقیر و نکو بہت کچھ دیا * فقیر و نیک
 ملکر اُسکی درازی عمر کے واسطے مناجات کی * حق تعالیٰ نے اپنے
 کرم سے قبول کر لی * سات و نکو سات برس سے بدل دیا * اُسے
 معاف ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے جو چاہے کرے * و ایلی اُسکی قرآن
 شریف کی آیتیں ہیں * **وَلَكِنَّ اللَّهَ بَفْعَلْ مَا يُؤَيِّنُ** اور **اللَّهُ
 يَهْدِيكُمْ مَا يَرْيَدُ** اور **إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ** * بعضے ملامد اس
 قدرت سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھ
 قدرت نہیں کہ کوئی نیا حکم کرے * جو کرنا تھا کر چکا * سو ایسے لوگ
 تو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں اور نادان محض کہ اُسکے کمال میں
 جو ہر دم کاماں ہی نقص پہنچاتے ہیں * الہی ہم کو اور سب مومن کو
 بھلے کاموں کی توفیق دے اور برے کاموں سے دور رکھے * ہر مت
 سے اپنے رسول مختار اور انکی آلاء اطہار کی * آئین یارب العالمین
 * گیارہواں باب شراب وغیرہ نشائیں والو نیک بیان ہیں *

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساتویں سپارے کے دوسرے رکوع میں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ

رَجُسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ * ترجمہ *
 ای ایمان والو یہ جو بھی شراب اور جو اور بت اور پاسے گند سے
 کام ہمیں شیطان کے * سوان سے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو *
 تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی سر آئیے کہ نت
 لانے لگے وہ تھوڑا بہت سب حرام اور نجس ہی * اور جو چیز نشالاوے
 مگر سرتی نہ ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت اور جو
 وہ کہ شرط بدنی کسی چیز پر کہ اُس میں جیت اور ناز ہووے وہ حرام
 ہی * اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں * باقی جو لھلیں کہ اُن میں
 شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر شرط لھلیے تو جو انہیں لیکن یہ کہ شیطان
 ماس بہانے سے اللہ کی یاد اور ناز سے روکتا ہی * بی بی عائشہ رض
 نے کہا کہ فرمایا رسول ﷺ نے * مَا أَشْكُرَ مَنَّةَ الْفَرْقِ فَمَلَأَ الْكَفَّ
 مَنَّةَ حَرَامٍ * جو چیز نشالاوے فرق بھرہینے سے ایک چلو بھر بھی
 اس کا حرام ہی * فرق سولہ رطل کا ہوتا ہی اور رطل ہوتا ہی ایک
 ہوا آنتھ بھری سا ترہم چھ مانٹے کا اور بھری سا ترہم دس
 مانٹے کی * یہاں فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا
 چنا پڑا گلی حدیث سے ثابت ہوا * روایت کی احمد اور ترمذی
 اور ابو داؤد نے * کہا جابر رض نے کہ فرمایا رسول ﷺ نے *
 مَا أَشْكُرُ كَثِيرًا فَقَلِيلَةً حَرَامٍ * روایت کیا ابویوسف اور ابوی

ذاد اور ابن ماجہ * ترجمہ * جس چیز کا ہت نہ لاوے اُس کا
 تھوڑا بھی حرام ہی * ایک صحابہ نے پوچھا کہ یا حضرت میں نے
 یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ حرام ہوئی اُس کا کیا
 حکم * فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو اُس کے باصنوں کو * ایک
 روایت یوں ہی کہ اُنھوں نے پوچھا کہ میں اُس کا سرکہ بناؤں حضرت
 نے فرمایا یا نہیں * ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے مسسرہ برہ
 کی پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیہ شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ
 چیزوں سے ہوتی ہی انگار اور کھجور اور گیہون اور جو اور شہد سے
 اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہی جو تھپاؤ سے عقل کو یعنی آدمی کو مست بیہوش
 بنا دے * روایت کی بخاری نے * م * اور اسی مضمون کی
 حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے پیغمبر خدا ﷺ کے قول پر
 نعمان بن بشر سے روایت کی ہی * انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب
 حرام ہوئی شراب امدون ہم کو انگوری شراب بنتی نہ تھی مگر تھوڑی
 * اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خمر سے روایت کی بخاری نے
 * کہابی لی عایشہ رضی اللہ عنہا نے حوال کیا کسی نے رسول ﷺ سے کہ
 بتیغ یعنی شہد کی شراب کا کیا حکم ہی * فرمایا کُلْ شَرَابِ مَسْکُوٍ فَهُوَ
 حَرَامٌ مَتَّفِقٌ عَلَیْہِ * ترجمہ * یعنی جو پینے کی چیز نہ لاوے وہ حرام ہی *
 کہتے ہیں کہ یمن کی یہی شراب تھی * اور قاموس میں جو متبر لغت

کسی کتاب ہی اُصہین لکھا ہی خمر وہ چیز ہی جو مست کرے * وہ انگور
 کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور یہی صحیح تر ہی کیونکہ جب
 خمر مدینے بین حرام ہوئی اُسوقت وہاں انگور کی شراب نہ تھی بلکہ
 وہاں کے لوگ خمر سے شراب بناتے تھے * اور وجہ تسمیہ خمر کا یوں
 ہی کہ لغت بین خمر کے معنی ہتھیائے اور مخلوط ہونے کے ہیں * اور
 خمر ہتھیاتی ہی عقاب کو اور پراگندہ کرتی ہی اُسکو * اور ابن عمر رضی اللہ
 عنہما کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ
 حَرَامٍ رَوَايَتُ کِی مسلم نے سب نشے کی چیز خمر ہی اور سب نشے
 کی چیز حرام ہی * م * انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوال کیا کسی نے
 حضور سے کہ صر کہ نایابا جو سے خمر سے فرمایا آپ نے نہیں روایت کی مسلم
 نے * م * ان حدیثوں کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب انگور
 اور لہجور وغیرہ پر موقوف نہیں * جو کھانے پینے کی چیز نشالاوے
 اور عقاب کو ہتھیائے وہ خمر ہی * اُسکی تصویری بہت سب حرام
 ہی * چنانچہ امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد ان تینوں اماموں کے
 نزدیک اور امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد شیعہ ہیں اور فتویٰ اس مقدمے
 میں کہتے ہیں کہ اُنکی رائے پر دیا گیا ہی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے
 اگلے پچھلے علما و لکھائیں مذہب ہی * ان حدیثوں کی اور ان اماموں کے اتفاق
 کی رو سے تائیدی کی روٹی اور تائیدی وغیرہ کا صر کہ اور وہ چیز جس

ہیں نشہ کی چیز کچھ مای ہوئی ہو کھانا بہتر نہیں اگرچہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 علیہ کے نزدیک درست ہی * پراہل و رع محتاط مسلمان کو مناسب ہی
 کہ اسے دور رہیں * اور دیلم رض سے روایت ہے کہ ایک شخص
 حضرت کے پاس آیا اور اسے عرض کی کہ ہم سرد ملک
 میں رہتے ہیں اور سختی اور محنت کے کام کیا کرتے ہیں *
 اور یہ بغیر قوت بدنہ نہیں ہو سکتا * اور شراب پینے سے ہم کو
 قوت ملتی ہی کیا ہم بیہوش شراب حضرت نے فرمایا شراب
 تم بہتے ہو وہ نشہ لاتی ہی * اے معنی کہانیاں * حضرت نے فرمایا تو دور
 رہو اسے * پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہاں اسے نہیں
 نہیں کہ پینا چھوڑ دیں * حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ چھوڑیں تو
 قتل کرو انکو * روایت کی ابو داؤد نے * اور فرمایا ﷺ نے کہ
 حق جل شانہ نے اپنی سو گندیاد کر کے فرمایا ہی کہ جو شخص ایک
 چلو شراب پینے کا ضرور اُسکو دوزخ کی پیب بلاؤ لگا اور جو کوئی
 چھوڑ دے لگا اُسکو میرے خوشے بے ستبہ اُسکو پلاؤ لگا بہشت
 کی نروے جو پاک اور صاف ہی * روایت کی احمد نے *
 اور فرمایا ﷺ نے کہ داخل نہو لگے بہشت میں تین شخص ایک جو
 میا کر تھی شراب * دوسرا جو توڑتا ہی ملاقہ رحم کا یعنی نانا
 اپنایت کا * تیسرا جو سچ جانتا ہی جادو کو * روایت کی احمد نے

اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اُسی حالت میں مر جاوے۔

تو یہ مکرے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کا حال بت پرست کا سا ہو

روایت کی احمد اور ابن ماجہ نے * اور فرمایا ﷺ نے تین شخص

ہمیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بہشت حرام کی ہی * ایک وہ جو مد من الخمر

یعنی ہمیشہ پینے شراب دوسرا عاقبہ و دلکھ دے ماباپ کو * تیس

دیوث جو بے غیرتی روار لکھے اپنے گھر انے میں * یعنی اُس

لکھروالے حرام کاری کیا کریں اور وہ جائے پھر چپکا ہو رہے

روایت کی احمد اور نسائی نے * اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی شراب

پیتا ہی چالیس صبح کی نماز اُسکی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا * اُسے

حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی نماز حسب عبادت تو نیت

افضل ہی قبول نہیں ہوتی ہی تو دوسری عبادت تو بطریق اولیٰ

قبول نہوگی * روایت کی ترمذی نے * اور نسائی اور ابن ماجہ نے

ابن عمر سے * اور فرمایا ﷺ نے * مَنْ أَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لِقْمَةً سَلَطَ

اللَّهُ عَلَيْهِ حَيْةً وَمَقَرَّ بِأُتَى قَبْرُهُ وَمَنْ قَضَى حَاجَتَهُ فَقَدْ أَمَانَ عَلَى

هَدِيمِ الْإِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهُ حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ آهِي وَلَا حِجَّةَ *

* ترجمہ * جو کوئی ایک لقمہ کسی نشہ پینے والے کے منہ میں رکھیگا

اللہ تعالیٰ اُسکی گور میں مقرر کرے گا عاقبت اور جو کہ دے اُسے

دوست کریں * اور جو اُسکی حاجت بر لاوے تو گویا وہ مسلمان کی جرح

اُٹھانے پر لگائی * اور جو اُٹھ کے ساتھ بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ اُس کو قہر سے
اندھا اُتھا دینگا * اور حق تعالیٰ کے پاس اُس کی کچھ حاجت بچائے گی *
اور فرمایا کہ جو کوئی نشہ پینے والے سے مصافحہ کرے یا اُس کو سلام
کرتے تو اللہ تعالیٰ چالیس برس کی عبادت اُس کی ناپجز کر دے * یہ
دونوں حدیثیں ذخیرۃ الاموال کی ہیں * حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عہا عنہا سے روایت ہے * نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتَرٍ * ترجمہ
منع کیا ﷺ نے ہر ایک نشہ لانے والی اور سست کرنے والی
چیز سے * اس حدیث سے اور اگلی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تاقری
اور گانجہ اور مدکت اور بھنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم
کی ہو سب حرام ہے روایت کی ابو داؤد نے * م * امی بھائی
مسلمانو ہو شیار ہو جاؤ * ایسی بری چیزوں سے تم دور رہو * کسی
نشہ پانی کے نزدیک نجاؤ * اور اگر کوئی تم میں سے کچھ نشہ کھاتا
پیتا ہو چاہئے کہ جلد توبہ کرے * اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں استغفار
بخالوے پھر اُس کے گرد نجاوے اور نشہ پینے والوں کی صحبت سے
پرہیز کرے * یا اللہ یا کریم ہم کو اور جمیع مسلمانوں کو ان حرام چیزوں سے
بچاؤ اور دور رکھو بفضلک و کریم آمین بحرۃ النبی وآلہ الامجاد
* بارہواں باب نماز کے بیان میں *

خرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے دسویں رکوع میں * وَاقِمِ الصَّلَاةَ

طَوَّعَنِي إِلَهُهُ رَزَلَعًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْأَحْسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الْأَشْيَاطَ

* ترجمہ * اور کھڑی کر نماز و نون سر سے دن کے اور کچھ نکروں بین
رائے اہل نیکیان و ور رقی ہین برائیوں کو * اور عباد ہین صامت
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی * فرمایا ﷺ نے خَمْسَ صَلَاةٍ

إِفْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ أَحْسَنَ وَضُوءٍ مِنْ صَلَاةٍ بَوَقْتِهِنَّ
وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ مَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ
مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ مَهْدٌ أَنْ شَاءَ غَفِرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ
مَهْدٌ * پانچ نمازیں ہین کہ قرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جو کوئی

ابھی طرح کرے انکے وضو و نگو اور او کرے انکے وقتوں میں اور
تام کمال بجلاوے انکے رکوہن اور سجود و نگو * اللہ تعالیٰ پر ہی عہد
کہ مداف کرے اسکو * اور جو کوئی نکرے ایسا تو حق تعالیٰ پر کچھ عہد
نہیں چاہے بخشیش اسکو یا سہ خد اب کرے * یعنی جو شخص اس طرح

کی نمازیں پڑھیکان وضو و نماز اور سجود کو کہ اسہین بندگی اور
نا بعداری کی صورت خوب پائی جانی ہی ابھی طرح ادا کریگا تو اللہ
تعالیٰ پر عہد ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا ہی اور اپنے اوپر لازم

کر لیا ہی کہ اسکو بخشہ دے * اور ابوداؤد و رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین * إِذْ صَا نِي خَلِيلِي أَن لَّا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قَطَعْتَ
وَحَرْقْتَ لَآتِيَنَّكَ صَلَوةٌ مَّكْتُوبَةٌ مَّعْمُودٌ وَمَنْ تَرَكَهَا مَتَّعِمٌ أَفْقَدَ

بِرَبِّكَ مِنْهُ الذِّمَّةَ وَلَا تَشْرِبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ بَابٍ * صحیح
 کسی مجھ کو میرے دوست جانی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہ شریک مت کر
 اللہ کے ساتھ کسی کو اگرچہ تمکرمے تمکرمے کیا جاوے * اور جلا یا جاوے *
 اور مت چھو تر نماز کو جان بوجھ کر * اور جو کئی چھو تر دے نماز کو
 دیدہ و دانستہ یس بیزار ہوا اُسے عہد مسلمان یعنی وہ اسلام کے
 وایر سے نکل گیا * اور مت پنی شراب کیونکہ وہ تمارہر ابو کی کنجی
 ہی * یعنی ہر قسم کے گناہوں کے گھر کے دروازے اُسے کھلتے ہیں اور
 آدمی اُسکے پینے سے عیالے بردار ہوتا ہی * اور فرمایا ﷺ نے حکم
 کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وے مات بر سکے ہوں اور مارو
 اُنکو جو نہ پڑھیں نماز جب وے دس کو پہنچیں * اور جد املاؤ اُنکو
 بچھو نون ہر آپس بیٹن * سوال کیا ابن مسعود نے پیغمبر خدا ﷺ سے
 کہ ہمارا کام کون سا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک * فرمایا کہ نماز ادا کرنی
 وقت پر * بھر پوچھا اور کون کام ایسا ہی فرمایا فرمان برداری مامایکی *
 حول کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ بیٹن * ابو ذر رض
 سے روایت ہی کہ ایک روز ماہر تشریف لے گئے حضرت پیغمبر
 خدا جاترے کے ایام بیٹن و رخت پت چھتر ہو رہے تھے حضرت نے
 ایک دالی کو پکڑ کر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے * فرمایا ای ابو ذر
 جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ ہی کی رضا مندی کو اسطرح

دور ہوتے ہیں، لی واپسی گناہ اُسکے جسم کے جسطرح لیے پتے
 بھرتے ہیں اس درخت کے * اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ
 روایت ہی کہ پیشمبر خدا کے اصحاب کسی کام کو اتنا برا نہیں جانتے
 تھے کہ وہ کفر کو پہنچاتا ہی مگر نماز کو * اور فرمایا ﷺ نے جب کوئی
 شخص اتنی طرح وضو کرے کہ نماز کو قیام اور قرأت کے ساتھ جیسا
 حکم ہی تعظیم اور تکریم سے پڑھنا ہی بعد ادا کرنے کے نماز اُسکو یہ
 دعا کرتی ہی امی بندے تو خوش رہ جسطرح تو نے مجھے حرمت سے
 ادا کیا اللہ تعالیٰ تمھو کو بھی ایسی حرمت دے اور قیامت کے دن
 بہشت میں لیجاوے * اور نماز کہتی ہی کہ میں قیامت کے دن تیرے ایمان
 اور تابعداری پر گواہی دوں گی * پھر اس نماز کو فرشتے آسمان پر
 پہنچاتے ہیں قیامت کو وہ اُسکی شفاعت کریں گی * اور جو کوئی وضو
 اور نماز کو اُسکے آداب اور ارکان سے نہیں پڑھتا نماز اُسکی سیوا تاریک
 ہوتی ہی پھر اُسکے حق میں بد دعا کرتی ہی * کہ امی شخص جیسا تو نے
 مجھ کو بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ مجھے بھی بے عزت اور
 خراب کرے * اور وہ کہتی ہی کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی
 دوں گی کہ تو نہایت بے ادب اور قابیل و زخ کے ہی * پھر
 جب اُسکو اوپر لیجاتے ہیں تو آسمان کے دروازے بند ہوتے
 جاتے ہیں * اور ایسی نماز اللہ کی جناب میں مقبول نہیں ہوتی بلکہ

پھر کر اُس پتہ پہنچنے والے کے منہ پر مارتے ہیں * اور فرمایا ﷺ نے
 جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے متوجہ ہو کر اچھی
 طرح ادا کرتا ہے * اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے * ایک
 یہ کہ گور کے غذا ایسے اُسے بخا دے * دوسری یہ کہ رزق کی تنگی
 اتنی نہ ہو کہ جس سے پریتان رہے * تیسری یہ کہ چہرہ اُسکا منور
 ہو گا ایمان کے نور سے * چوتھی یہ کہ نامہ اعمال اُسکے دہنہ ہاتھ میں
 دینگے * اور پھر اطمینان حاصل کی طرح پار ہو جاگا * پانچویں یہ کہ بے حساب
 اور بے خد اب بہشت میں داخل ہو گا * اور میں اُس شخص سے
 راضی رہوں گا * اور جو شخص نماز میں گاہلی اور مستی کرتا ہے مارہ
 طرح کی سختی میں گرفتار ہوتا ہے * تین و نیامیں * تین مرتبے کے وقت
 * تین گور میں * تین قیامت میں * دنیا کی برائیاں یہ ہیں * حاکم
 کس کرے لگا رکھتے اُس میں بناو لگا چہرہ اُسکا لیے نور ہو گا * نیک لوگوں سے
 صحبت نہ لے گی * موت کے وقت کی سختیاں یہ ہیں * بیاسا سو کھا
 ہو کر مرے گا * جائیداد کی سختی میں پڑے گا * مال الموت کو بھیا ناک
 صورت سے دیکھے گا * گور کی برائیاں یہ ہیں * منکبہ نکیر قبر میں آوینگے
 غضب کی صورت بنے گا * گور کی تنگی اُسکے لئے ظاہر ہو گی * پھنس جاوے گا
 وہ اندھیر میں قبر کی قیامت کی برائیاں یہ ہیں * حساب کی سختیوں
 میں پڑے گا * اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو گا * بری بری گھر

خدا اب کی دو تہین باویگا * کہتے ہیں جو کوئی نماز جماعت بغیر غار
 ترک کریگا اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اُسکو دوزخ
 میں ڈالے گا * حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ غمخوار رضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے جس نے نماز پڑھی عشا کی جماعت کے ساتھ
 گویا اُس نے آدھی رات کا قیام کیا * اور جس نے نماز پڑھی صبح کی جماعت
 سے گویا اُس نے تمام شب کو عبادت میں گزارا * اور فرمایا ﷺ نے کہ
 جماعت کی نماز ستائیس درجہ ثواب میں زیادہ ہی تنہائی کی نماز سے *
 اور بعض روایت صحیح ہیں درجہ زیادہ معلوم ہوئی ہی حکم نماز جماعت
 کا بعض علماء کے نزدیک فرض عین ہی * وے کہتے ہیں کہ جو شخص
 اذان سنا حاضر نہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں مگر کوئی حذر شرعی ہو
 * اور بعضوں کے نزدیک فرض کفایہ ہی * اور بعضوں کے نزدیک حنت
 موکدہ ہی * اور بعضوں کے نزدیک واجب * ہر حال اُس کا ترک کرنا
 بغیر غار کے بہت برا * اور فرمایا ﷺ نے * وَاللَّهِ رَجَاتُ اِشْأَاءِ
 الْاِسْلَامِ وَالطَّعَامِ وَالطَّعَامِ وَالْاَصْلُوۃُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ * ترجمہ
 جن ہمارے کہ اللہ تبارک کے نزدیک مرتبہ پڑھتا ہی تین قسم ہیں *
 پکار کر سلام کرنا * اور کھانا کھانا * اور نماز پڑھنی رات کو جو وقت
 لوگ سوتے ہوں * بدست * شرف مرد بخود است و کرامت بخود *
 آگاہ ہیں ہر دو نذر و حدش بہ زور و جد * اور فرمایا ﷺ نے سات گروہ

ہمیں کہ اُنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھیں جس دن کسی کو سایہ ہانپا * پہلا امام عادل * دوسرا جوان صالح * تیسرا وہ جو مسجد سے نکلا اور دل اُسکا پھر وہیں نگارنا * چوتھے دے جو آپس میں اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں ملتے ہیں یہی سمجھنا اور جد ہونے ہیں یہی سمجھنا * پانچواں وہ جو تنہائی میں اللہ کے غیب کو یاد کر کے روتا ہی * جھٹھا وہ شخص جس کو ایک عورت دولت مند اور خواہورت بلا دے اور وہ اللہ تعالیٰ کا خوف و لہجہ لا کر اُس کا کام سے باز رہے * ساتواں وہ جو دینا ہی نہ لے سطرچ چھپا کر کہ دینے ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ کو نہ پہنچے * عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ * **اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ** * نماز ادا کرنی اول وقت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خوشی کا موجب ہی اور آخر میں عفو ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیشک عفو ہمیں ہوتا ہی جہاں کسی سے تقصیر ہوتی ہی * اور رضامندی وہیں ہائی جاتی ہی جہاں کسی کام میں خوبی پائی جاتی ہی * تقصیر والا خطرے اور دھمکی کے مقام میں رہتا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن پیغمبر خدا ﷺ مسجد کے گوشے میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو آکر سلام علیک کیا * حضرت نے جوابت سلام

دیکر فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز ادا نہیں کی پھر گیا وہ اور
 نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام علیک کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا
 کہ جا پھر نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی * عرض کیا اے میری
 دفعہ کر یا اللہ جھکو بتائیے کہ کبوں نماز پڑھوں * حضرت نے ارکان
 اور آداب نماز کے ساتھ لے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے
 پڑھ جلدی نہ کر * اور فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نماز تو ٹھیک ہوئی
 تیری نماز * اور جعفرؑ صابن کہی کر لگا اور گھبرا کر جلدی پڑھی گا
 اتنی ہی وہ ناقص ہو گی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
 اسی سبب سے اُسکو مکرر فرمایا کہ نماز دہراؤ کہ وہ نماز اُسکی ناقص
 ہوئی تھی * یہی بھائی مسلمانویہ نماز دین کے گھر کا دعوتوں ہی * اگر
 تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قائم اور درست رہے تو مستونکو گھر تیار رکھو * جو
 دعوتوں اگر گھر اگر تم داناؤں دل ہوئے گھر سے نکلتے * چاہئے کہ اُس
 کہیں بچھوڑو ترک نہ کرو اپنی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اس
 کام میں متوجہ رہو * اور اُسکے ہر ایک رکن کو بوجہ کام کے علاوہ
 * اللہ تمھارے دیں اور دنیا کے کام سب پورے کر لگا * دنیا میں
 عزت اور حرمت بخشے گا کسی نخلہ کا محتاج نہ کرے گا * عاقبت میں گناہوں سے
 نکلتے دیکر اپنی رضامندی کے مکان میں ہزاروں طرح کی نعمتوں اور
 * اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ سب کام سب پورے کرے اور سب مسلمانوں کو

ثو ذیق اپنی تابعداری اور بندگی، عطا فرما دو صائیا کے ادا کرنے
 میں سستی اور غفلت ہماری طبیعت سے دور کر * اپنے نبی محار
 اور انکی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے طفیل سے آمین ثم آمین *

تیر ہوا ان ماب قرآن ستریف پڑھنے کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ میں اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتَابٍ
 مَكْنُوْنٍ لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ * بیشک قرآن ہی عزت والا کھانا چھپی
 کتاب میں اُسکو وہی چھونے میں جو پاک رہتے ہیں * اور اہل موصی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے * مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
 الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِہِ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رَبُّعْہَا طَیْمَةٌ وَطَعْمُہَا
 طَیْبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرِ لَا رِیْحَ
 لَہَا وَطَعْمُہَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ
 الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَہَا رِیْحٌ وَطَعْمُہَا مُرٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ
 الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّیْحَانَةِ رَبُّعْہَا طَیْبٌ وَطَعْمُہَا مُرٌ * کہاوت اور

حقیقت اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہی قرآن اور عمل کرتا ہی اُس پر ترجیح کی
 سی ہی ہو اُسکی ابھی اور مرہ اُسکا خوب * اور کہاوت اور حقیقت
 اُس مسلمان کی جو نہیں پڑھتا قرآن کہاوت اور حالت خرم کی سی ہی
 کہ جو نہیں پر مرہ اُسکا میٹھا * اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق
 کی جو نہیں پڑھتا قرآن ۱ بند زاین کے پھل کی سی ہی کہ جو نہیں اور مرہ
 (۳۳)

کرتا * اور کہادت اور حقیقہ اس مسافق کی چوتھائی قرآن پڑھائی
 سی ہی کہ بونوش اور مزہ کرتا * فرمایا اللہ نے ابو سعید بن علی کو
 اِذَا عَلِمْتَكَ اَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
 فَاخْذْ بِدِيهِ فَلَمَّا ارْتَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَا عَلِمْتَكَ
 اَعْظَمَ سُورَةٍ مِمَّا انْقُرَ أَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ
 السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الدُّبِّيَّ اَوْ نَبِيَّهُ * کیا یہ سکھاؤں
 میں تجھے جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی سورت ہی قرآن شریف سے
 پہلے اُسکے کہ مسجد سے نکلنے پر بصر پکارتا میرے ہاتھمہ اوجب ارادہ کیا
 ہمنے کہ با، آوین * عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آ پٹھ فرمایا ہمارے چھو
 بڑی بزرگی لی سورت قرآن ہے بتاؤ نکلا * فرمایا حضرت نے کہ سورۃ
 الحمد وہ سبع مثنائی ہی اور قرآن عظیم جو دیا گیا جمع * یعنی جسکا اشارہ
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہی * لَقَدْ اَنۡزَلْنَا سَبۡعًا مِّنَ الْمَآثِرِ وَقُرْآنِ
 الْعَظِيمِ اے سات آیتیں جنہیں نازل کر رہے ہیں * معذرتی
 رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں * کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے *
 مِّنَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ وَهَمَلٌ بِمَا فِيهِ الْبَسَ وَالِدَا لَا تَأْجَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 ضَوْءٌ أَحْسَنُ مِّنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بَيوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ
 بِمَوَازِينِكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِاللَّهِ يَحْمِلُ بِهِذَا * جو پڑھے قرآن اور حمل کرے
 اس پر ہوتا ہے اس کے باب کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ حمک

اُسکی آفتاب کی چمک۔ سب زینا و ہو گئی جو تھی ہی شہسارے گھروں
 بین دنیا کے پھر کیا خیال کرتے ہو تم اُسکے حق بین جس نے خود عمال کیا
 ہو اُسپر اپنے اُسکے عمال سے ماباب کے ساتھ حب ایسا سبک ہوا
 تو اُسکے واسطے کیا کچھ نہوگا * حضرت علیؓ عمر نے روایت کی کہ یہی فرمایا پیغمبر
 ﷺ لے من قرء القرآن فاستظہر رداً فاحل حلالہ و حرم
 حرأمة اذ خلہ اللہ الجنة و شغل فی عشرة من اهل بیتی کلہم
 قد وجبت لہم النار * جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو

پھر حلال جانا اُسے جو اس میں حلال کھائی اور حرام جانا اُسے جو اس میں حرام
 کھائی داخل کریگا اُسکو اللہ جنت میں اور قبول کریگا اُسکی شفاعت
 اُسکے دس گھروں کو نیک حق بین ایسے کہ جن پر واجب ہو گئی تھی آگ
 * یعنی نافرمانی اور فسق فجور کے حب و سے لوگ جہنم کے دانے

کے لایق ہوئے تھے * عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں
 کہ فرمایا ﷺ لے * ان هذه القلوب تصدء كما یصدء الحديد
 اذا اصابہ الماء قيل یا اللہ ما جلاء ما قال کثرة ذکرا الموت
 وتلاوة القرآن البتہ ان لو نکوز مگ لگ جاتا ہی اور سیاہ ہوتے
 ہیں * جیسا پانی لگنے سے لوہا رنگ پکڑتا ہی * پوچھا لو گوئیے یا اللہ
 کون سی چیز اُسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہی * فرمایا اکثر یاد کرنا
 موت کا اور تلاوت کرنا قرآن کا * اور فرمایا ﷺ نے دوزخ کے درمیان

ایک میدان ہی وہاں ایک کو ان ہی اُسمیں ایک سانپ زہنا ہی
 برآز ہوا اور از بسکہ سخت آواز کہ اُسکی آواز سے دوزخ خدا
 میں گر فنا ہی * جو کوئی قرآن کی عزت نہیں کرتا اور اُسکو پتر ہمارے بھول
 گیا اُسکو اُسکے جہنم پر لیا کر حد اب کریگا * اور فرمایا ﷺ نے
 جو کوئی سورہ یس پتر ہیگا اللہ کی رضا مندی کے واسطے اللہ تعالیٰ اُسکے
 گناہوں کو جو آگے کر چکا ہی معاف کریگا * اور اگر فقیر ہو تو تو گناہ بناویگا
 * ہر آفت اور ہر بلا سے نجات دیگا * جو دن کو پتر ہے رات تک
 اللہ تعالیٰ کی آمان میں رہیگا * اور جو رات کو پتر ہے تو دن تک اُسکی
 حفاظت میں رہیگا * اور جان کنڈنی کیوفت پتر ہے تو سہرات موت اُسپر
 آسان ہو دے * اور ایک بار سورہ یس کا پتر ہندس ختم کے برابر ہی
 * اور یہ سورہ دل ہی قرآن کا * اور فرمایا کہ سورہ طہ ویس کو ہزار
 برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پتر ہا جب
 سنا اُن دونوں فرشتوں نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہوگی اُس امت
 کے واسطے جسکے حق میں یہ سورہ نازل ہوئے * اور کیا خوشی ہوگی
 اُن دلوں کو جو اُتھا دیئے انکو یعنی یاد کریں گے * اور کیا خوشی ہوگی اُن
 زبانوں کو جن سے نکالیں گے یہ کلام اور پتر ہین گے انکو * اور فرمایا کہ جب
 صبح ہو دے اور کوئی کہے تین مرتبہ * اٰموز یا اللہ اللہ میع العلیم
 منی اللہ وہاں اللہ وہاں * پھر ترہے تین آیت حشر کے آخر کی * اللہ

شمالی بھٹی بیگا ستر ہزار فرشتوں کو کہوے اُسکے واسطے دعا مانگیں
 اور معافی چاہیں شام تک * اور جو مر جاوے اُس دن تو مر بیگا
 وہ شہید * اور جو کوئی پترھے ۱ حطرح شام کو یہی ملو کہ کریگا اللہ
 تعالیٰ اُسکے ساتھ صبح تک * اور فرمایا جو کوئی پترھے ہر روز دوسو مرتبہ
 سورہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اُسکے معاف ہونگے مگر دین
 * یعنی یہ نہ چھو بیگا بے ادا کئے یا صاف کروائے * اور فرمایا کہ جو
 کوئی ۱ اس سورہ کو با وضو لکھ مرتبہ پترھیگا نریگا جبتک وہ ایسی جگہ
 پست میں نہ لکھیگا * اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب لکھ بن جاوے درود
 اور قل ہو اللہ پترھا کرے * اللہ تعالیٰ اُسپر فضل کرے نوٹا ہو جاوے
 * اور ۱ اس سورہ کے پندرہ نام ہیں * مبارک * جمال * امان *
 نور * متنفرہ * اساس * احد * شقیہ * معرفت * صفت * مذکورہ
 * نسبت * نجات * توحید * تفرید * اخلاص * مبارک ۱ سوا سطحے
 کہتے ہیں کہ تمام برکت اُسمیں لکھی ہی * جمال ۱ سوا سطحے کہ
 اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ فَمَسَّئِلَ عَنْهُ مَا ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ
 اللّٰهُ اَحَدٌ * امان ۱ سوا سطحے کہ یہ معبر صاحب نے فرمایا ہی کہ اللہ
 تعالیٰ اگر میری اُمت کو عذاب کرتا تو وہی خیرین نہ تیا ایک رمضان کا
 مہینہ نادوسرا سورہ قل ہو اللہ احد * نور ۱ سوا سطحے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
 نے ہر چیز کے واسطے ایک نوری اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد *

منفرہ اس لئے کہ پانچممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس صورت
 کو پڑھیں گا اور سمجھیں گے گناہوں سے نجات کرے گا * اس اس لئے کہ
 آسمان اور زمین کی مضبوطی اس لئے ہے * اس واسطے کہ اللہ
 تعالیٰ کی صفت اس میں پائی جاتی ہے * شفیقہ اس واسطے کہ پڑھنے
 والا اس کا کمر سے ایک طرف ہو جاتا ہے * اس وقت اس واسطے کہ جو
 کوئی اسے یاد کرے پڑھتا ہو گا اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ سنا رہے گا
 * صفت اس واسطے کہ اللہ جل شانہ کے اوصاف اس میں بھرے ہیں
 * نسبت اس واسطے کہ معنی اس کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت
 رکھتے ہیں * مذکورہ اس واسطے کہ مایک اس کا ذکر آپس میں کرتے
 ہیں * نجات اس لئے کہ اس کے معنی پر جو ایمان لاتا ہے دنیا اور آخرت میں
 ہم اسے نجات پاتا ہے * توحید اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی
 دایں ہے * تفسیر اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فروانیت کا اس میں مذکور
 ہے * اخلاص اس واسطے کہ جو اخلاص کے ساتھ اس کو پڑھیں ہر طرح
 صحتی اور محنت سے مخلصی پاویں گا * اور فرمایا ﷺ نے کہ جب بسم
 اللہ زبان سے کہتا ہے کہ کے کے مابا پ اور اسناد اس کے دوزخ سے
 نجات پاتے ہیں * اور تفسیر میں شیخ ہارون کی گواہی کہ جب اسناد
 پڑھنے کو بسم اللہ پڑھتا ہے چار ہشت کے کے اور اسناد کے بخشنے
 جاتے ہیں * اور فرمایا کہ کوئی کھائے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے

اللہ تعالیٰ اُسکو فقر سے بچانا ہی * اور جو کوئی ہر والے میں بسم اللہ
 کہا کرتے وہ کھائے لوہے پر آسکے دن میں نور ہو جاوے * اور
 جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم *
 رَبِّیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
 حاکم اسپر غصہ نہ کرے بلکہ رحم فرماوے * اور جو کوئی صوفی وقت
 ایاب مرتے کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم گناہوں سے پا ب ہو جاوے * نفس ہی کہ پچیس سہر
 صاحب رحمۃ اللہ بنے بی بی خدیجہ رض کو بعد مرنے کے جواب میں دیکھا *
 فرمایا تمھارے واسطے میں کیا تحفہ لاؤں جس میں تمھاری روح خوش
 ہو * کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پڑھا لیجئے * نفس ہی
 کہ ایک دن حضرت رحمۃ اللہ گورستان میں تشریف لیگئے معلوم ہوا آپ کو
 کہ ایک مرد کے پر خد اب ہو رہا ہی * حضرت کو آسکے حاضر پر رحم
 آیا چاہا کہ دعا کریں * حضرت جبرئیل عم تریف لائے کہا کہ با رحمۃ
 اللہ اس مرتبہ بسم اللہ اس مرد کے کہو واسطے پڑھئے * جو ہمیں حضرت
 نے پڑھا فی الفور اس مرد کے پر سے خد اب موقوف ہوا * اور
 حوریں اُسکی خدمت میں حاضر ہوئیں * حورون سے پوچھا کہ تک
 یہاں رہو گی * عرض کیا صور کے پھونکنے اور بحر ال حیوۃ میں غسل
 کر کے بہشت کے اندر داخل ہونے تک * فرمایا رحمۃ اللہ نے سورہ

"بارک الذی خذاب قبر سے بچاتی ہی اپنے پڑھنے والے کو جو لوٹی
 سوئے وقت ہمیشہ ور ور کھے * اور حضرت کفایہی معمر ل تھا * اور
 فرمایا کہ اذا زلزلت الارض برابر ہی نصف قرآن کے * اور سورہ
 اخلاص تین حصے کے برابر * اور سورہ کافرون چوتھائی کے برابر ہی *
 اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورہ آل عمران کو فی خلق السموات
 والارض سے آخر تک رات کو * اُس کا نواب ملائکہ تمام رات کی عبادت لگا
 * اور فرمایا سب چیزوں کے واسطے دلہن ہی اور قرآن کی دلہن
 سورہ رحمن ہی * ایقے رض روایت کرتے ہیں کہ کسی نے سوال
 کیا حضرت رسالت مآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہی
 قرآن میں فرمایا فل ہو اللہ احد * پھر پوچھا اُسنے کون آیت سب
 سے بزرگ ہی فرمایا آپنے آیہ اکر صی * پوچھا پھر کون آیت
 ایسی ہی کہ جسکی نیر اور برکت نکو اور ٹھہاری اُمت کو پہنچتی ہی
 فرمایا آخر سورہ بقرہ کا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خزانہ ہی
 عرش کے نیچے سے * اسی اُمت کے واسطے بھیجا ہی * اس
 آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہیں چھوڑا سب کو شامل
 ہی * اور فرمایا کہ آیہ اکر صی کے درمیان پچاس کلمے ہیں ہر ایک
 کلمے میں پچاس برکت ہی جو کوئی فرض نماز کے پیچھے آیہ اکر صی پڑھا
 کرے پچاس ہی اللہ تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں لکھے اور بہشت میں

اُسے داخل کرے * حضرت برمد رضى اللہ عنہ روایہ کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اُسے روزی یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنا کا وسیلہ بنائے اور نگاہ قیامت کے دن گاہ خشک سے بہت ذلیل اور بے عزت ہو کر * اُسکے چہرہ پر مطلق نور نہ ہو گا * اب سمجھ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ ماد و قلم رو کر مالد ب بستہ اور قرآن شریف کو اوچے پر رکھے اور تعوذ کر کے تدریس اور خضوع اور خشوع سے شروع کرے انظرو کو درست پڑھے * جہان قصر ہو ومان قصر اور جہان مد ہو ومان مد اور جہان ادغام ہو ومان ادغام اور جہان تنہر او ہو ومان تنہر او اُسکے برخلاف کرنا ممنوع ہے * بعض جہاں امد کا ہر کر خیال نہیں رکھتے گنہگار ہوتے ہیں * تدریس کے معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا * اور خضوع اور خضوع کے معنی محبت قلبی اور عاجزی اور نرمی * یعنی قرآن شریف کو اخلاص و ملی سے پڑھے دنیا کی خواہش اُسے نہ رکھے * اور ہنس نہ تھکے بیہوش نہ گدائی نالایق حرکات اُسوقت نہ کرے * اور اگر معنی قرآن کے وہ سمجھتا ہے تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے جہان وعید ہو ڈرنے اور ہوشیار ہووے * ردنا قرآن کی تلاوت میں طریق صالحوں کا ہے کہ وہ اپنی تصویرات اور گناہوں کو اور انجام کار کو دھیان کرتے ہیں اور اگلون پھلوں کا حال منام کر کے گناہ جانتے ہیں اور غمگین ہوتے ہیں * بزرگوں نے فرمایا ہے کہ دل

کی صفائی اور ذرستی کی پانچ چیزیں ہیں * دھیان لگا کر قرآن پڑھنا *
 شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال کر کے رو خاصہ صابح
 کوترکے * نیک کار و نیک صحبت اختیار کرنی * پچھلی رات کو ناز پڑھی
 * اور کوئی عادتیکے کام کر کے دنیا کی طمع رکھے بیشک لایق ہذا بلے
 ہووے * اور جو ترتیب آیات قرآنیکی ہی اُسکے خلاف مسطر جسے کہ
 ماقبل اور مابعد کو (کہ اس آیت سے متعلق ہی) بھوڑ کر پڑھنا اور
 وظیفہ کرنا بدعت ہی * باقی کس مسئلے کی دلیلیں کو پڑھنا یا کھانا مضائقہ
 نہیں * قرآنکے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہی قرآنکے ایک
 حرف کا ثواب دوسری امان اور دوسرے سو حرفوں کے ثواب سے زیادہ ہی
 * اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھنے میں مشغول رہ کر ذکر اور
 سوال سے باز رہیگا * میں اُسکو وہ ثواب دوں گا جو دعا کرنا والا کوئی تری
 منت اور عاجزی سے دیتا ہوں * اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مومنوں کو ابھی
 نعمتوں کے حاصل کر نیکی توفیق دے * خصوصاً قرآن شریف کی تلاوت
 میں اخلاص اور محبت سے مصروف رکھے * آمین ثم آمین بحرمۃ
 النبی وآلہ الطیبین *

* جو دھوان یا پانچ ماہ مبارک رمضان کے احوال میں *
 خیر یا اللہ صابغے سورہ بقرہ کے ساتویں رکوع میں * یا اَیُّهَا الَّذِینَ
 آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصَّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ

تَتَقَوْنَ * ای ایمان والو حکم ہوا تم پر روزیکہ جیسا حکم ہوا تمہا تم سے
اکاون برس شاید تم پر ہیزگار ہو جاؤ * اور فرمایا اس آیت کے نیچے *
شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ دُورِ الْبَنَاتِ * رمضان کا
مہینا جس میں اتر افرآن یہ آیت ہی لوگو کی واسطے * حضرت ابو ہریرہ
ر س روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ
يُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ بِعَشْرٍ أَمْثَلَهَا إِلَى مَبْعِهَا بَلْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمُ
فَإِنَّهُ لِي وَآنَا جَزِي بِهِ * ہر ایک عمل آدمی کو بیکار ہانا ہی نیکی کو اس
طرح کہ ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکی کا ثواب دیتے ہیں سات
سو تک مگر روزہ * فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کا ثواب بیسہ اور بے
اندازہ ہی اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالا دے * کیونکہ وہ میرے
واسطے ہی * اور میں بدلا دوں گا اس کا جو چاہوں گا اور جتنا چاہوں گا اگرچہ
سب عبادتیں اللہ ہی کے واسطے ہیں * لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے
روزیکو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اس میں بڑی بزرگی
اسکی ہوئی بہت اسلئے کہ اس عبادت میں دکھاوا نہیں ہوتا ہی برخلاف
اور عبادتوں کے * اس واسطے منع ہی کہ سوائے فرض روزیکہ نفل
کے روزوں کا حال کسی سے ظاہر نہ کرے * اور فرمایا کہ روزہ دینا کو دو
نوشیان حاصل ہوتی ہیں ایک روزہ کھولنے کے وقت الارادہ و غری
اپنے پروردگار سے آخرت میں ملاقات کر کے وقت * اور فرمایا کہ

روزہ دار کے منہ کی بوجھ سے بھاری ہے جس سے شک سے زیادہ
 خوشبو ہی * اور فرمایا کہ روزہ تو ہال ہی یعنی مومن کو جہنم کی آگ
 سے بچاویگا * اور فرمایا کہ جب کوئی تم میں روزہ دار ہو تو فحش اور
 بری بات اپنے منہ سے نہ نکالے * اور نہ جلاوے نہ جگھڑا چھاوے
 * یہاں تک کہ اگر کوئی کالیان دے تو وہ یہی کہے کہ میں روزہ دار ہوں
 * فرض میں زبان سے کہے اور نسل میں دل سے * اور ابو ہریرہ رض
 وایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * اِذَا كَانَ اَوَّلُ اَيَّامِ
 مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صَلَّاتِ الشَّيَاطِينِ وَصَوَدَةُ الْجَنِّ وَفُتِحَتْ ابْوَابُ
 النَّارِ فَلَمْ يَمْتَصِحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ ابْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يَخْلُقْ مِنْهَا
 بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاخِي الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ ائْصِرْ وَرَبُّهُ
 حَتَّقَا مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ ذُلُّ آيَةٍ * جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہے
 * بکارتے جاتے ہیں شیاطین اور قید کئے جاتے ہیں بد ذات سرکش
 جن اور بند کئے جاتے ہیں دروازے جہنم کے * پھر کوئی دروازہ
 آشکارا نہیں رہتا * اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے
 پھر کوئی دروازہ اُس میں کا بند نہیں رہتا * کھارتا ہی بکارتے والا
 یعنی فرشتہ * اسی چاہنے والے نیکی کے آگے ترہہ کہ یہ تیری عبادت
 اور ریاضت اور استغاثت کا وقت ہی * اسی چاہنے والے بد کے
 اور گناہوں سے گناہوں سے کہ یہ تیرے گناہوں کے آگے ترہہ کہ یہ تیری عبادت

ہی * اور اللہ ہی جہنم سے پکانیکا ماکہ نہی * اور یہہ خخاصی جہنم سے
 مار مصانکی ہرات کو ہوتی شب قدر پر موقوف نہیں * اور فرمایا
 ﷺ نے کہ آیات رمضان کہ وہ مہینہ مبارک ہی فرض کیا اللہ نے تم پر
 ۱ سکار وزہ * اور اُس مہینہ ایک رات ای کہ وہ بہتر ہی ہزار مہینے
 سے * جو کوئی ۱ سے محروم رہا وہ بڑی یکسوئی سے محروم رہا * اور
 فرمایا کہ روزے اور قرآن دونوں شفاعت کریں گے لوگوں کی * کہیگا روزہ
 الہی جن نے باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور ۱ سکی خواہش کی چیزوں سے
 * سو قبول کرے اسکے حق بین میری شفاعت * اور کہیگا قرآن کہ جن نے
 نیند سے ۱ سکو باز رکھا تھا * یعنی رات کو مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام
 کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت * پھر قوال ہوگی اُن دونوں کی
 شفاعت * اور فرمایا جو کوئی روزے کے ایام میں روزہ دار کو کھلاوے بحیثی
 اللہ تعالیٰ اُسکے گناہوں کو اور روزے کے کھائے * اور اُسکو ثواب دیگا اُس
 روزہ دار کے ثواب کے برابر جسکے ثواب میں کمی نہو * لوگوں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقہور والے نہیں ہیں کہ روزہ دار کو کھلا سکیں
 * حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پادریگا جو روزہ کھلاوے کسی شخص کا
 چاہے بھر دو دھن یا ایک خرمن سے یا تھوڑے پانی سے * اور جو بیت
 بھر دیگا اُسکا پلاوے گا اللہ تعالیٰ میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہوے
 یہاں تک کہ داخل ہو بہشت میں * اور یہہ ایسا مہینہ ہی کہ پہلے دس

بیٹن اُسکے رحمت ہی اور بیٹیکے دس بیٹن مغفرت اور پچھلے دس بیٹن
 جہنم کا راد و زخ ہے * اور جو کوئی فرصت دے اپنے کوندستی اور غلام
 کو اس مہینے بیٹن بخشد کے اللہ اُسکے گناہ اور پکاوے آسے جہنم کی
 آگسے * اور فرمایا ﷺ نے صواری جاتی ہی بہشت شروع سال سے
 آخر تک * پھر جب آتا ہی بہادن رخصت لکھا ہتی ہی و اعروش کے نیچے
 سے اور لگتی ہی حور و نکو * کہتی ہیں حور بن اس وقت خوش ہو کر *
 امی پرور دگار جلد کر دے اپنے بندوں سے ہمارے واسطہ شوہر کہ
 ہماری آنکھیں اُن سے تھنڈھی ہوں اور اُن کی آنکھیں ہم سے * سلمان فارسی
 رض سے روایت ہی کہ شعبان کی آخری تاریخ بیٹن خطہ پڑھا رسول
 ﷺ نے پھر فرمایا امی مسلمانو! جسے بزرگ مہینے نے تم پر سایہ ڈالا
 * بہرہ برکت کا مہینا ہی * ۱ صہین ایک رات ہی کہ ہزار مہینے سے
 بہتر * اللہ تعالیٰ نے اُسکے روز سے فرض کئے تم پر * اور رات کو باگنا
 فیل * جو کوئی بھے کامونسے اندون حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہیگا یعنی اُس
 میں نفاس کی عبادت کریگا تو اُسکو اور مہینوں کی فرض عبادت کا ثواب
 ملےگا * اور جو کوئی فرض عبادت اُس میں ادا کریگا تو وہ اور مہینوں کے
 ستر فرض ادا کریں گے برابر ثواب پاویگا * اور بہرہ مہینا صبر گاہی یعنی
 اپنے شہین خواہشوں کی جزونسے بچا دے پھر صبر کی مزدوری بہشت
 میں ہے مہینا صبر کہ اور مہربانی گاہی یعنی نقبروں جو کھولن گونہ

مہلک کرے * اور اس مہینے میں روزی زیادہ ہوتی ہے * من
 سہل رض قال قال ﷺ لَا يَرَى النَّاسُ خَيْرَ مَا هَجَلُوا الْفِطْرَ
 متفق علیہ * م * کہا سہل رض نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 رہینگے لوگ نیکی کے ساتھ جن تک جلدی کرتے رہینگے افطار میں *
 عن عمر رض قال قال ﷺ * إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُنَا وَآذَى
 أَلْنَهَا مِنْ هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْنَا أَصَابَتْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *
 * م * جب آگے آئی رات یہاں سے * یعنی مشرق سے سیاہی
 رانگی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن وہاں سے یعنی مغرب سے اور دوب
 گیا سورج بس تحقیق روزہ کھولا روزہ دار نے * یعنی غروب ہوتے ہی
 آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگاوے * اور علامت غروب ہونے کی
 شہر دن میں یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہووے بیچ آسمان کے
 پہنچنا سیاہی کا شرط ہمیں * مسلمان کو یہ ہمیں چاہئے کیونکہ یہود اور نصاریٰ
 ویری کرتے ہیں افطار میں یہاں تک کہ سیاہی تمام آسمان میں دوڑ
 جاوے اور مں جاوین آپس میں تارے * سوائے خلاف میں بکتر جاتا
 ہی اٹکا دستور اور زور پکتر تا ہی دین اسلام * جسے ظاہر ہوا کہ
 وہیں کی قوت و شمشو کی مخالفت میں ہوتی ہے * چنانچہ ابی ہریرہ رض
 نے کہا کہ فرمایا ﷺ لَا يَرَى الْإِنْسَانُ ظَاهِرَ مَا هَجَلَتِ النَّاسُ
 الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُوْخِرُونَ * ہمیشہ دین غایب ہیگا

جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے میں کیونکہ یہود اور نصاریٰ
توفیق کرتے ہیں اُممہین * روایت کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
* م * اور انس رضی کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حاضر نکاح
یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پھر منہ کی ناز پڑھتے تھے * رز گوشت
کہا ہی کہ روزہ تین قسم ہے * ایک روزہ عوام کا ہی وہ کیا ہی ترک
کرنا کھانا پینا جماع کا * ایک روزہ خواص کا ہی ہر ایک بدن اور
حواس کو حرام اور مکروہ و مجزوسے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی
کہ جس سے نفس خوب توتے * اور ایک روزہ خاص ان خواص کا ہی
کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف رخ نہ کرے پس اُس کی
طرف و ہیان نگار کھے * اور فرمایا رسول ﷺ نے بہت روزہ دار
ایسے ہیں کہ انکو کچھ فائدہ نہیں روزے سوائے اس کے * اور بہت
رات کی جاگنے والے ایسے ہیں کہ انکو اُس وقت کی عبادت سے کچھ حاصل
نہیں سوائے جاگنے کے * یعنی وہ اپنی عبادتوں میں اُسکے ارکان اور
آداب کا لحاظ نہیں رکھتے * اور بالآخر نامناسب کام میں یقین نہیں
لاتے کہ جس سے روزہ اور ناز کا قایدہ انکو نہیں ملتا * اور فرمایا ﷺ
تے کہ افضل روزہ بعد رمضان کے مہینے کا روزہ ہی کہ وہ محرم
اور رمضان ناز بعد فرض کے تہجد کی ناز ہی * کہ اُممہین تکلیف
روزہ نہ کر سکیں تو وہ روزہ نہ کر سکیں

دسویں تا بیج محرم کا رکھے تو ایک روزہ پہلے یا پیچھے یا آگے اور
 پیچھے دونوں مالے اور روزہ ذی الحجہ کے عرفے کا بھی بہت ثواب
 رکھتا ہے مگر حج کرنا والوں میں جسے قوت ہو وہ رکھے * کسی نے سوال
 کیا دو شبہ کے روزے * آپت فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور
 اس دن بچہ پر وحی آئی * یہ شبہ اگر نہ ہی حضرت نبی پیدا ہوا اور
 شریعت کے آئینہ * ایوب العارضی سے روایہ ہے کہ فرمایا ﷺ
 ہے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر چھ روزے سوال کے
 عید چھڑا کر تو اس نے گویا تمام برس کے روزے ادا کئے * اور فرمایا کہ روزہ
 نہ رکھے کوئی جمعہ کا تہما مگر ایک روز آگے یا پیچھے سے اور مالے * اور

فرمایا جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضا مندی کے واسطے ستر برس
 اس کو دور خستہ بجات مائیگی * بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں
 کہ دو شبہ اور پچھونہ کو جناب پیغمبر خدا ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے
 اور فرمایا کہ دو شبہ اور پچھونہ کے دن اعمال نبی آدم کے جناب
 باری میں گزرانے جاتے ہیں * میں یہاں چاہتا ہوں کہ روز کی
 حالت میں میرے اعمال حضور میں پہنچیں * اور فرمایا ﷺ نے ابو ذر
 رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ ہر مہینے میں روزہ رکھو تو تین روزہ تیرہ دین
 چودھویں پندرہویں کو رکھا کرو * اور بعض حدیث سے سننا یہ سوین
 اور اٹھائیسویں اور انایسویں بھی ثابت ہوئی * مگر اگلی تاریخیں

بہت حدیثوں سے ثابت ہیں * اور مہربا کہ ایک دن روزہ رکھا اور
ایک دن افطار کرنا بھائی داؤد ہم کی سنت ہی * جو کوئی اس
دھپ سے روزہ رکھے بہت ثواب پاوے * اور روایہ ہی
لی لی حصہ رس سے کہ چار چیزوں کو عصر تک نہ کھائیں کرتے
نہیں * ایک روزہ عاشوریکہ اور نوروز سے ذبح کے اور من
دن ہر مہینے میں * اور دو رات نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے * یا اللہ
یا کریم نو بھگو اور جمیع مسلمان مردوں اور عورتوں کو توفیق اپنی
سیدگی کی عنایت فرما * اور رمضان شریف کے روزہ دار و نہیں
شمار کر * آمین نم آمین بحر متہ النہی وآلہ واصحابہ اجمعین *

* پندرہواں باب حج کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ لے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا اور اللہ کا حق ہی حج کرنا بیت اللہ کا آدمیوں پر جو کوئی پاوے
اس تک راہ * اور دوسرے جگہ فرمایا الْحَجُّ اشْهُرُ مَعْلُوْمَاتٍ
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ تَزَادُوْا اِنْ خَيْرٌ الزَّادِ التَّقْوٰى
وَاتَّقُوْا يٰۤاَهْلَ الْاَنْبِيَاۡتِ * حج کی مہینے ہیں مہرم بھر جسے

مہرم کہتے ہیں ان مہینوں میں حج تو سب پر واجب ہے مگر جو کوئی عذر سے نہ گناہ
کرے تو اسے حج کرنا واجب ہے اور جو کچھ تم کرو گے نیکی اللہ کو معلوم ہوگی

اور خرچ راہ لیا کرو کہ بہتر خرچ راہ ہی گناہوں سے بچنا * اور مجھ سے
 دور رہو ای عقل مند * ان آیاتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہی کہ مام عمرین ایک دفعہ اپنے تئیں
 بیت اللہ میں پہنچا دے اور حج کے ارکان بجالا دے اور مساکر اُس کا
 کافر * لیکن فقہ کی کتابوں میں لکھا ہی کہ جب نو شرطین پائی عادیں تو
 حج فرض ہوتا ہی * عقل * بلوغ * حریت * اسلام * ملاستی مدنی
 * راکھی صر * اہل و عیال کے کھانے پہننے اور رہنے کے گھر کا مقدر
 حج سے پھر آلے تک * اپنے کھانے پینے اور سواری کی قدرت
 * علم حج کا یعنی آتا جائے کہ حج کرنا مسلمان کو فرض ہی اور فرضوں کا جاننا
 ضروری * اور عورت کے حق میں محرم کا ہونا اُس کے ساتھ جو ان ہو
 یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے کے کا سفر زیادہ ہو * اور تین
 شرطوں سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہی * احرام باندھنا اور مکان معین
 اور وقت معین * اور میقات کا مکان جہانے احرام باندھتے ہیں
 حات مقام ہی * اہل مدینہ اور جو اُدھر سے آدین ذوالحلیفہ ہی *
 اور اہل عراق و حرامان و ماوراء النہر کے واسطے ذات عرق *
 اور اہل شام و مصر و عرب کے واسطے جحفہ * اور اہل نجد کے
 لئے قرن * اہل یمن کے واسطے یلمام ہنہ و حتانو نکئی بھی ہیں میقات
 ہی * اور جو لوگ میقاتوں کے درمیان اور کیم سے خارج ہیں اُن کی

مریقات حل ہی * اور مکہ بنی مریقات ہر مہی * اور رکن یعنی
 فرض حج میں دوہیں لکھتا ہونا عرفات میں اگرچہ ایک ساحت ہو
 اور طواف زیارت * اور واجب اہم سہ پہانچ ہیں پھر نماز و
 مردہ کے درمیان توقف کرنا مردہ لغہ میں * کما کہ بان پھیکنی قربانی
 کے دن اور ایام تسریق میں * سر منہ آنا یا کترانا * طواف صدہ
 کرنا جسکو طواف واع کہتے ہیں مریقات میں باہر آنے والا نکو * اور
 صنتیں اہم میں طواف قدوم * رمل یعنی دوڑ کر چلنا لندھو نکو ہانے
 انکرا لے * دوڑنا درمیان دو سبز لکھنوی کے جھنڈا اور مردہ کے پہنچ
 میں ہی شب بامشی کرنی سنا میں قربانی کی رات نکو * بانا سنا سے عرفات کو
 آفتاب نکالنے کے بعد * بانا مردہ لغہ - آفتاب نکالنے سے پہلے * رات کو
 رہنا مردہ لغہ میں * ترتیب رکھنا میں دفعہ کی کنار یوں میں اسکی سوائے
 جہیں آداب حج ہیں * حج فرض ہوا چھتہ برس میں ہجرت کے
 اور پچھلے کہتے ہیں نو برس * غرض کوئی اور کی شرطوں کے موجود
 ہونے حج نہ کر لکھتا اگر کار ہوگا * دن ایسی ہو یو فرض قال خطبہ
 ﷺ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحَاجُّوا * م *
 کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ سنا یا ہمکو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے
 لوگو! تحقیق حج فرض ہوا تم پر سو حج کرو * دھندہ قال مَبْلُوطٌ ﷺ
 الْمَلِكُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَوْضَةٌ فَيَلْتَمِمْ مَا ذَا قَالَ الْجَهْدُ

۱۔ یہی یعنی اپنے لوگوں سے قضیہ فساد بچانا گالی گلاچ کرنا * سو یہ فسق
 میں آگیا ۱۔ واسطے ۱۔ حدیث میں ذکر نہیں کیا * ف * ۱۔ حدیث
 سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ۱۔ صطرح حج کرے وہ گناہ و خیرہ کبیرہ دونوں سے
 پاک ہو جاوے * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا کہ حضرت پیغمبر
 خدا ﷺ کی ملاقات ہوئی کئی سواریوں سے مقام روم میں جو دینے سے تین
 منزل ہی * پوچھا آپ نے یہ کون قوم ہیں * قافلے کے لوگ نہ کہا
 مسلمان ہیں * پھر سوال کیا انھوں نے تم کون ہو * فرمایا آپ نے
 میں رسول ہوں اللہ کا پھر اُٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی
 لڑکی کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہی * فرمایا ہاں اُسکے
 حج کا ثواب تجھ کو ملیگا * سلم نے روایت کی * م * ۱۔ حدیث
 سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کاموں کا ثواب اُسکے
 باپ کو ملتا ہی کیونکہ وہ اُسکی خدمت اور غر خوری اور پرورش
 کرتے ہیں * اور یہ جب بالغ ہو تو پھر اُسکو حج کرنا چاہئے * ۱۔ حدیث
 طرح سندہ جب آزاد ہو * مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج
 کرنا احب و اچھ * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا سوال کیا
 ایک عورت نے پیغمبر ﷺ سے کیا کھلو میرے باپ پر حج واجب
 ہو یا اور وہ بوترہا ہی ضعف کہ سواریوں نے کی طاقت میں رکھنا
 کیا اُسکی طرف سے حج کر دینا * فرمایا آپ نے ہاں * م * ۱۔ حدیث سے

معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اسکو ضعف اور ناتوانی ہو اور دست ہی * اور ایسا ہے پوچھا حاضر کسی کہ مسری بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی * حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ کسی کی قرضہ دار ہوئی تو وادارتاً سے کہا البتہ * فرمایا کہ اُسکو بھجیے اور اگر یہ فرض ہے اگاہی یہ سب فرضوں پر بھاری ہی * مسئلہ * امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب میں بنیرو وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج حایر نہیں * اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یوں ہی کہ اگر کوئی مر گیا اور اس پر بعد تعالیٰ کا حق نمازیار وزہ یا حج باقی ہی تو واجب ہی ہو گا کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اُسکے مال سے ان کاموں کو انجام کریں * مسئلہ * امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما کے نزدیک اگر کوئی بنیرو ادا کئے حج فرض کے جو اس پر دو سریکی طرف سے حج ادا کرے تو درست ہی * اور امام شافعی اور امام احمد رحمہما کے نزدیک درست نہیں پہلے اپنا حج ادا کرے پھر دوسریکی طرف سے * من علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من مَلَکَ زَانًا أَوْ زَانِیَةً تَبَلَّغَهُ إِلَى بَیْتِ اللَّهِ وَلَمْ یُحِجَّ فَلَا عَلَیْهِ أَنْ یَمُوتَ یَهُودِیًّا أَوْ نَصْرَانِیًّا * کہنا علی ہم تے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی مقتدر رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ کو ازما و رسوا کر لیا تاکہ پہنچا دے اُسکو اللہ تعالیٰ کے کلمہ تک اور حج نہ کرے پس اُس میں اور یہودی

یا نصرانی ہو کر ملے میں کبھی نہ ہیں * روایت کی نرندی نے * م *

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہمارے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص عمامہ
مانڈ بھیجے تھا عمریفہا سب جہاد قصہ سے بہت لمبے میں سے ہے سبب الاحرام
نکاح بخوشد سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو پہلے کیا اس نے یا عیسیٰ علیہ السلام
کر لگا * اور الیٰ انصار رضی اللہ عنہما کے ہمارے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص
کو اس کو مانع نہ ہو کوئی حاجت ظاہری یا خفیہ تو شہد و رانہ و غیرہ سب
موجود ہی یا کسی ظالم نے اس کو نہیں روکا یا کسی بیمار سی سے وہ عاجز
ہو گیا ساتھ اس کے اسے حج واجب فرض ادا نہیں کیا اور مر گیا پس کو یا وہ ہوا
یہودی یا نصرانی ہو کر روایت کی و اس نے * م * من ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ اَرَادَ الْخَدِیْمُ قَلْبَهُ مَجْلُ رِوَاہ ابوداؤد
والدارمی * جس نے ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرے رکھتا ہی
تو چاہیے کہ جامد ہی کرے اس فرمت کو غیبت جانے کیونکہ تاخیر
کرنے میں بہت سی آفتیں ہیں * اس سبب سے مسلمانوں کو لازم ہی
کہ جب کوئی نیک کام کر نیکار ارادہ کرے تو مقدمہ اور پھر اس کو جامد تمام
کو پہنچا دے کیونکہ کل کی خبر کسی شخص کو معلوم نہیں فرمت ملے ماننے
خصوصاً مسلمان ہونے اور توہم کرنے میں ہرگز توقف نہ کرے من ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَصَافِیْہُ
وَمِنْ دَانَ یَسْتَغْفِرُ لَكَ قَبْلَ أَنْ یَدْخُلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ وَخَفِیْهِ لَدَوَاہُ

الحمد * م * فرمایا رسول ﷺ نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے
سلام کرو اسکو اور ہاتھ پکڑو اسکا اور کہو اسکو کہ وہ مغفرت
مانگے تمھارے واسطے البتہ اسے پہلے اُسکے کہ داخل ہو دے اپنے گھر
میں کیونکہ وہ تحقیق محشایا ہی * خلاصہ یہ ہے کہ کوئی ایسا کہی راہ میں گھر
سے نکلا اور جب تک راہ میں ہی گھر کو نہیں پہنچا وہ اسے کہ دو بار
میں معزز اور مقبول ہی * پس ایسے شخص کا مناف مانگنا کسی کے
حق میں اور دعا کرنی کسی کے لئے البتہ مقبول ہی * من ایہی ہريرة
رض قال قال رسول ﷺ من خرج حاجاً أو غزياً ثم مات
في طهر بقیہ کتب اللہ لہ اجر العاذی والحاج والمغتیر دوا *
الہیہقی * جو شخص نکلا حج کے ارادے یا عمرے کے یا جہاد کے
بھر مر گیا اُسکی راہ میں * لکھنا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ثواب جہاد
کرنے کا اور حج کرنا اور عمرہ کرنے کا * م * سو امی بھائیو جو کوئی
بمقدور رکھتے حج ادا نہ کرے گا اسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا * ہو شیار
ہو جاوے ایسا ہو کہ یہاں کی خوشی اور بے پروائی اور حیاہ بار ہی کے
عرض میں تری رسوائی اور بدنامی حاصل ہو باکہ نامرمانوں میں شمار
کئے جاوے * یہاں تو مسئلے نکال کر اور حیاہ سمجھ کر بچ رہتے ہو وہاں سب
حیاہ اور بہانہ کھلی جائیگا اور کسی طرح مکر و فریب ہرگز کام نہ آئے گا الہی
ہمکو اور سب مومن کو اللہ و رسول کی فرمان برداری میں حیاہ باز رہتے

بار رکھ اور اپنے فضل و کرم سے اُسکے ہمیں کی توفیق نیک بخش

آمین بحر مہ سید ماہ شفیعنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین *

* سولہ وان باب خاند اور جو رو کے حق کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے پانچویں سہارے کے تیسرے رکوع میں
الْاَرَجَالُ قَوْمُونَ عَلَى السَّاءِ بِنَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ
وَمَا أَنْفَقْنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالْصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَاطَّاتٌ لِلْغَيْبِ
بِمَا حَفَظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبًّا

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسوا سطے کہ تراکی ~~سب~~ ایک کو

ایک پر * اور اسوا سطے کہ خرچ کئے انھوں نے اپنے مال * بس

جو تک بختیں ہیں سو حکم بردار ہیں خرداری کرنا ان میں پیچھے کے
پیچھے اللہ کی خرداری سے * اور جنکی بد خوئی کا تو رہو نکو تو انکو سمجھاؤ

اور ہمارے سوتے ہیں اور مارو انکو * پھر اگر تمھارے حکم

میں آدمین تو مت تلاش کہہ ان پر راہ الزام کی * یعنی اللہ تعالیٰ نے

مرد کا درجہ ترا بنایا تو عورت کو تا اللہ اری آئی جائے اگر وہ شرارت

کرے تو مرد پہلے درجہ سمجھاوے نا لے نوسات سونا ترک کرے مگر

بے ایک ہی طہر میں * پھر نا لے تو آخرو درجے کو مارے * ایک

میں اگر ان کو توبہ جاوے * اس میں اگر حکم بردار ہیں جاوے تو

اُسکی تقصیر و نیکی تلاش نہ کرے * مایاں مول سے لَوَا مَرَّتْ
 أَحَدًا اَلَيْسَ جَدِّ لَاحِدٍ لَّامَرَّتْ الْمَرْأَةُ اَنْ تَسْجُدَ زَوْجَهَا مِنْ مَّطْمَ
 حَقَّةٍ عَابَتْهَا * ترجمہ * اگر مین حکم دیتا کسی کو کہ سجدہ کرے تو حکم
 دیتا عورت کو کہ سجدہ نہ کرے اپنے شوہر کہ کیونکہ مرد کا برا حق ہی اُس پر
 * یعنی عورتیں مرد و نیکی پر صورت تبعہ اور ہیں * جیسے تار عالم کی
 دیوار آدمیوں کے واسطے ہی اس طرح خلقت عورت تو نیکی مردوں کے واسطے
 ہوئی ہی کہ لوگ برہین دیا کا اندازہ ہووے * پس بے عورتیں
 کلیت ہیں مرد و نیکی * نہ نمائی لے مایا * لَسَا تُكْمَلُ حُرَّتُ لَكُمْ *
 جس طرح لوگوں کے حق میں آیا ہی کہ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ
 * یعنی بہشت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہی * اور غاروں کے حق میں
 آیا ہی * اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ * یعنی بہشت تر واریوں کے سایہ
 تلے ہی * اسی طرح عورتوں کے حق میں وارد ہوا ہی * اَيُّهَا امْرَاةُ
 مَا نَتَّ دَزَوْجَهَا عَنْهَا رَاٰ اِنْ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ * یعنی جو عورت
 مر جاوے اور شوہر اُس کا اُسے راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت میں *
 پس عورت کو بہر حال تعظیم اور اطاعت اپنے شوہر کی لازم ہی
 اور جن عبادتوں سے نفل و نیکی مرد و نکو اللہ صاحب کے یہاں نزدیکی حاصل
 ہوتی ہی عورتوں کے حق میں اُس کا فائدہ و صورت پر موقوف ہی *
 ایک توبہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے * دوسری یہ کہ

پرورش کرے اپنے لئے کونکوالہ کی رضا مندی اور آسکی محبت سے
 * اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کہی نماز پڑھی ہی رہنا لگا
 روزہ ادا کیا ہی حرام اور مدکاموں سے اپنے تئیں بچا رکھا ہی شوہر
 کی فرمان برداری میں رہی ہی آسکی جگہ بہشت میں ہوگی * جس
 وروازی سے چاہے جادو * اور فرمایا کہ جب عروہ و خصم خوش ہو کہ
 ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور محبت سے وے آپس میں ملتے ہیں دس
 نیکی انکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہی اور دس بدی و مانوس دھوئی
 جاتی ہی * اور دس درجہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا برتھائی * اور جب
 وے غسل کرتے ہیں جتنے بال انکے بدن میں اتنی نیکی انکو ملتی
 ہی * اور اسی قدر بدی ان سے دور ہوتی ہی * اور جب عورت کو
 کرتے پیدا ہونے کی وقت اور دھوئی ہو دفعہ کے بدلے ہزار نیکی آسکو
 دیگی اور ہزار بدی اُسے دور کریگی * کتاب میں لکھا ہی کہ عورتوں نے
 جناب رسالت مآبکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مرد و نیکو بہت سے
 نیک عملوں کے ثواب ملتے ہیں جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید و غیرہ جنازہ
 عیادت بیمار و نیک حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اس نعمت سے بے نصیب رہے
 ۱۔ اسکا کیا سبب * آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتوں کو بھلاؤ کہ
 بھلاؤ اگر اللہ تعالیٰ نے ۱۔ خدا اسطرح کہ تم اپنے شوہروں کے ساتھ ابھی طرح
 رہو * ہر کام میں انکی رضا مندی پر چلنا چھوڑو

حق بین ۱۔ ان جہاد تو نیکے برابر ہی ۲۔ ان بانو نسے نکو و یسا ہی ثواب ملے گا
اور یہہ بھی کھائی کہ عورتوں کے حق بین گھر بار کی خدمت جیسے کھانا
پکانا گھر باہر کے لوگوں کو بانٹنا جھاترو بہار و دینی تر کونکی خدمت کرنی
شوہر کی حیرن حفاظت سے نگاہ رکھنی چھوٹے بڑے کی خاطر داری
رہنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہی * بلکہ ۱۔ سب سے زیادہ کہو نیک جہاد بین آدمی
افرو نسے تر آمار اگیا چھتی ہوئی اور یہہ عورت رات دن گھر کی درستی
ن نکالینے اٹھاتی ہی اور انواع طرح کے دکھ برداشت کرنی ہی *
رض اکثر عورتیں بے کام کرتی ہیں لیکن عینیت اُنکی یہہ سو کہ یہ
مہم حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے کرتے ہیں تو سب
کی کامرتہ پادین * اور حدیث بین آیا ہی کہ عورت جب حلال سے
تی ہی اُ موقت سے برتے کے دو وہم پلانے تک غازی نکا تو اب
تی ہی اگر اس عرصے میں مر جاوے تو شہادت کا درجہ پاوے * معتبر
ابون بین کھائی * ان اللہ کتب الغبۃ علی النساء والجنات
الرجال فمن صبر منهن ايماننا واحتسابنا كان له مثل اجر
شہیدین * جانو کہ غیبت یعنی بھل عورتوں میں ذاتی ایک صفت ہوتی
* جب مرد و عورت کرتا ہی تو دے بھلی کرتی ہیں * سو
کوئی عورت ایسی ہو کہ دیندار یکی رو سے خیال کرے کہ مرد و نکو
چون توں کا حکم ہی * پھر سے سوائیں اور کر چکتا ہی اُسکے سوائے

ہندیاں جتنی ہوں * پس میں اللہ تعالیٰ کے رحم پر گردن جاؤں اور
 شکوہ کروں * پھر اُسپر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات میں
 حاضر * گو دل میں اُسکے بچہ برائی گزرتے مگر اُسکو کم سیطرہ پر ظاہر
 نہ کرے یعنی سو توں سے نہ جھگڑے گالیاں نہ دے برائیکہ * تو ایسی عورت
 دیندار ہیں سبھی ہی * اور حق تعالیٰ اُسکو اور جہ شہید کا دینا ہی
 کہونکہ یہ بات ایسی ہی کہ اکثر عورتیں اس بھل سے اپنے نہیں
 ہلاکت میں پہنچاتی ہیں * توجہ عورت اس پر نہ اور غم کو اپنے
 اوپر اللہ تعالیٰ کی خوشی کے واسطے اور اُسکی تابعداری جان کر
 قبول کرے گی کیونکہ ایسا اور جہ پاویگی * پھر جو عورت اصبات
 میں قہار اور صبر نہیں کرتی اور ہمیشہ شوہر اور سونو نئے قضیہ جھگڑا
 رکھتی ہی وہ اس نعمت سے محروم ہی اور دیندار ہی نہیں بلکہ تہی
 * بلکہ شوہر کی ناراضمانی سے حق تعالیٰ کی خفا میں بیٹھ جائیگی * کیونکہ
 اُسکے شوہر نے خلاف حکم شرع لے وہ کام نہیں کیا * باقی رہی یہ
 بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دیتے لیے لھانے پینے شب ماشی
 میں برابر ہی نہ لھیکے تو حق سبحانہ تعالیٰ کے دربار میں پکڑا جائیگا * نہ دینے
 کی ایک عورت نے جھڑپ پوچھا کہ شوہر کا حق مجھ پر لیا ہی * حضرت
 اُسے فرمایا کہ شوہر کے ہاتھ میں پیپ لہو پہنا جو تو اُسکو بے کراہیت
 دینی زبان سے چاق کے صاف کرے تو پھر تم سے حق نہیں لگاؤ

ہو * کتابو نہیں لکھا ہی کہ عورت پر شوہر کے دس حق ہیں پہلا یہ
 کہ جب مرد خواہش کرے حاضر ہو اگر غدر شرعی نہ ہو * دوسرا یہ کہ
 شوہر نے کھڑے بے حکم اُسکے کسی کو کچھ پیر سدا نہ دے * اسی کی
 شوہر خواب پاو لگا اور یہ خدا ب * تیسرا یہ کہ بدون دن شوہر
 بے نقل کار وزہ نہ لکھے * چوتھا یہ کہ بدون احازت شوہر کے کھڑے
 نہیں باہر نکال دے * باپوان یہ کہ شوہر کا عیب اچھپنے لوگون باس
 ہر نہ کرے * چھٹھا یہ کہ جو چیز ضروری اُسکے سوا شوہر سے نہ مانگے *
 تو ان یہ کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اُسکے غم سے غمگین
 ہے * آٹھواں یہ کہ شوہر کو کسی بات میں شرمندہ نہ کرے غیرت
 لوادے * نو ان یہ کہ اپنے تئیں ہمیشہ بناؤ سے رکھے اور جو حرکت
 ہر کو پسند نہ آوے اُسے باز رہے * دسواں یہ کہ اپنے لڑکوں کو
 دغا نہ کرے * پس جو عورت اپنی شرارت اور گمراہی سے ان
 کو اپنی خاطر میں نہ لاوے حق تعالیٰ کی لعنت اور غضب میں گرفتار
 رہے * اور فرمایا عَلَيْهَا کہ عورت جسے قیامت کے دن نماز کے بعد
 رکے حق کی پرستش ہوگی * نقل ہی کہ جناب پانچمبر ص کی وقت
 ایک عورت اپنی ما اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر مر گئی * ایک دن
 ہکی مالے خواب میں دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہے * سخت
 بے چین گرفتار ہوئی ہی مال اور چھبر سے اُسکے لہو تپکتا ہے *

دونوں ہاتھ سر پر بندھے ہیں * پاؤں میں آتشیں پیرتیاں تری ہیں *
 سانپ۔ بھگاتی سے لک رہا ہے * یہ حالت دیکھ کر مانے پر کھڑی
 بیٹم تیرا یہ حال کیوں ہوا اسنے بیان کیا اسی ماگ جو میر سے سرور
 جانتی ہے یہ نواسکا عوض ہی کہ میں اپنے خاد کا عیب رد و سرور
 ظاہر کرتی تھی * اور ہاتھ میر سے سرور جو بندھے ہیں یہ انکا بہ لایا
 کہ میں بے اذن شوہر کے گھر کی عیز و سرور نکو دیتی تھی * اور سانپ
 جو بھگاتی پر حرقہا کا تھا یہ اسکا عوض ہی جو بے کلمہ خاند کے دوسرے
 کو نکو اپنا دودھ پلاتی تھی * اور چنمہ اور نالہ جو لہو بہتا ہے یہ
 اسکا بہ لایا کہ شوہر کو گالیاں دیتی تھی اور کوستی تھی * اور پاؤں
 میں جو آگ کی پیرتیاں تری ہیں یہ اسکا عوض ہی جو بے اجازت
 خاند کے گھر سے باہر پاؤں نکالتی تھی * اسی ماجانی میر سے دلہہ پر
 رحم کر کے سوقت میر سے کام آ * شاید اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے مجھ کو
 مخلص دے * اب تو باور میری طرف سے یہ تبصرہ خدا کی عطا ہیں سلام
 عرض کر کے یہ حال میرا ظاہر کر کے میر سے شوہر کو بلانے سمجھا دینا
 اور میری تقریر میں اسے متاف کر دینا * جب صبح ہوئی اُسکی
 تاریکی گلیت حضرت کہ خدمت میں حاضر ہوئی * بہت عابری اور
 نے کے ساتھ بیٹم کی طرف سلام اور دو پیام عرض کیا * حضرت
 نے اس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا اسی نے میری خاطر ہے

جو رولی تفصیر میں معاف کر * اس برتھیا کو غم اور الم سے نجات دے *
 اُس نے عرض کیا یا ﷺ میں کیونکر اُس سے راضی ہوؤں اُس نے مجھ کو بہت
 جلا یا ہی اور دکام دیا ہی * حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ زحیم ہی رحم
 کر نبوالونکو دوست رکھتا ہی جو تو اُس پر رحم کر یگا اللہ تعالیٰ تجھ پر
 رحم فرماویگا * عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھوں پر * میں
 نے معاف کیا اُسکی تفصیر دسے درگذرا * رات کو بیتی نے ما کو پھر
 خواب دکھایا * کیا دکھتی ہی کہ بیتی بہشت میں داخل ہوئی ہی وہاں کے
 زیور اور لباس سے سنواری گئی ہی * مالے پو پٹھا کہہ دلا ری اب
 یہہ وزجہ مجھ کو کیونکر ملا * اُس نے جواب دیا میرے شوہر نے مجھ کو
 معاف کیا حق تعالیٰ نے خدا سے خلاص فرمایا * امی مامیر سے حال کی
 خبر دنیا کی عورتوں کو دیکھو کہ سمجھتے ہو جھ کر چاہیں * اپنے اپنے خاندانی
 رخصا مندی اور تابعداری میں قصور نہ کریں * تو اللہ تعالیٰ کے خدا سے
 چین * اور کنا بونہیں کھا ہی کہ عورت کے حق بھی اُنکے شوہر و نپر ہیں *
 پہلا یہہ کہ عورت کو پردے میں رکھے ایسا حکم نہ کرے جس میں اُسکو باہر جانا
 پڑے * دوسرا یہہ کہ شریعت کی راہ بنا دے * وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ
 جنس و نفاس کے احکام سکھاوے * اور جو باتیں اُسکے دین کے کام
 آئیں ہوں بتلاوے * جو نہ سیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اُس میں بھی
 درست نہ ہو تو ساتھ سونا ترک کرے * ۱ میں بھی نہا لے تو مارے

اس میں بھی راہ پر نہ آوے تو طلاق دے * تیسرا یہ کہ نڈال کی
 کمائی اپنے مقدمہ کے موافق اسے کھلاوے پلاوے پہناوے *
 کیونکہ جو گوشت ہر ایک روزی سے برتنہا ہی دوزخ میں بلایا جاتا ہی
 * چوتھا یہ کہ اگر ناموافق ہو تو اسکو خوشی سے چھوڑ دے لڑکا
 نہ کہے * پانچواں یہ کہ اسکی رائے سونیکا کفر عالمہ مقرر کرے * چھٹھا
 یہ کہ جن عورتوں نے اپنے ماباپسے بہت سادہ پیر پایا ہی اسکا کچھ ذکر
 نہ کرے اسکا طعنہ نہ دے * ساتواں یہ کہ اگر ایک عورت دولت مند ہو
 اور ایک فقیر تو دونوں کی خاطر داری نہ کرے * آٹھواں یہ کہ
 عورت کو گالیان نہ دے * نواں یہ کہ عورت کے ماباپ بھائیوں کے ساتھ
 ہو سکے تو احسان کرے * دسواں یہ کہ عورت کو اکثر اللہ تعالیٰ کی
 عبادت اور اچھی خصلتوں کی نصیحت کرے * گیارہواں یہ کہ جب
 صبر سے آوے تو کچھ سوغات اُسکے واسطے لاوے * بارہواں
 آیا ہی کہ حضرت کے وقت میں کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ جہنم میں
 باہر سے نہ آؤں تو مالانالے سے ہرگز نیچے نہ اترے * اور باپ اس
 عورت کا بیٹے کے مکان میں رہتا تھا بیمار ہوا * اُس نے حضرت سے
 پوچھا اچھا کہ میں باپ کے دیکھنے کو نیچے جاؤں * حضرت نے فرمایا کہ اپنے
 خاوند کے حکم پر قائم رہ * جب وہ مر گیا عورت نے بھر پیچھے آئے
 کے لئے حضرت سے اجازت چاہی * آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو

بجائے غرض اسکے باپ کو لوگوں نے دفن کیا پر وہ عورت پہنچ نہ اُتری
 * حضرت ﷺ نے فرمایا * اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ عَفَرَ لَا بُیْهَا بِطَآ عَتِهَا
 لَزَوْجِهَا * یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اُس عورت کے باپ کو

اس سبب سے جو اُس نے اپنے شوہر کی تابعداری کی * عن جابر رضی
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَمَّ لَا يَقْبَلُ لَهُمْ صَلَوةٌ وَلَا يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ
 اَلْعَبْدُ الْاِلَیْقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْهِمْ فِیْضَعُ يَدَہُ فِیْ اَیْدِیْہِمْ
 وَالْمَرْأَةَ لَا سَاطِعَ عَلَیْہِمْ زَوْجِہَا وَالسُّكُوَانَ حَتّٰی یَصْخُرُوْا رَوَا
 الْبِیْہَقِی * کہا جابر رضی نے کہ فرمایا پیغمبر ﷺ نے تین شخصوں

میں کہ انکی ناز قبول نہیں ہوتی یعنی اُچھڑا اب تمام نہیں ہوتا اگر یہ
 ذمہ بھرتا ہی * اور نہیں بلند ہوتی ہی اُنکے واسطے نہی * چنانچہ
 بھگوترا جبتک کہ پھر آدے اپنے خاوند و نیکی طرف اور رکھے اپنے
 ہاتھ اُنکے ہاتھوں میں یعنی اپنے سین اُنکے اختیار میں دے * دوسری
 وہ عورت جب ہر غصہ ہوا اُسکا شوہر * تیرا تو الایہوش جبتک

ہوش میں آدے * جب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسویکی
 ناز کا ثواب کامل نہیں ہوتا تو سمجھا گیا کہ کوئی نیکی اُنکی جبتک اپنے
 حضور سے توبہ نہ کریں مقبول نہیں ہوتی * الہی ہیکو اور سب مردوں
 ہیکو اور عورتوں کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول کے
 حکم کے موافق جال چلیں * شرع کے احکام پر قائم رہیں * حور و عین

خاوند و نکی دوستی اور محبت سے نابعدار ہو کر آپس میں گزاران
 کریں * مرد و رتوں پر شفقتی اور مہربان رہیں * انکی برائی کی تلاش
 نہ کریں * آئین یارب اعمال میں محرمات النہی و آل و اصحابہ اجمعین *
 * ستر ہوان ماب جھوٹہ اور کذب کی برائی کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے جو دھوین سپار یکے پسوین رکوع میں *
 (لَمَّا يَفْتَرِي الْكَذِبَ اللَّهُ يَنْ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ
 الْكَافِرُونَ * ترجمہ جھوٹہ بتانے والے ہیں جنکو یقین نہیں اللہ
 کی باتوں پر اور وہی لوگ ہیں جھوٹھے * عبد اللہ ابن مسعود رض
 روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ * عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ
 الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا بَرَّ آلُ
 الرَّجُلِ يَصْدُقُ وَيُجْرِي الصَّدَقُ حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا
 وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ
 يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا بَرَّ آلُ الرَّجُلِ يَكْذِبُ وَيُجْرِي الْكَذِبَ
 حَتَّى يَكْتُبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا * لازم کر لو اپنا اوپر سچ کہنے کو کہو کہ
 سچ کہنا راہ دہلا تا ہی یعنی پہنچتا ہی نیکی کی طرف * اور بیشک
 نیکی پہنچاتی ہی بہشت کی طرف * اور ہمیشہ آدمی سچ کہنے کہتے
 پہنچ جاتا ہی سچائی کو یہاں تک کہ کھا جاتا ہی وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے
 دربار میں سچا * اور پاؤں اپنی ٹہنیں جھوٹہ کہنے سے کہہ کہ جھوٹہ

کہہ سارا دکھاتا ہی یعنی پہنچاتا ہی بدکاری کی طرف اور بیشک
 بدکاری پہنچاتی ہی دوزخ کی طرف * اور ہمیشہ آدمی جھوٹہ کہتے
 کہتے پہنچ جاتا ہی جھوٹہ کو یہاں تک کہ کھا جاتا ہی وہ حق تعالیٰ کی درگاہ
 میں جھوٹہ تھا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحیح نیک عمل ہی کہ اُسکی
 خوبی برہتے برہتے آدمی کو دنیا میں عزت دیتی ہی اور آخرت میں بھی
 کام آتی ہی * اور جھوٹہ بہت برا ہی کہ اُسکی رائی برہتے برہتے آدمی
 کو دنیا میں بے اعتبار اور بے عزت کرتی ہی اور آخرت کے وقت
 بھی عذاب شدہ میں ڈالتی ہی * اور فرمایا ﷺ نے جھوٹہ کہنا
 تین جگہ مضامین جابری * ایک اپنی عورت سے کہو نہ عورتیں کم عقل
 تھوڑی بات میں بدگمان ہو باقی ہمیں انکی تسلی کے واسطے مضامین
 ہیں * دوسری ترالی میں دانوں گھات کو * تیسرے دو آدمی کے بیچ
 ملاپ کر دینے کو * اور فرمایا ﷺ نے کہ جب جھوٹہ بولتا ہی بندہ جدا
 ہوتا ہی اس سے فرشتہ ایک کو اس اُسکے منہ کی بدبو کے سبب
 چھوڑا ہوا جھوٹہ بولنے سے * عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے
 ہیں کہ فرمایا ﷺ نے عہد و پیمان کرو مجھ سے سات جزکا * اقرار کرنا ہوں
 اور ضامن ہوتا ہوں میں تمہارے واسطے ہر شے کا * اول یہ کہ سچ
 کہا کرو جب کبھ بات کہو یا کوئی خبر دو * دوسری یہ کہ پورا کرو جب
 کسی سے وعدہ کرو * تیسری یہ کہ امانت میں خیانت نہ کرو جب تم کو

کوئی امین کرے * جو تھی یہ کہ چھبائے رہا اپنے ستر کو کہ کھل
 بنادے * پانچویں یہ کہ ندی رکھو اپنی آنکھیں اُن پیرو سے جنکا دیکھا
 درست ہیں یعنی پرانی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو * چھٹی یہ کہ پکار کھو
 اپنے ہاتھ و نگو بدھرتو سے یعنی ظلم کرنا یا حرام کھانا * اور فرمایا ﷺ نے
 * جب اُتھتے آدمی صبح کو اُسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی
 منت اور عاجزی کرتے ہیں * پھر کہتے ہیں کہ اے بھائی خدا سے
 ڈر رہا اور اپنے تئیں پکار کھو کہ تمھارے پچاؤ سے ہم سب کا پچاؤ
 ہی * ۱۔ سائے کہ ہم تمھارے تابعدار ہیں * اگر تم نیک اور سیدھی
 راہ پر چلو گی تو ہم پیچینگے * اور جو تم نیک نہ رہی اور بری راہ اختیار کر دو گی
 تو ہم مارے پڑینگے * عقبہ بن عامر رض کہتے ہیں کہ سوال کیا میں نے
 حضرت ﷺ سے کہ دنیا اور آخرت کی بھات کس چیز سے بنتی ہی *
 فرمایا آپ نے اختیار میں رکھا اپنی زبان کو نبول کوئی بات مگر جو تیرے
 حق میں قایدہ کرے * اور بدتھ اپنے گھر یعنی عبادت کو ۱۔ دھرا دھر
 بے قایدہ پھر * اور رویا کر اپنے گناہوں پر پھر صاف مانگ اللہ
 سے * حضرت عمر خطاب رض یوں فرماتے ہیں * کہ جو آدمی بیہودہ
 بہت باتیں بولتا ہی اُسکی شرم کم ہوتی ہی اور جسکی شرم کم ہوتی
 ہی اُسکے دامن سیاہی آتی ہی * معاذ رض نے حضرت کی خدمت میں عرض
 کی مجھے نصیحت کیجئے * آپ نے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اُسکو خوب

سمجھاتے ہو * پھر غرض کیا اور کچھ * فرمایا کہ اس کے برابر بری چیز دو زخ
 عین لیجانو الی کوئی یقین * عن ابی ذر رض عن النبی ﷺ قَالَ
 ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 الْمُسْتَلِّ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ مِلْعَةٌ بِأَخْلَافِ الْكَاذِبِ رواہ مسلمہ
 فرمایا رسول ﷺ نے تین شخص ہیں کہ کلام یقین نہ کریگا اللہ تعالیٰ ان کے
 ساتھ قیامت یقین اور مدیکھے کا نظر رحمت سے انکی طرف اور پاک
 نہ کریگا انکو گناہوں سے اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہی * کہا ابو ذر نے
 نامہ سب ہوئے اور نقصان یقین پر گئے وے پوچھا کون ہیں بے لگ یا رسول
 * نہ مایا آپ نے لکھنا یا اے ازار کے یعنی جسے اپنا پایا کار یا اور کوئی
 کبر آواز اور تکبر کی راہ سے شرعی حد سے زیادہ کیا * حد اُسکی
 آدھی چھائی ہی اور تخمینے اوپر تک بھی رخصت ہی اور جو شخص
 کچھ دیکر کسی کو اس پر احسان جتاوے * اور جو شخص کہ برتھاتا
 اور فیستہ کرتا ہی اپنے مال کو جوہ و قصہ قسم کھا کے * حد بیٹ مین آیا
 ہی کہ ایک روز حضرت نے عورتوں کو جمع دیکھا فرمایا بے لگ اکثر دوزخی
 ہونگی * کسی نے پوچھا کیا سبب * حضرت نے فرمایا کہ زبان کے
 سبب کیونکہ انکی زبان سے ہمیشہ گالی بد و فاشوہرا و رگھرا اور لوگوں کے
 حق میں نکستی ہی * اس بری عادت کے سبب اللہ تعالیٰ کے غضب یقین

برتنی ہیں * اور فرمایا ﷺ نے کہ معراج کی رات کو ایک قوم او میں
 نے دیکھا کہ صحنہ انگاسور کی طرح اور زبان کو گردن کی طرف کھینچ
 کر نکالا ہی * اوپر سے آگ کے کورتے اُنپر مار رہے ہیں * برتیاں
 سے میں نے پوچھا ہے کون لوگ ہیں کیا توبہ کی ہی جو ایسے
 برے عذاب میں گرفتار ہوئے ہیں * جبریل عم نے کہا ہاں اے
 وے لوگ ہیں جو لوگوں کی حق تلفی اور اپنے فائدے کے واسطے جھوٹی
 گواہی دیتے تھے * دین کھو کر دنیا حاصل کرتے تھے * اور فرمایا ﷺ
 نے کہ منافق کی بنی علامت ہی جس میں بے باتیں پاؤ اسے پہچان
 لو * اول یہ کہ جب بات کہتا ہی جھوٹہ کہتا ہی * دوسری یہ کہ
 جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی * تیسری یہ کہ جب کوئی
 اُس پاس اپنی امانت رکھے مقرر کرے حیانت کرے * غرض
 جھوٹہ بہت بدی کہ اس سے آدمی برائی میں برتا ہی * اور
 محنت معیبت میں گرفتار ہوتا ہی * الہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسی
 بری خصایات سے محفوظ رکھو * حضرت نبی صاحب اور اُنہی آل
 اور اصحاب پاک کی عزت سے * آمین یا رب العالمین *

* آتھار ہوا ان باب غیبت اور چغلی کر یکی برائی کے بیان میں *

قرمیا اللہ صاعب نے بھیسو میں سپارے کے جو وہو بن رکوع میں
 وَلَا تَجَسَّوْا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا * اَيُّهَا أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ

لَهُمْ أَخْبِيَةٌ مِّمَّنْ أَكْبَرُ هُمُوهُ * اور اسی کے ساتھ کسی تلاش بیکار اور بد کہو
 بیہوش بھی اک دوسری کو * بھلا خوش لگتا ہی تم میں کسی کو کہ کھاوے
 گوشت اپنے بھائی کا جو مرد ہو سو لگن کر داتے * ابو ہریرہ رض
 لے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے * أَتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ
 قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَكَرْتُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ
 إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ أَضْبَيْتَهُ
 وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ ابْهَيْتَهُ * فرمایا لوگو! اسے کہ تم جانتے ہو
 کیا ہی غیبت * لوگو! نے عرض کیا اللہ و رسول زیادہ واقف ہیں *
 فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے جب کا ذکر کرے اور وہ بات
 ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جس کا عیب بیان کیا نہ تو نادم ہو * لوگو! نے
 پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقت اس کا ذات حق ہو تو بھی غیبت
 ہی * حضرت نے فرمایا البتہ ایسی کو غیبت کہتے ہیں کہ وہ عیب اس میں
 ہو * اگر وہ عیب اس میں نہیں ہیں ہی تو تو نے اس پر اذرا کیا یعنی طوفان
 باندھا * یہ دوسرا گناہ ہوا * حذیفہ رض نے جو پینے کا گلاس لیا
 و قنت تھے نقل کی کہ میں نے حضرت پیغمبر صاحب سے سنا کہ
 فرماتے تھے کہ داخل ہین ہو تا ہی ہشت بین لڑا چونکہ غور * یعنی جو
 کوئی ایک جگہ ہی مات دوسری جگہ نہ پہنچتا ہی اگر چہ وہ بات سچی ہو
 * جب وہ جانتا ہی کہ ایسی بات نہ ہے لوگو! نے درمیان فساد ہو گا قصیدہ لگا

اور پھر وہ کام کرنا ہی تو بڑا گنہگار ہوا اور پکا لٹرا ہوا * البتہ ایسا
 شخص مرد ہو یا عورت بہت ہی نیک حال کے لئے لائق ہیں * اور فرمایا اللہ
 نے کہ جو کسی کی غیب کر لگا وہ مہربانی شفاعت سے سحر دم ہو گا *
 اور عیبت کرنا والے کی نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں جسکی عیبت ہوئی
 گا وہی حاقی ہیں * قیامت کے دن وہ نامہ دہنے سے قطع میں اُس کے دبا جاوے گا
 * وہ دیکھ کر تعجب کرے گا کہ جن نے تو ایسے نیکیاں ہی کی ہیں کہ ہر میر سے
 نامہ میں یہ لکھیں * فرشتے کہیں گے جن کو کوئی غیر احباب دنیا میں
 ظاہر کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکو نمایاں کیا یہ نامہ جو کہ حاد میں
 ہے کمانے پر دولت بھراوے اُسے چھین لیں * سب فیضان ہیں عبد
 اللہ تقی روایت کرتے ہیں سوال کیا میں نے پیغمبر صاحب سے
 یا علیؑ کوں سنی چیز بہت بدی کہ جس سے میں دور آ کروں * حضرت نے
 اُس کے جواب میں نہارلی اپنی زبان اور فرما پایا سب سے بدی جس
 سے انسان کو دور نا لازم ہے * کیونکہ اکثر زبانیں اسی سے بدی ہوتی
 ہیں * اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی عزت ملوئے او اُس پر طعن نہ کرے
 ہی بد نام کرتا ہی * اور جو کوئی کسی پر اذیت نہ کرے * بلکہ اُس کو
 ایسی مدد عطا دیتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ دور ہووے *
 اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہی بری باتیں سناتا ہی * اور جو کوئی
 بے حیائی اور بیہودگی کے کلام زبان سے نکالے گا وہ مسلمان

ایسی بناہ یقین رکھو * آمیزہ یارب العالمین *

* آنیہ سو ان باب مسد اور دشمسی اور دلفاویکو عبادت کر کے جان نجات *

فرمایا اللہ تعالیٰ کے سورۃ فلقین * وَ مِّنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ *

یعنی کہہ دے اسی رسول بناہ چاہتا ہوں میں مسد کر بیوا کے بیوہ میں

سے جب وہ مسد کرے * مسد کر بیوا لا وہی بھی * کسی کی اچھی چیز پر

دواہ کرے وہ اسے چاہے کہ یہہ چیز اسکی جاتی رہے * ایسا شمس

بہت برا * ابوہریرہ رضی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ

* اَيُّكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ بِمَا نَأْكُلُ

الْمَاءَ وَالْحَطَبَ * ترجمہ * کھانے والے اپنے تئیں مسد سے کھونکہ مسد

کھاتا ہی یعنی دور کرنا ہی نیکو کو جیسا کھاتا ہی یعنی جاتی آل کارٹی کو *

اور مستر کتابوں میں کھائی کہ دس چیزیں ہیں کہ جن سے دس

آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوتے ہیں * بخل کے سبب

مالدار * طمع کے سبب عالم * بے مہاشی کے سبب عوامیت * دنیا

طلبی کے سبب بوترہ * کاہلی کے سبب * ان * ظلم کے سبب

پناہ شاہ * مسد کے سبب فقیر * نامردی کے سبب عاری * غرور و برائی

کے سبب عابد * دلفاوی کے کام کے سبب بہت سے آدمی *

ابوہریرہ رضی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا یا مسدیر اللہ تعالیٰ

اَيُّكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْثَبُ الْوَحْدَانِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا

تَصَحَّسُوا وَلَا تَلْمِزُوا وَلَا يَحْسَبَنَّ زَارًا لَا تَبْلَغُوا وَلَا تَقْدِرُوا وَلَا تَكِبُوا
تَسَاسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا ۝ دوسرا لکھا ہے کہ تم میں سے بدگمان
سے کیونکہ بدگمانی کر لی کسی پر عیب کی بات ہی * اور لکھا جہنم
نہر تو * دھوکا نہ گاہو * غم سے بول نہ بڑھاؤ یا کسی کو نہ بڑھاؤ * اور
یرائی نہ پاؤ * اور دشمنی نہ کرو * اور پیچھے نہ چھوڑ دو یا دوستی سے
بات نہ نہ اٹھاؤ * اور دنیا کی طمع میں نہ رہو * ہو انہ کے
نہ * آپس میں نہائی نہ کرنا عدی بن حاتم * من * دل نہ سے * اور نہت
کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فلاں قوم لو بہشت
میں لے جاؤ * جب فرشتے اُنکو لیا بہشت کے نزدیک پہنچیں گے جہاں سے
بہشت کی روانگی کی اور محل و مکان و ہائیکے نظر نہ کریں گے * اس دم
آواز آویگی کہ ان لوگو کو و درخ میں داخل کرو * لکھا کچھ علقہ بہشت
میں ہیں * یہ خبر سنکر اُن لوگوں پر عجب طرح کی حالت گذریگی کہ
مار سے غم اور غم کے قریب ہلاکت کے پہنچیں گے آہ فریاد کریں گی
و ادبید او پھاویں گے * پھر عرض کریں گے * نہ ادا نہ اگر ہم کو و درخ ہی میں
ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیوں دکھلایا اسکی نعمتوں سے کیوں آگاہ فرمایا
* دکھانا بچھ اور دینا بچھ اور یہ کیا معاملہ ہی * حق سبحانہ تعالیٰ جواب
دے گا کہ اُسہ نکو یاد کرو کہ دنیا میں لوگوں کی خاطر سے دکھائے کو عبادت
کرتے تھے * میرے خوف سے جو تمھارا خالق تھا کبھی نہ کیا * لوگوں کی

خاطر ہر کام بن منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر میں ہر گز ملاتے * لوگو اسے
 مٹھا کر بھٹے نام ترک کرتے سری قہاری اور جہاری اور سب ہر گز
 بھٹتے * غلوست بن بھٹے غایب جانکار و طرح کے کام کرنے اور
 باہر لوگوں کے در و در اور طرح کے کام میں ملنے * اس میں سب کی
 یہی مراد ہے کہ نگاہیں فریب دیا گیا * جہیں دکھ دیکھ ہم پر زیادہ
 ہو * اور فرمایا اللہ لے کر جو کوئی کچھ عبادت و اور دے اور تہی وہ
 عبادت اسکی حق تعالیٰ کے در بار میں قبول نہیں ہوتی * مثل اسکی
 ایسی ہی جیسی بھگت جگنی کبر آذر و دشمن ہوا اور پھر وہیں بھٹ
 گیا * روشنی اسکی قائم نہیں رہتی اور فرار ہونے پکارتی * ایک تاشا
 ہی کہ نہ آنے آتے اپنا جی خوش لیتے ہیں * اور فرمایا بہت لوگوں کی
 نماز انکو کچھ فائدہ نہ ملے گی جو دکھالے کو پڑھتے ہیں اور وہیں کچھ شوق
 نہیں رکھتے * وہ نماز کیسی ہے جس طرح کوئی کنا پتھر اپنی گود میں بھر کر
 بازار جاوے لوگ بانیں کر مال ہی * ہر آتے سودا بول نہیں
 لے سکتا کچھ فائدہ نہیں آتا * صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگوں کی
 نظر وہیں مالدار تھہرے حقیقت میں کچھ نہیں * اور فرمایا کہ بھٹے زمانے
 میں لوگ ہو گئے کہ اپنے دینا و دنیا کے واسطے پیچیدگی * زبان انکی
 شکر سے بھی بہت مہتی * وہیں انکی اندھیری راتیں بھی زیادہ
 تھیں * نماز روزہ شیخ سناوت تعلیم و عطا کرینگے * واسطے کہ لوگ

مازی روزہ دار حاجی مدنی عالم واعظ کہیں * بزرگ سمجھدیں نظمیں
تواضع خدمت بکالوین کھائے پہننے کی خیریں * جیسا اس زمانہ میں
ہم نے لو اونٹن یہی طریق اختیار کیا ہی * انکی عبادت کو جو وقت فرشتے
آسمان پر لیجائے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایسی عبادت جس میں
خلاص اور محبت نہ ہو ہم کو پسند نہیں * اس دکھا دیکھی عبادت کو یہاں سے
نکالو دور کرو فرشتے اسکو لا کر اس شخص کے صبر مانگتے ہیں پھر
اسکو دوزخ میں دے دیتے دفتر خانے میں جسکا نام صحیح ہی داخل کرتے
ہیں * اور جو کوئی خود تری عبادت اخلاص اور محبت سے اجتناب
طرح تھیک کر کے دھیان لگا کر ادا کرتا ہی فرشتے اسے آسمان پر لیجاتے
ہیں * اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ سیرے بندینے
بڑے اخلاص سے اسکو ادا کیا ہی * دلیل اسکی آیت قرآن مجید
ہی * **وَإِنَّ تِلْكَ حَسَنَةٌ يُّضَاهِي دِيْوَاتٍ مِّنْ لَّدُنْهُ أَجْرًا مِّمَّا يَكْتُمُونَ**
اور اگر نیکی ہو تو اسکو دونا کرے اور دیکھے اپنے پاس سے بڑا
نواب * **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ
يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَإِنِّي بِهِ نِعْمَةٌ نَّعِمَةٌ نَّعِمَتْ فَيُهَا
فَقَالَ نِمًا مَّهِلْتُ فِيهِ قَالَ قَاتَلْتُ قَيْلًا حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ
وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لَأَن يَتَالَ جَرِي فَقَدْ قِيلَ نِمًا أَمَرَهُ فَسَحَبَ طَرَفَ وَجْهِهِ
حَتَّى الْقَيْ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ نَعِمَ الْعَامَ وَعَلِمَهُ قُرْءُ الْقُرْآنِ فَإِنِّي بِهِ**

نَعْرِفُهُ نَعْمَ نَعْرِفُهَا قَالَ فَمَا مَمَلَّتْ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمَتْ الْإِسْلَامَ وَتَعَلَّمَتْ
 وَقَوَّاتٍ فِيهَا الْقُرْآنَ قَالَ وَكَذَبْتَ لِكَيْتَ تَعَلَّمْتَ الْإِسْلَامَ لِيَقَالَ
 إِنَّكَ مَا أَمَرْتُ وَفَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيَقَالَ هُوَ قَارِي فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ
 بِهِ فَنُصِبَ عَلَى وَجْهِهِ حُتَّى أَتَى فِي النَّارِ رَدَّ رَجُلٌ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْأَمْوَالِ كُلِّهَا فَتَبَيَّ بِمُؤَمَّنَةٍ نَعْمَ نَعْرِفُهَا قَالَ
 قَدْ أَعْمَلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ مِهْمَلٍ قَعَشَ أَنْ يُثَقِّقَ فِيهَا إِلَّا
 أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَمَلْتَ لِقَالَ هُوَ جَوَادٌ
 فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَصَحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَتَى فِي النَّارِ رَدَّ رَجُلٌ
 مَعَهُ * تحقيق کہ بغیر اخلاص نے جو وہ نیتیں وہاں کیا تھیں اس میں کا پہلا
 آدمی جس پر حکم جاری ہو گا قیامت کے دن وہ دشمن ہی کہلا کر آگیا
 اللہ کی راہ میں پس لاویگے اس کو حساب نے واسطیہ دربار میں اللہ
 تعالیٰ کے پھر تیار کیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کو جو اس سے دی تھیں
 سو وہ سمجھ جاویگا اس نعمت کو جسے اقرار کرے گا اور * پس کہو گا
 اللہ تعالیٰ کہہ کیا وہاں کیا تو نے اس نعمت کے سبب یعنی اس نعمت
 کا شکر کیونکر کیا * بلکہ وہ شخص کہ اس میں کاروائی تیری راہ میں
 تیار کیا کہ شہید ہوا * فرماؤ گا اللہ تعالیٰ جو وعدہ کہتا ہے تو یعنی ہمیں
 کہ تو شخص میری راہ میں تیار ہوگا کہ تو اس میں کہہ میں سمجھ لو کہ
 کہ تو تیار ہوا کہ تو کہہ گیا * یعنی دنیا میں لو کہ سمجھو کہہ چکے اس کی

مزدوری مجھ کو ملی تیرے دلکو خوشی حاصل ہو چکی * پھر حکم ہوتا کہ گھسیٹیں اُسکو اوندھے منہ یہاں تک کہ آلاجاؤ گناہنم مین + دوسرا شخص وہ کہ جس نے سبکھا علم اور سکھایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لاوینگے اُسکو دربار مین پھر بتاؤ گناہنم تھالی اُسے اپنی نعمتوں کو سو اقرار کریگا وہ اُسکا * فرمایگا اللہ تعالیٰ کیا کام کیا تو نے اُس سے یعنی کیونکہ اُن نعمتوں کی شکر گزاری کی * کہیگا وہ شخص سبکھا مین علم اور سکھایا مین نے اور دیکھا اور پڑھا مین قرآن تیری راہ مین * پس فرماؤ گناہنم تھالی چھو تا ہی تو یعنی یہ کام تو نے اخلاص کے ساتھ میری خوشی کو نہیں کیا + لیکن سکھایا تو نے علم اُسی واسطے کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور پڑھا یا تو نے قرآن اُسی لئے کہ تو لوگوں مین قاری مشہور ہو وے * یعنی اُنکا مونکے سبب دنیا مین تجھ کو عزت اور برتری ملے اور فائدہ حاصل ہو سوا ۔ اہوا * یعنی تو گوئی تیری برائی کی تجھ کو فائدہ پہنچا یا تیری مزدوری تجھ کو ملی + پھر حکم ہو گا کہ منہ کے بل گھسیٹیں ہوئے لجاؤ * فرشتے اُسی طرح جہنم مین لے جا کر آلا دینگے تیسرا وہ شخص جس پر کشادہ سی تھی اللہ تعالیٰ نے روزی یعنی اُسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اُسکو ہر طرح کا مال * پس لاوینگے اُسکو پھر بتاؤ گناہنم تھالی اُسے اپنی نعمتوں کو پھر جان لیگا وہ اُنکو * تب فرمایگا اللہ تعالیٰ کیا کیا تو نے اُن نعمتوں سے یعنی کہ طرح اُنکا شکر بجا

آیا کہیگا وہ شخص جس راہ میں تو راضی ہو تا ہی اُسی راہ میں
 نے خرچ کیا تیری رضامندی کے واسطے * فرمایگا اللہ تعالیٰ چھ تھما
 ہی تو لیکن کیئے تو نے بے کام اس واسطے کہ لوگ تجھے سخی کہیں
 تیری برائی گا دیں سو کہہ چکے دنیا میں اُسکا بدلہ لا تو پا چکا * پھر حکم ہو گا کہ
 اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ فرشتے اُسی طرح جہنم میں داخل
 کرینگے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھنا دیکھنا کوئی کام بغیر محبت
 اور اخلاص کے اُس جناب پاک میں ہرگز منظور نہیں * اس میں اگر
 ہزاروں طرح سے کوئی نیک کام کرے لوگوں کو فائدہ پہنچا دے دیکھ
 اتھا دے کبھی قبول نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہی عمل کو نہیں
 معاذ میں جہاں رض سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسالت مآب
 نے + يَكُونُ فِي الْآخِرِ الزَّمَانِ اقْوَامٌ اخْرَاجُوا الْعِلَالَ يَبْلُغُ اَعْدَاءُ
 السَّرِيَةِ فَقِيلَ يَا سَيِّدِي كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكِ بِرَضِيَةِ بَعْضِهِمْ اِلَى
 بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ * ہو گئے آخری زمانے میں لوگ کہ ظاہر
 میں بھائی اور دوست کہلا دینگے اور باطن میں بیگانہ اور دشمن ہو چھا
 ہو گونے یا رسول اللہ کیونکر ہو گئے ایسے * فرمایا کہ یہ ہو گا بھڑکے رغبت
 کرنے سے بھڑکی طرف اور بھڑکے خوف اور کراہیت کرنے سے
 بھڑکی طرف * یعنی دنیا کی غرض سے جسد کوئی غرض کسی سے رکھتے
 ہو گئے تو مانگے اور دوستی محبت ظاہر کرینگے * اور جب کچھ دنیا کی غرض

دور میان نہو گی الگ رہیں گے * سو یہ خبر ہمارے پیغمبر آخر الزمان
 خبر صادق ﷺ کی دی ہوئی اب اس زمانے میں خوب ظاہر ہوئی +
 یا کریم مجھ کو اور سب مومنوں کو ایسے برے کاموں اور برخصاوتوں سے
 دور رکھ اپنی فضل و کرم سے بحرمت الہی و آلہ و اصحابہ اجمعین

+ یسوان باب تکبر اور غضب کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے جو سون سپا دیے گیا رہو بن رکوع میں *
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ جُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِیْنَ
 جو لوگ سرکشی کرنے ہیں میری بندگی سے جلد دالے جا دیں گے دوزخ
 میں ذلیل ہو کر * یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام سے شرم پھراوے
 اور غرور کرے + اور اُسکے کلام پر ایمان نہ دے اور لوگوں میں
 اپنی برائی ظاہر کرے وہ شخص بے شک جہنمی ہوگا * حضرت ابو ہریرہ
 رضی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول ﷺ نے * قُلْتُمْ لَا یُکَلِّمُکُمْ
 اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا یُزَکِّیْہُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہُمْ وَ اَہُمْ عَذَابُ الْہِیْمِ *
 شیخ زان ملک کذاب عابد متکبر * تین شخص ہیں کہ بات نہ کرے گا
 اللہ تعالیٰ اُن سے قیامت کے دن اور نہ سزا ہیگا اُن کو اور نہ دیکھے گا اُنکے
 طرف * اور اُنکے لیے نہ رہے دیکھ کا عذاب ہی * ایک پوچھنا
 کہ بچو الا * دو سفر آباد شاہ چھوٹھا * نیرا درویش برائی کرنا والا *
 اور حارث بن دم رب روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول ﷺ نے *

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مَضْعُوفٍ اَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ
 لَا يَرَهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَاطِلٍ مُسْتَكْبِرٍ * کیا نہ
 بتاؤں میں تم کو بہشتیوں سے * ہر ایک لاچار کہ ذلیل جانتے ہیں لوگ
 اُسکو * اگر قسم کھاؤں وہ اللہ کی سچا بتا رہی وہ اُسکو * کیا نہ بتاؤں میں
 تم کو دوزخوں سے * ہر ایک جھگڑا لوستخت زبان نخیل مغرور * یعنی
 جسکو لوگ دنیا میں بہ عزت اور فقہر جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اُسکا دوست
 اور مددگار ہوتا ہے * جس ناکی وہ خواہش کرے اُسکی عزت بڑھانے
 کو وہ انجام کر دے * اور جو لوگ دنیا میں بد زبانی اور مسحت گوئی کرتے
 ہیں اور شوم بد بخت ہوتے ہیں اور برائی اور تکبری کرتے ہیں
 اُنکو ذلیل کرے پھر جہنم میں بھر دے * اور فرمایا ﷺ نے کہ داخل
 نوگاد و زخ میں یعنی ہمیشہ نہ رہیگا اُس میں جسکے دل میں ایک سوسون
 برابر بھی ایمان ہوگا * اور داخل نوگاد و زخ میں جسکے دل میں ایک
 سوسونکے برابر بھی کبر ہوگی یعنی فخر کر نہ رہیگے کرنی * اور فرمایا ﷺ نے تین
 قسم کے لوگ سبکے آگے دوزخ میں جاؤ گئے * پہلا بادشاہ ظالم دوسرا
 نہ دینے والا زکوٰۃ کا * تیسرا اور دیشٹن تکبر کر نوالا * اور تین
 گروہ سبکے آگے بہشت میں داخل ہو گئے * پہلے شہید جس نے اپنی جان اللہ
 کی راہ میں قربان کی دوسری دینی دوسرا جس نے اخلاص اور محبت کے حق
 میں اپنی جان قربان کی اور تیسرا وہ غریب لاچار جو محنت

کر کے حق حلال سے اپنے جو روت کو نکال دیا تھا ہی * پھر اپنے پروردگار
 کی ہمدردی میں دل سے حاضر رہتا ہی * اور فرمایا ﷺ کہ قیامت کے دن برائی
 اور بزرگی کرنے والوں کو جو ناسیو کی طرح اُتھادے گئے یعنی صورت آدمیو کی
 مگر بدن چو ناسیو کا + ہمال ہو گئے قدموں کے نیچے اور سوا اور ذلیل ہو گئے
 دے ہر طرح سے * اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی پھرتا ہوا ناپیوندی کبریا
 پھرتا ہی مگر اللہ تعالیٰ کی حکمرانی نہیں بخالانادہ تکبر سے خالی نہیں +
 اور جو نہی بشیرین کبر سے پھرتا ہی اور شال دو شالے اُترتا ہی مگر
 دیندار غریبوں فقیروں سے ملکر چلتا ہی وہ حقیقت میں منکبر نہیں *
 اور فرمایا ﷺ نے جس وقت ایک نے اُسے نصیحت طلب کی لا غضب
 پھر اُس نے سوال کیا فرمایا لا غضب غرض مکر فرمایا اپنے غضب سنکر
 غصہ مت ہو اس سے یوں معلوم ہوا کہ اکثر ہلا اور فساد اس غضب
 اور غصے سے پیدا ہوتی ہی * اور آدسیو نکو بھی آفت ہما کئے مقام میں
 پہنچاتی ہی + اور فرمایا ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی پر نظر رحمت کی کرتا
 ہی تو اور وہ اُس کا عیب ظاہر کرتا ہی اور جب نظر غضب کی
 کرتا ہی تو اُس سے اور دیکھے عیب کو ظاہر کرتا ہی + پس مسلمانوں کو
 چاہئے کہ کسی کی عیب جوئی نہ کریں خیال کریں کہ ہم سب بندے اللہ کے
 ایک مابا بسے پیدا ہوئے کسی طرح کی برائی نہیں رکھتے پھر دوسرے کا عیب
 کیوں آدھند تھیں + لازم ہی کہ سب سے اپنے تئیں چھو تا ہو چھین

اور ناچیز سمجھیں مان ساری کریں + اپنے بیگانے سے بہت محبت رکھیں
 مہرستی دولت اور برائی عزتی چیز بہرہی * اللہ تعالیٰ تو بہت پسند
 ہی ہزاروں اس صفائے سب سے نجات پاویں گے اور درجہ عالم میں
 پہنچ جائیں گے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اس
 مرتبہ کی آرزو کر لیں گے * چنانچہ فرمایا ﷺ نے * اِنَّ يَوْمَ لَا اُمَّتٍ لَمْ
 يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِصَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَاٰكِنْ دَخَلُوْهَا بِسَخَاۗءٍ اِلَّا نَفْسٍ
 وَسَلَامَةٍ الصُّدُوْرُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ * بے شبہ اس اُست کے
 بزرگ لوگ بہت نماز اور روزہ سے بہت میں داخل نہیں ہونگے
 لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام سنانا لوگوں
 تامل سے + اور فرمایا ﷺ نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے
 ہونگے کہ قرآن پڑھیں گے اور قرآن نہ پہنچاؤں گے طاق تک * یعنی اُس پر
 عمل نہیں کرنے ادا کرنے میں صرف ترغیب و اپنی زبان سے دے
 کہیں گے ہم پڑھتے ہیں قرآن ہم سے کون پڑھا پڑھنے والا ہی * اور
 کہیں گے ہم علم رکھتے ہیں ہم سے کون زیادہ عالم ہی + سو دے لوگ
 کہ زبان میں دوزخی * اسمائیت عمیس رض روایت کرتی ہیں کہ
 فرمایا ﷺ نے * يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ تَغْيِلٍ وَاَخْتَالٍ وَنَيْسِي الْاَكْبِيُوْرِ
 اَلْمَتَعَالِ يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ تَجْبِرٍ وَاَعْتَدِيْ نَيْسِي الْجَبَّارِ الْاَلَمِي
 يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ مَعِي وَلَهِيْ نَيْسِي الْمَقَابِرِ وَالْبَلَاءِ يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ

خُذْنِي وَطْفِي وَبَسِي الْمَبْتَدَاةَ وَالْمُسْتَهْلِي بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ يُخْتَلِ
 الدُّنْيَا بِالْإِيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ يُخْتَلِ الْإِيْنِ بِالْشَهَوَاتِ بِئْسَ
 الْعَبْدُ عَمْدُ طَمَعٌ يَعُودُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ هَوِي يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ
 عَمْدُ رَغْبٍ يَذِلُّهُ * بد بندہ ہی وہ بندہ جو اچھا گمان کرنا ہی اپنے تئیں
 اور رانی کرنا ہی اپنی * اور بھول گیا اُسکو جو سب سے برآ اور سب
 سے بزرگ ہی * بد بندہ ہی وہ بندہ جس نے سمر اُتھایا اور ظلم اور
 فساد کیا اور بھول گیا اُسکو جو سب پر غالب اور قادر ہی * بد بندہ
 ہی وہ جو بھولا دین کے کاٹو نکا اور کھیل میں لگا اور بھولا قبر و نکو اور
 خاک میں ماں جانیکو * بد بندہ ہی وہ بندہ جس نے سمر کشی کی اور سب سے برتھا
 اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دنکو * بد بندہ ہی وہ بندہ جو قریب
 دینا ہی دنیا کو دین سے * یعنی عبادت کے کام دکھانا کردینا کی عزت چاہتا
 ہی * بد بندہ ہی وہ بندہ جو فریب دینا ہی دین کو شبہ کی چیز و نئے
 بدھ حرام سے اپنے تئیں بچانا ہی کہ دیندار و نمین پکڑا نجاوے
 اور اگر کر لے تو پھیر پھار کر کے نکل جاوے * اور شبہ کی چیز و نکو عمل
 میں لاتا ہی کہ لوگوں کے دل میں دین کے کام پر دہا ڈالے * بد بندہ
 ہی وہ بندہ جو طمع اور حرص اُسکی و دترانی بھرتی ہی دروازوں پر
 آسے * بد بندہ ہی وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اُسکی گمراہ کرتی ہی اُسکو
 کہ ہنگام سے اُسے شدید ہسی براہ سے * بد بندہ ہی وہ بندہ جو دنیا کی دولت

کھانے پر لالچ کرتا ہی اور اپنی زندگی پر بھروسہ رکھتا ہی * پھر اُنھیں
 ذلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہی * ایک علامت کبرا اور بزرگی جتنا نیکی
 بہہ بھی ہی کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اُسکا کرنے میں
 اُنسے شرم کرے * اور لڑکے بالوں کی پرورش اور گھرباؤ کی خدمت سے
 کنارہ پکڑے * سو ای بھائیو اب نہ کہو چاہئے کہ ہر طرح کے برے کاموں سے
 اور بری خصلتوں سے اپنے تئیں بچاؤ جس میں اللہ اور رسول کی رضا مندی
 حاصل ہو وہ کام کرو * سب آدمیوں کو یعنی مرد و عورتوں کو اپنے بھائی
 بہن سمجھ کر جو ایک بات ہو جس میں اُنکی عاقبت بخیر ہو اور جو تم
 جانتے ہو فی الفور بتا دو اصل کام دینداروں کا یہی ہے خواہ کوئی سنت
 یا نہ سنتے مقدمہ دہرا چھی بات کہنے میں اچھے کام سکھانے میں قصور نہ کر دو
 کہو کہ ہر کوئی اسباب سے قیامت میں پوچھا جائیگا + خصوصاً جو عالم
 اور لائق ہیں دین کے احکام سے واقف ہیں * پھر اس بتانے
 اور سکھانے سے جو لوگ راہ برآویں اور نیکی کریں گے اس نیکی کا جتنا
 ثواب اُنکو ملے گا اتنا ہی تانیوالے کو * اور کرنیوالے کے ثواب سے
 کچھ کم نہ ہوگا * اسی طرح جسکے کہنے سننے سے لوگ بری راہ اختیار
 کر چکے کرنیوالے حقدار عذاب ہیں گرفتار ہوں گے اُس قدر وہ بنائے اور
 سکھائیے اور اُس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا * اور یہ
 قاید بھائی کا اور برائی کا دنیا جتنا کہ قیامت ہی جاری رہے گا تو نہیں ہر بات

جین آیا ہی * معنا ہی کہ بعضے جاہل دنیا کے کتے اپنے تئیں پسر زادہ
 مولوی یا ملا یا قاضی یا سردار مسطور کرتے ہیں اور بہت سے جاہلوں
 آن ہر ہون میں اپنے باپ دادا کے نام پر کولتے ہیں * اور ان میں
 اپنی برائی جتانے میں کہ ہم قلا نے مولوی یا ملا یا دبیر یا قاضی یا سترہ اور
 کی اولاد میں ہیں ہم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے بزرگوں کا یہی طریق تھا
 ۷ ہم نکو بتاتے ہیں * اور کوئی مولوی یا قاضی یا دعا کی طرح نام
 یا کوئی سبیلہ بنا دے تو ہرگز اُس کو نہ مانو * اگر مانو گئے تو اپنے باپ دادا
 کے گرد سے الگ ہو جاو گئے * اور ہمارے بزرگوں اور تمھاری مائیں
 چال سے بیزار ہو گئے اور تمھاری شفاعت سے قیامت کے دن تمھ
 اُٹھا لینگے + سچ ہی کہ ایسے مولوی اور دبیر زادے اور قاضی اور
 ملا وغیرہ تو اپنی بھنائی اور بزرگی اسی میں سمجھتے ہیں کہ اُنکے تابع دار
 لوگ ہرگز اُنکے کہنے سے باہر نہ جاتے اور اُنکے خاندان کے طریقے میں
 اپنے تئیں داخل رکھیں + جسے اُنکا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہو دے
 اور اُنکا مرید معتقد برسی اور نشس ماہی کے روزگار یہ رو بہ
 کھانا کھرا دیا کرے جو دے فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ گذران
 کریں * بلکہ بہت سے ایسے دغا باز اور دکت اور سکار دین کے چوتھے
 ہیں کہ اپنے مرید و نگو اُنکی خواہش کے موافق اپنے دنیا کے بقیع کو
 لکھا کر کے حرام اور بدعت کے کاموں کی پروا نہ کی دیکر اپنا ذمہ کرتے ہیں
 اور اپنی صورت پر شاخ اور علامہ بنا کر ہر اردن غریب سیدھے

مسلمانوں کو گراہنا کر ایسی حرام کھاناں سے بہت سے روپیہ حاصل کر کے
 سود بیتے۔ اسے اپنی دولت بڑھاتے ہیں بلکہ ملک معاشرہ کے مالک بنے
 ہیں * اور جو ابھی ایمانہ اور شخص دین کی بہی باتیں شرع کے موافق اُسے
 ظاہر کریں اور اللہ اور رسول کی سجدہ ہی راہ پر لائے کوڑ و ماریں تو اسے
 شیطا بن انسان اپنے بھلائی اُنہی گمراہی اور جہالت میں سمجھ کر اُٹھو اسے
 بری حال سے نکل کر ہدایت کی راہ میں آنے نہیں دیتے * اور کفر
 کی رسموں اور بدعت کی چالوں سے بچ رہنے کے روادار نہیں ہوتے *
 جیسا اچھے زمانے میں دنیا دار مولوی مشائخ یہی شبوہ اختیار کر کے سری
 چالیں چلے اور لوگوں کو ادھر لے گئے اور ہزاروں اُس میں گمراہ ہو گئے
 اللہ تعالیٰ نے اُنکے اس طریق اور عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ
 فرمایا ہے * وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَنزَلَ
 عَلَيْهِ آبَاءُنَا وَكُلُّنَا أَبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَتَذَكَّرُونَ + واہ جب
 کھاجادے اُنکو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ نے اُتارا کہ میں ہم چاہیے
 اُس جال پر جب ہمارے باپ دادا چلے اگرچہ اُنکے باپ دادا نہ
 سمجھتے ہوں اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی راہ * یہ آیت تو مشرکوں
 کی شان میں وارد ہوئی تھی مسلمانوں کو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب
 نہیں * پھر اگر کوئی نکالے تو وہ یہ کہ اُنہیں گناہ کا کبھی وہ مسلمان
 نہ ہوگا + پھر اُس طرح بری رسموں کو برائی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری
 حکم سے منع فرمایا ہے + فَحُكِّمَ الْجَاهِلِيَّةُ يَبْغُونَ وَمِنْ أَحْسَنِ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا

کیا کفر کی رسدوں کی خواہش رکھتے ہیں * اور کون ہی اچھا اللہ سے حکم کرنے میں + بننے ای مسلمانوں جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسدوں کو بچاؤ اور اُنہر بچاؤ * اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں جو حکم کیا وہی بہتر ہی اُسکو اختیار کرو * باپ دادا کی ریت چھوڑو * کیونکہ ایسی ہی سری جالوں اور نارضا مندی کے کاموں اور ناپسندیدہ رسدوں سے اللہ تعالیٰ کا لچھہ غضب یہاں لوگوں پر رہتا ہے کہ جسے دیا اور قحط انواع بیماری کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور طوفان کی شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیوں کی غرقی سے تباہی اُتھاتے ہیں + اور دینکے مقدمے میں بے دہانوں کے قابو میں پرتکر ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہیں + پھر آخرت میں تو بہت سی تکلیف اور سخت عذاب میں پرتینگے * چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ روم میں فرمایا ہے *
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا اَعْلَمُ بِرَجْعَتِهِمْ * ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری میں آدمیوں کی کرنی سے ناچکا دے اللہ تعالیٰ اُن کو تھوڑی سی سزا اُنکے دہانوں کی شاید دے اس تھوڑی سبزا کے سبب برے کاموں سے باز آدین * سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ و رسول کا ذرا بے شخصوں کے دل میں ہو تو اُنہا باتوں کو کہ ایمان داروں کے بتانے میں ما اس کتاب میں تھوڑی بہت اکھی گئی ہے * کسی قاضی یا مفتی یا مولوی سے جنگ و بنداری کی دولت سے اللہ تعالیٰ

نے ہر وہ باہمی اور لوگوں میں اُن کا نام اس بات میں مشہور
 ہوا ہی اسے در سول کو در میان دیگر پوچھیں اور دریافت
 کریں کہ تھیک ہی یا ہیں * اگر تھیک ہی تو اپنے اعمال اور کام
 سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاویں * اور باب داد و کیم
 و اہ کو چھوڑ کر اول پیر و نزدیک کی سفارش کی طمع دل سے
 بھلا کر اپنے ہادی حقیقی محمد ﷺ اور انبی آل اور اصحاب کیم
 پیرو ہی اختیار کر لیں * اور جو لوگ اُنکے کہنے سے اس نعمت
 کے حاصل کرنے میں اتک رہے ہیں انھیں بھی سمجھاؤ کہ
 اسے در سول اُن سے راضی ہو دیں * اور دین کے احکام اور
 نیک طریقے اسلام کے تمام ملک میں پھیل جائیں + اور کفر
 و بدعت کی رخصتیں لوگوں سے چھوٹ جاویں * اور چنگو اسے
 قتالی نے اس زمانے میں کورست کا پایہ نچشایا خواہ مسلمان
 ہوں خواہ اور قوم اُنکو بھی لازم ہی کہ جب اسامقہ و دینداری
 کا جس سے شرع کی مات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی
 رسم دور ہو دے اُنکے نمائندے میں یہ دینوں اور خود پسندوں
 کے ظلم کے رجوع ہو * اور اسے ظالم لوگ غریب مسلمان
 کو کفر اور بدعت کی رسموں کے دفع کرنے میں دکھ و تپہ پر
 مبتلا ہوں تو شرع شدہ نفع کے حکم کے بموجب کسی بدعت
 مولوی سے اسکا فتویٰ لیکر خوب تحقیق کر کے کام دین کہ لوگ اپنے

دین پر قابض رہیں * کسی مفسد کا فساد کام نہ آدے * اس میں اللہ
 و رسول کے اگے عاقبت میں انکی سرخ روئی ہوگی اور ملک میں
 امن چین رہیگا * کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے
 واقف ہوا اور اس پر چلا دوسرے مذہب کا میل اُسکے دل سے
 جاتا رہا تو دین رات اپنے اللہ و رسول ہی کی رضا مندی کی تلاش میں رہیگا
 اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ہیں چوری و کینہی مال مردم خوری
 و عبادی مردم انزاری و غیرہ ایامی و غیرہ اللہ و رسول اور
 حاکم کے در سے اُس سے ہرگز نہ ہو شکینگے + ابھی نیک بات کی پیروی
 لیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنوں میں اُس کا ظاہر و باطن پاک
 اور صاف ہو جا دیکھا * اور اپنی استعداد ازلی کے موافق دنیا اور
 آخرت میں رحمت الہی کا سرا دار بنیگا + اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 * وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْعُرْوَةِ
 وَتَهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ * ایمان دار مرد اور عورتیں آپس میں ایک کے
 ایک کام سنو اور نیکو الیہ ہیں حکم کرتے ہیں نیکی کا اور منع کرتے
 ہیں برائی سے * اور فرمایا ﷺ اِنَّ مِنْ رَاٰ مِنْكُمْ مِّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ
 يَبْدِئُ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلسَانِهِ فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ اَضْعَفُ الْاَبْعَانِ
 جو کوئی دیکھے تم میں سے خلافت شریعہ بری بات چاہیے کہ دفع کرے اُسے
 اپنے ہاتھ سے اگر نہ سکے تو منع کرے زبان سے اگر نہ بھی
 سکے تو دل سے برا جانے اور اُس کا مخالفت رہے یہ شخص

اور جیے کا ایمان نہ رہی اور فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سب غمناکوں میں
 اچھا عمل حکم کرنا اچھی باتوں کا اور باز رکھنا برے کاموں سے اور
 فنا و درض سے روایت کیا سعد نے کہ سنا میں نے ایک شخص
 آیا پیغمبر خدا ﷺ کے پاس جس وقت دے کے میں تھے کہا تم جانتے
 ہو اپنے نبی کریم رسول ہوں انہ کا فرمایا حضرت نے ان پوچھا
 بھلا کون عمل بہت یاد رہا ہی اللہ کے پاس فرمایا ایمان لانا اللہ
 پر کہا پھر کون عمل فرمایا نیکی کرنی اپنوں سے کہا پھر کیا فرمایا
 بتانا نے نیک کام اور چھڑانا برے کام لوگوں سے پھر سوال
 کیا کون عمل بہت برا ہی اللہ کے پاس فرمایا شرک کرنا اللہ
 کے ساتھ پوچھا پھر کیا فرمایا تو رشتہ اپنا بیت کا پوچھا پھر کیا
 فرمایا ترک کرنا اچھی باتوں کے بتانا نے کو اور بری باتوں سے پھر آئیے
 کو اور فرمایا رسول ﷺ نے ایک قوم ہی کہ اُس میں ایک شخص
 برے عمل کرنا ہی اور دے اُس کو اُس برائی سے باز رکھ
 سکتے ہیں اور باز نہیں رکھتے تو اُن کی موت کے پہلے اُس سبب سب
 بر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہی اور فرمایا اُتھائے جاویں گے لوگ
 قیامت کے دن سہری اُست سے اللہ کی طرف اپنی قبروں سے
 بند را اور سول کی عورت پر اُس سبب سے کہ نہی کی انھوں نے
 بدکاروں سے اور جبکہ رہے اُن کی بری چالوں پر باد جو قدرت کے
 عبد الرحمن سے روایت ہی کہ فرمایا رسول ﷺ نے اُتھائے جاویں گے

لوگ میری اُمت میں کے اپنی قبروں کے بندہ اور سو رکھ
 صورت پر اس لئے کہ نرمی کی اُکھونے آدموں سے یعنی برے
 کاموں پر اُنکے کچھ نبوائے اور کھاتے پیتے رہے اُنکے ساتھ اور بٹھا کئے
 اُنکے پاس * روایت ہی اس عباس رض سے کہ پوچھا میں نے
 یا ﷺ کیا اُلٹی جاتی ہی زمین جس میں نیک لوگ ہوں * فرمایا
 ان سے کہنے کے اور چپ رہنے سے بدکاروں کی حال پر *
 ف * ان کاموں اور روایتوں سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانوں کا
 کام ہی ہے کہ مقدمہ در بھر لوگوں کو نیک باتوں کے سکھانے اور
 بری باتوں سے بچانے میں کوشش کرتے رہیں اور جو برے
 لوگ اپنی سرانی سے باز نہ آویں تو ہرگز اُن سے میل نہ رکھیں الگ
 رہیں کہ کہیں اُنکے سبب سے عذاب الہی میں گرفتار نہ ہو جاویں *
 حطہ ح ہندوستان کے مسلمان جب سے اُنہوں نے امر معروف اور
 نہی منکر کو ترک کیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے بہت دور جا
 پڑے * انواع طرح کے بے عزتی اور رسوائی اُنکے نصیب ہوئی + اقسام
 صورت کا شامت اور ذلت اُن پر چھا گئی + برکات آسمانی نے اُنکی
 طرف سے ہاتھ کھینچا * دنیا میں سعاش کی تنگی اور آخرت میں عذاب کی
 سختی نے اُنہیں خوب پہنچا بنا یا + عقلا ہی تو سمجھو آنکھ ہی تو
 دیکھو * عیان را پر بیان * سچ ہی ایسا بھائیو جب تم اللہ کی
 نافرمانی پر کمر باندھو گے اور خوف و خطر اُس مالک دو جہان کا

دل سے اُتھا دو گئے * اپنی خواہش نفسانی پر دوڑو گئے ہر کام میں
 اپنے اور اپنے لوگوں کی خوشہ چاہو گئے * اللہ و رسول کے حکموں
 سے منہ موڑ دو گئے * جس میں اُس خاوند حقیقہ کی ناراضی سی ہو
 ویسے کام کرنے رہو گئے تو بھلا اُس غیور رب پر واکو تمہاری
 عزت و آبرو کب منظور ہو گی * اور تمہارے امور دنیاوی اور
 دنیوی کی دوستی پر کون اُس کی عنایت اور شفقت توبہ کریگی *
 ہن اب بھی اکہ اپنا طریقہ درست کرو اور بری باتوں سے توبہ
 کھینچو + اور گذری باتوں پر نہ است اُتھاؤ تو یقین ہی کہ اللہ جل
 شانہ کا کرم اور فضل نہ دیکھتے * تمہارے دونوں جہان کی
 مشکلات ہی اللہ آسان کر دے * دشمنوں کے ہاتھ سے نہ
 نجات دے * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُس اُمت کے حق میں کہ
 تم اچھی جماعت ہو رہے ہو نے ہو لوگوں کے واسطے کہ سکھاد
 * تم اُن کو اچھی چال اور باز رکھو اُنھیں بری چال سے * اور
 بعض کہتے ہیں کہ تم اچھی جماعت ہو البتہ کہ لکے کیئے ہو اوج محفوظ
 میں اچھی جماعت * رہا ہو نے ہو لوگوں کے واسطے کیا سنے
 کہ یہ کیا اللہ نے تم و لوگوں کے لئے تاکہ سکھاؤ تم نیکی کے
 کام یعنی بندگی کے کام اور منع کرو برے کاموں سے یعنی گناہ سے
 کاموں سے * اور نیکی کے کام دے جو موافق ہی کتاب اللہ
 اور سنت رسول اللہ ﷺ اور سید ہی عقل و الہی کے *

اور برے کام وے جو اس سے باہر ہیں * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 چاہئے کہ تم میں سے ایک گروہ بنا تا رہے لوگوں کو نیکی کی طرف اور
 حکم کرے اچھے کاموں کا اور منع کرے برے کاموں سے + اور براہان
 اللہ نے اُن لوگوں کو جو باز رہے ری باقون کے منع کرنے سے *
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں منع کرتے علماء ربانی اور
 درویش رحمانی اُن کو ری باقون سے اور حرام کے کھانے سے
 یعنی رشوت اور سود لینے سے * اور گما عبد العزیز نے عذاب
 نہیں کئے جاتے عام خاص کے سبب ایکن جب کھلے ہونے لگتے ہیں
 گناہ اور منع نہیں کئے جاتے تو مستحق ہو جاتے ہیں سبکے سب
 عذاب کے * اور روایت ہی ابو درادرض سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 چاہئے کہ حکم کر دو تم اچھے کاموں کا اور باز رکھو بریکاموں سے نہیں تو غالب
 کریگا اللہ تم پر ظالم حاکم کو کہ عزت نکر یگا وہ تمہارے برائیوں اور رحمت
 نکر یگا تمہارے چھوٹوں پر * اور نیک کار دنیاوی و عاقبول نعمت یگا اللہ
 اور مدد چاہینگے تو مدد نکرے گا اُنکی اللہ * اور مغفرت مانگیں گے تو مغفرت
 نکرے گا اللہ اور اسی طرح کی حدیث خدیفہ رض نے روایت کی ہی سو
 ہندوستان کے مسلمانوں پر یہی معاملہ گذرا پھر بھی غافل نہیں
 کچھ بھی حیا اور خیرت نہیں کرتے + اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 ہو تم آج کے دن بینہ پر اپنے رب کے یعنی بیان پر کہ بیان کیا
 اللہ نے تمہارے واسطے تمہارے طریق کو کہ ظاہر نہیں

ہو دے اُس میں دو نشہ ایک نشہ اسودگی کا اور دوسرا، الی
 کا * سو دہم اِجِ حاکم کرنے اچھے کاموں کا اور منع کرنے برے کاموں
 سے اور جما دے کرتے ہو اللہ کی راہ میں * اور قریب ہی کہ بھہ
 جادو کے تم اس طریق سے * جب چھٹا جاگی تم میں محبت دنیا کی
 پس نہ تہا دو گے لوگوں کو اچھی باتیں اور نہ نماز رکھو گے اُنھیں بری
 باتوں سے اور سچی کر دو گے اللہ کی ناخوشی کے کاموں میں * پس
 قائم ہو تم آج کے دن اللہ کی کتاب پر چھتے اور ظاہر میں جید مافہم
 نہجے اگلے مباحسن اور انصار * سوائی بھائیو دیندار و شریعت کے
 ادکام تھیک تھیک سکاٹھانے میں کسی مخالفت سے مذتروہ * اخلاص
 اور محبت دلی سے خالصانہ صابدون کسی وجہ کی طمع کے یہ طریقہ
 نصیحت کا ہر ایک چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری رکھو + بیشک
 اللہ تعالیٰ تمہاری عزت اور آبرو کا نگہبان ہو گا اور دشمنوں کے
 ہنسچے سے نیکو بچاؤ دیکھا اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خاندان
 حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے سبب سے کچھ ذلت ہوئی تو
 وہ عین عزت ہی * اب بدھے دنیا کے کتوں نے کرات دن اس
 اپنی دنیا داری کو عیش جاودانی جانتے ہیں اور لوگوں کے گمراہ
 کرنے اور طریق نیک سے ہکا دینے کو اپنی ناموری سمجھتے ہیں دہری
 اذیت دہ نامی اس گروہ محمد کے ہو کر کمر مخالفت کی اُنکی ذلت پر باندھی
 ہی + سو اس گروہ کے لوگ تو ہی نماز روزہ حج زکوٰۃ قرآن کی قیادت اور

جمیع احکام شریعت کو دین کا ستون چنانچہ ہمیں اور اُسکو عمل میں لانے ہیں اور مقدمہ دہرا اور مسلمان بھائیوں کو سکھاتے ہیں * اور ہری باتیں جیسی دغا بازی رشوت خوری سود خوری حرام کی کہانی و بقرہ سے باز رہتے ہیں جس میں مومنین کی عزت اور شوکت برآئے اور منافقین کی بے عزتی اور ذات خود پر کڑے * اور دوسروں کو بھی اسی باتوں سے منع کرتے ہیں * اور اللہ جل شانہ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی متابعت میں جان و دل سے سعی کرتے ہیں * پس دے سعادت بن اگر خدا اور عبادت سے اس طریقہ محمدی کو جس سے لاکھوں آدمی سنو دے اور اچھی راہ پر آئے اور ہری چال سے بچہ برا کہیں اور لوگوں کو بہکا دین تو اللہ و رسول کو قیامت میں کیا سزا دے گا دینگے * ان شاء اللہ تعالیٰ وہی مالک دو جہان اس جہان میں اور اُس جہان اُنکی جزا دے گا * اور اس عبادت اور حد کی سزا بخوبی اُنکو پہنچا دے گا * سچ تو یوں ہی کہ انبیاء و اچھے بندوں کو ایسی تکالیفات ہمیشہ ہوتی آئیں ہیں اُسکا مطلق اندیشہ نہیں * غرض اپنا کام کرتے رہتے اور اُس مالک دو جہان کے سوا کسی سے مذتے * اور یوں سمجھ لینا کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ طریقہ ہم مسلمانوں کے دین کا نہیں * کیونکہ ہمارے پیغمبر اور اُنکی امت کو جو ایمان دار ہیں اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی پر بصیحت اور غیر خواہی اور کو اہی کا عہدہ دیا ہے اور ہمہ اعظم

ہر سہ اُنھیں بخشا ہی کہ سب کو اچھم باتیں سکھا دیں اور نیک راہ
 پر لا دیں * پھر جو کوئی مومن ہو کر اس شیعہ سے اپنے تئیں باز رکھ لیا
 بالضرر اور اُس کو قیامت کے دن اللہ عظیم و خبیر و بصیر کو جواب دینا
 پڑے گا * باقی رہا اپنی ذاتی مقدمات میں نہ لکھا جائے کہ خلق محمدیہ کے طریق پر چلا
 اگر کوئی نہ ہمارے حق کو ناحق کرے یا اور کسی طرح کا رنج نقصان
 پہنچا دے تو صبر اختیار کرے جبکہ ہو رہو * وہی مستقیم حقیقی تمہارے
 صبر کی جزائز کو دے گا اور راضی کرے گا * فروتنی اور انصاری کی راہ
 چلو کسی بات میں غرور اور برتری نہ کرو * لڑنے کو جب دیکھو تو سمجھو
 کہ یہ مجھ سے اچھا ہی اس لئے کہ اب تک گناہ سے بچا ہی * اور
 پورا تھے کو جب دیکھو تو یہ سمجھو کہ اللہ مجھ سے اُس نے اللہ کی عبادت
 زیادہ کی ہوگی * اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اُس نے کیا ہوگا
 نادانی سے کیا ہوگا اور میں تو جانتا ہوں * ہر کام کرنا ہوں * ہر
 صورت میں سب سے بدتر اسیری کیا سزا ہوگی میں کو نہایت
 یاد دہانہ کہہ کیے عذاب سے کس طرح بچو تو انکا * اپنی فکر میں آگے نہ
 اور دوسرے مسلمانوں کو اپنی نہایت برائے ہو * لیونکے نام سے
 بحال کیا معلوم نہیں کس سے کیا ساواک ہوگا * کون بھوتے گا
 کوئی نہ کہ آجائیکا * یا اللہ یا مالک المالک تو اپنے فضل اور کرم سے
 سب پر کی باتوں کو میرے دل سے دور کر * اسلام کی
 اچھی راہ پر اس قیامت دے * اور سب مومنوں کو

ہا ایت کی نعمت سے سہر فرازی بخش اور بریکانویسے جسمین تیری
 رضامندی نہو ددر کہہ * اور حاسدین کے حسد اور معاندین
 کے عناد سے ہم غریب مسلمانوں کو پناہ اور اچھے لوگوں کے طفیل
 سے بہرہ رتبہ نصحت کا مجھہ ناکار یا کو بھی عنایت فرما * اور
 جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور حسد اور جمیع
 بد اخلاق کی زالت سے بجا آمین یا رب العالمین بحرمت
 خاتم النبیین وآلہ واصحابہ المہتدین + السیو ان باب خلق نیک
 اور غصہ کھانے کے بیان میں * فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ قلم
 میں اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقْتَ عَظِيْمًا * اسی پیغمبر پیدا ہوا ہی تو برے
 خلق پر یعنی جتنی خوبیاں ہیں سب کا کمال تیری ذات میں ہی +
 اور فرمایا سورہ اعراف میں * حَذِّ الْعَفْوَ وَامْرٌ بِالْعُرْفِ *
 خوبتر سے معاف کرنیکی اور کہہ نیک کام کو * یعنی جو کوئی قصور وار
 ہو کر تیرے پاس آوے تو اُسکے قصور سے معاف کرو اور اچھے کام
 اُسے بنا * اور فرمایا جو تھے سپاہی کے پانچویں رکوع میں +
 وَالْكَافِرِيْنَ الْغٰثِيْنَ وَالْعٰثِيْنَ مِنَ النَّارِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْحَسَنِيْنَ
 اور اپنی جاتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو + اور اللہ دوست
 رکھتا ہی نیک کر نیو لوگوں + یعنی نیک لوگ برائی کے عوض میں برائی
 نہیں کرتے بلکہ اپنے نقصان میں دوسرے کی راحت ہی میں دھونڈتے
 * تو اس رض سے روایت ہی کہ جو چاہیں رہے پیغمبر خدا ﷺ سے

کہ نیکم کیا ہی اور نہ مر کیا ہے + فرمایا آپ نے • اَلَمْ رَحْسُنَ الْخَافِي د
 لَا تُمْ مَا جَاءَكَ فِي حَذْرِكَ + یعنی اچھم خصلت برتنی نیکم ہی
 اور نہ وہ ہی جو کام نہرے دلسن لہتکے • یعنی تکام یٹن مانا کا
 قول نختلف پاوے تو مومن اپنے دل سے فتوی طلب کرے • جو مومن
 کے دلسن ایمان کی روشنی سے عوام ہے آسکی طرف طبیعت
 رجوع کرے اور وہی کام عمل یٹن لاوے • اور فرمایا ﷺ نے •
 اِنْ مِّنْ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا • تحقیق وہ شخص زیادہ تر
 محبوب ہی تم یٹن سے میرے پاس جو زیادہ نیک ہی تم یٹن
 اچھم خصلتوں سے + اور فرمایا ﷺ نے جبکہ دیا گیا حصہ نرمی اور
 مہربانی کا اُس نے پایا حصہ دنیا و آخرت کی بھلائی کا * اور جو شخص محروم ہوا
 اس حصے سے وہ محروم ہوا و نوجہا نیکم خوبی سے * اور فرمایا ﷺ نے کہ سب
 سے بھاری چیز جو قیامت کے روز تر ازو یٹن رکھی جاوے گی ثلث نیک
 ہی اور اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی اُس شخص کو جو حد ادب سے باہر
 جاوے اور بیہودہ باتیں کہے • اور فرمایا کہ جس کا خالق نیک
 ہی اُس کو ثواب ملے گا را تو نیکے جاگئے والوں اور روز سے
 رکھنے والوں کے برابر * اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی دو مسلمانوں
 کے درمیان پر کر صلح کر دے • اللہ تعالیٰ اُس کو نماز پڑھنے
 والوں اور صدقہ دینے والوں اور روز سے رکھنے والوں سے برتر کرے
 عنایت فرماوے * اور فرمایا کہ غصہ کرا دیا خراب کر آتا ہی

امانگو جو۔۔۔ صاحبِ شہد کو * پس ان آیتوں اور حدیثوں سے معلوم
 ہو اگر ابھی خصالتیں حیضہ معاف کرنا + رحم کرنا + سلوک کرنا *
 حاکم کرنا + عاجزی کرنی + حیا کرنی + صبر کرنا + عدل کرنا + سخاوت
 کرنی + سب صفتیں نیک ہمیں * جو کوئی انہیں اختیار کرے
 اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہوتا ہی اور اُسکے درجے آخرت میں بڑھاتا
 ہی + دنیا میں عزت اور حرمت بخشتا ہی اور اسے حفظ و آمان
 میں رکھتا ہی + اور ظلم نخل کبر حرص غیبت عداوت غصب
 تنہا مل حسد + مبالغہ + مان پہلے سن چکے ہست مد * جو کوئی انہیں
 باتوں کو اختیار کرے گا، یا اور آخرت میں خراب اور پشیمان ہوگا
 لیکن اتنا سمجھا جائے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہی کہ
 جب اپنی ذات سے عاقلہ رکھتے تو اُسکا عمل میں لانا بہتر ہی + اور
 جب دین کے کام میں ہو تو وہ ان ایسا عمل نکرے شریعہ کا حکم مقدم رکھے
 جیسا ایک شخص نے اُسکو رنج پہنچایا یا کوئی بر اکام کیا ایسا کہ وہ
 رنج اُسکی ذات یا مال سے عاقلہ رکھتا ہی تو درگزر کرنا سزا یقہ نہیں *
 لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اُس سے درگزر کرے تو
 دین میں تالگتا ہی اور شرع میں سستی ہوتی ہی تو وہ ان معاف
 کرنا مناسب نہیں * بلکہ غصہ کرے اور کر نیوالیہ کو سزا دے * کہ تیرے
 ہمیں کہ جسکی بد فہم ہوئے تو وہ اللہ کی جناب میں عاجزی اور زاری
 کرے اور بادِ غم و سو مرتبہ اس آیت کو پڑھا کرے * اللہ چاہے تو

اُسکو اس طرح کے عجب و نصیب ہاں کر دے * حَسْبِيَ اللَّهُ نِعْمَ
 الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ * اور فرمایا مجھے نے کہ تم کو
 آتا ہی محض کو اُس سے کہ جو کوئی غم اور پریشانی میں پڑے اور یہ اس
 آیت کو اپنا وردِ ذکر سے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الظَّالِمِينَ * اور جو شخص بد بیر و نسیہ لاچار ہو اور کوئی اُس کا مددگار نہ ہو
 تو یہ آیت ہمیشہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اُس پر اللہ کا کرم
 اور فضل ہوے * رَاقُوضٌ أَمْرٌ يَا إِلَهِيَ اللَّهُ إِنِّي اللَّهُ نَصِيرٌ بِالْعِبَادِ *
 نقل ہے کہ اسی نے حسین قیس کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش
 ظنی کہنے سکھائی * اُس نے کہا میں نے اپنے باپ سے سیکھی اسطرح
 سے کہ ایک روز میں باپ پاس بیٹھا تھا اور سیرا چھوٹا بھائی جب کو
 باپ بہت بیمار کرتا تھا وہاں موجود تھا * ایک لونڈی کھڑی آئی
 اُس کے ہاتھ میں لڑہے کی سیخ گرم تھی * انفاقا وہ سیخ لونڈی کی ہاتھ سے
 چھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گری * ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپنے
 نہ پاتے مر گیا * لونڈی گھرائی کہ دیکھئے میرے نصیب میں ہی کیا *
 باپ نے جب اُس کی طرف دیکھا کانپ اُٹھی کہ کہہ آ کہی * باپ نے کچھ
 نکمہ صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد کیا * نقل ہے کہ
 ایک بزرگ بکریاں پالنے تھے ایک دن اُن کے غلام نے ایک بکرہ لے
 لیا تو رَدَّ اِلَیْهِ بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا * غلام نے جواب دیا
 کہ ابکو لوگ مسابہ کہتے ہیں سو آج میں نے آزما لے دیا کام

کیا کہو یہ نقصان پہنچا یا + دیکھو ان کے غم غصہ کرنے ہوئے نہیں + بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام میں غصہ کرتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے * غلام نے کہا تو عبرت کجئے چپ ہو رہئے + بزرگ نے اپنے نقصان پر کچھ خیال نہ کیا بلکہ اُس غلام کو آزاد فرمایا * کہتے ہیں کہ خلق ہنک اُسی کو کہئے کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہنچا دے آزار دیوے اگر دینکے مقدمے میں نہ ہو تو وہ ہر کرے شکر بخلا دے بد لالینے ہر گم نہ باندھے * حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی جاہل کہ اللہ تعالیٰ کے پاس برآوردہ حاصل کرے * تو ہر کام میں اللہ سے ڈرے اور اپنے تائبہ دار کا قصور معاف کر دے غضب غصے سے اُسکو کچھ نہ پہنچا دے * اور فرمایا ﷺ نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہتر بکی اُسید نہیں رکھتا اور اُسکے غضب سے خوف نہیں کرتا * اور فرمایا ﷺ نے کہ ایمانکے دو حصے ہیں ایک کا نام شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس آدمی سے مجھ کو حیا آتی ہے کہ کیونکر اُسکو نہ بخشوں * جو خوشی میں شکر بجالاتا ہے اور مصیبت میں صبر اختیار کرتا ہے * ایک شخص نے حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا * یا رسول اللہ سرے مال میں ہرٹ نقصان آیا اور میں برقی مصیبت میں گرفتار ہوا * آپ نے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان نہیں ہوتا اور کبھی کسی دکھ میں نہیں پرتا وہ بخر نہیں دیکھتا * اللہ تعالیٰ جسکو دوست رکھتا ہے اُسکی دوستی

آزمائش کے مال میں نقصان نہ ہوتا ہے بلکہ ان میں آزاد دیتا ہے •
 ہر ایک نوحہ کی تکلیف ہیں اُسے دینا • جس میں سچا اور
 جھوٹا بیاننا جاوے • مومن اور منکر معلوم ہووے • تابعداری
 اور نرمائی کھال جاوے • ہر بات میں امانی کر بلا کے وقت صبر کرنے
 میں جہاد ہے زیادہ تر ثواب بتائیں • مومن نے جو دینی تین وقت
 میں کام کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو دس بارہ آخرت میں نیک نام فرمادے گا
 برآوردہ بخوشیگا • پہلا کام جو حکم اللہ کا اُس کے حق میں جاری ہو اُس پر
 راضی رہے • دوسرا کام جب کسی طریقے دیکھو در مصیبت میں
 پرے صبر اختیار کرے • تیسرا کام جب کچھ دولت امت
 اُس کے ہاتھ آوے شکر بجالا دے • معاذ من جہل رس کہتے ہیں کہ
 حب میں کے مالک ہیں میرا بیٹا مرگا • یہ خبر رسول ﷺ کو پہنچی •
 حضرت نے خط لکھا اُس کا مضمون یہ تھا • اے عباد اللہ تعالیٰ کا
 سلام تمہارے جو • چاہئے کہ اس مصیبت میں صبر اور شکر بجالاؤ •
 اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالیٰ کا ہدیہ سمجھو • تمہاری
 خوشی کہ چند روز تمہارے پاس رکھا ہے پھر اُس پاس
 آوے گا • اس میں اگر تم صبر کرو گے تو بر آئو ب پاؤ گے •
 درجو شکوہ زبان پر آوے کچھ قایدہ نکریگا اور ثواب سے محروم نہ
 پادے گا • ہم سب کو اپنے خاندانی رضائے ہر آن میں درکار ہے • اُس کے
 احسان میں ہمارا کل کاروبار ہے • دونے اپنے اپنے سے مردہ قبر سے نہیں

پھر نہی * بلکہ اپنی موت یاد کرنے سے دگھ در دگھ بہتا ہی *
 نقال ہی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیچھے
 صاحب کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا * حضرت اُس پر نظر کرم کی رکھتے
 تھے * اتفاقاً وہ لڑکا مر گیا باپ کو اُس کے برآ غم ہوا * کئی دن اندر گئے
 حضرت کی جناب میں حاضر ہوا آپ نے لوگوں سے پوچھا فانا شخص کیوں
 نہیں آتا * لوگوں نے عرض کیا کہ اُس کا بیٹا مر گیا اُس کے ماتم میں لگا ہی *
 حضرت کئی اُصحاب کو ساتھ لے کر اُس کے گھر ماتم پر سی کو گئے * فرمایا
 ۱ سقہ رکھو غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت میں ۱ تاکہ کس
 لئے اُٹھاتے ہو * چاہئے کہ خوشی کو آخرت کی بھلائی کو دیکھو *
 جس وقت اللہ تعالیٰ قیامت میں حکم کرے گا کہ فرشتے تمہارے لڑکے
 کو بہشت میں لے جاؤ گے بغیر تمہارے وہ بجا دیگا * پھر حق تعالیٰ
 اُس کی خاطر نکاح بھی بخشے گا گناہوں سے نجات دیگا * ۱ سب ان کی سننے ہی وہ
 شخص خوش ہوا ۱ اس مصیبت پر راضی رہا * ۱ * حدیث میں آیا
 ہی کہ جب اللہ تعالیٰ کسے بندے کو دوست کیا چاہتا ہی اُس پر ملا
 اور آفت نازل کرتا ہی * کہ ۱ سمین اُس کا امتحان لے اور
 گناہوں سے پاک کرے * چنانچہ وہ دیکھ بیٹا صبر اور شکر بجالا دیگا
 یا تا ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کی رضا مندی کا درجہ ہوگا * ۱ *
 نیک بندوں پر جب کوئی آفت برتی ہی دے ہی کہتے ہیں * رحمۃنا
 وقضاۃنا ایک اُس وقت فرشتے اس آدمی کو شکر خوش ہوتے ہیں * اُس کی

تعریف اور تو صیغہ کرتے ہیں * پھر جب دوسری دفعہ دہی
کہتا ہی حق تعالیٰ اپنے فضل سے اُس پر نگاہ کرتا ہی اور اُس کے حواس
میں فرماتا ہی تَبَّيْكَ وَ سَعْدُ يَك * یعنی میں سوچو دہون تیری آرزو
بر لانے کو جو تیرا مقصد ہو بیان کر میں ہو را کروں * جب صبر کرنے
والوں کا مرتبہ فرشتے دیکھیں گے کہیں گے کہ اگر دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمارے
بد کو تکرے سے تکرے کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اُس پر صبر کرنے
تو آج کے دن اِن صبر کرنے والوں کا سا مرتبہ پائے * اللہ تعالیٰ صبر کرنے
والوں کو خوشی کو فرماتا ہی * وَيَسِّرُ الصَّابِرِينَ اَلَّذِينَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ
مُصِيبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ * اُوْذِيْكَ عَلَيْهِمْ سَلَوَاتٌ
مِّنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ * خوش خبری سننا ثابت رہنے والوں کو کہ جب اُن کو
پہنچے کچھ مصیبت کہیں ہم اللہ کے مال میں اور اُن کو اُس کی
طرف پھر جاتا ہی * اِسے اُوْكَف اُنہیں پر شامائیان میں اُن کے
رکھ اور سہرا بانی * اور کتاب میں لکھا ہی کہ جن کو دنیا کی بہت طمع
ہوتی ہی اُن کے دل سے خوف اللہ تعالیٰ کا جاتا رہتا ہی * ہندو اُن کے سامنے
کی طرح ۱ دھرم ۲ دھرم منہ ۳ اللہ پھر لے ہیں حرام حلال کا سلسلہ
پر دہن کرے * کسی نوع کی رسوائی بلکہ مار پیٹ کا بھی ہرگز اندیشہ
نہیں رکھتے * عزت کو تو میں ہیٹ بھرتے ہیں دین کو تو میں ہیٹ
دنیا سے ہٹتے ہیں * سو امی بھائیو نیک چلن اختیار کرو * اچھی خدمتوں
سے آپس میں ملے جا رہو * دکھ سکھ میں اپنی بھائیو سے ملے مالپ رکھو

اور حق سبحانہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو * دنیا کی محبت چھوڑ دو دنیا کی دولت حاصل کرو * جب کہہم طرح حکم مصیبت میں ہر تدبیر اور شکر بجا لادو گاہ شکوہ نہ نہ سے نہ لگاؤ کیونکہ دکھ دینے والا وہی ہے جو سکھ دیتا ہے * اُس کے سوا نہ کوئی دکھ دے سکے نہ سکھ * الہی حکم کو اور سب مومنوں کو اچھ نیک خواہشات عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف میں صبر کر نبیؐ تو فیق دے بفضلہ و کرم بحر مت سیدنا

و مولانا محمد وآلہ الامجاد *

* ہائیسواں باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں *

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ! سفید رہیں تو تکلیف اُٹھاتے ہیں اور دکھ میں پڑے رہتے ہیں نہ تیری راحت فرمائے جسم کو آرام دیجئے * حضرت نے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کروں تو رعیت کی خبر داری اور اُن کے مطالب کا فیصلہ کون کرے + اور جو رات کو آرام سے رہوں قیامت میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں اور وہ ان کا کام میرا کس طرح نہ * نقل ہے کہ ایک شخص اصحابِ نبیؐ جب نماز میں کھڑے ہوئے انسا تو نفرت کرتے کہ دونوں پاؤں اُنکے سوج جاتے + یہ تکلیف دہا کہ جو رات کو نکی پیچھے بیٹھ کر رو پا کرتی + ایک دن اُنکی مائے کہا اسی بیتا! سفید رہنے بدن پر رنج کیوں اُٹھاتے ہو ذرا دھرم کرو آرام سے رہو انھوں نے جواب دیا اسی مائے آفا کی خدمت کے واسطے مقدر ہے اُسکے حق میں یہی بہتر ہے کہ ہر دم اپنے کام میں

رہے۔ جو اس سے غفلت کر لگا بندگی کے دائرہ سے خارج ہو جاوے گا۔
 اسی مابین حضرت ہی کریم اور ایک اصحابِ بوہدہ بہتر نہیں ہوں۔ اگر
 حال قیامت کے دوسرے ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کروں؟ ہمیشہ اسی
 فکر میں کا نیتے تھے کہ اُس دن کہلے نصیب میں کیا ہوگا؟ وہ چھوڑ چکا کہ
 پھر آجاوے گا۔ اسی مابین اندیشہ تجھے لگ رہا ہے کہ ایسا ہو کہ
 قیامت کے دن شہرِ سندگی اُٹھاؤں نہ امت کھینچوں اپنے اوپر ملامت
 کروں۔ جس نے اب کا ہلی کی دہن پچھاوے گا ملامتِ حیرت اُٹھاوے گا
 اسی مابین سے سخت مقامِ دریش میں کیونکر دل سے بھلاؤں اور
 عیشِ آرام میں کس طرح دل کھاؤں؟ آخرت میں جب بوچھینگے
 کہ دنیا سے تو کیا لایا؟ اگر خالی ہاتھ گیتا کیا جو اب دوں گا؟ پھر مابک
 انوت کو کیا سہہ دکھاؤں گا؟ گور میں مسکے نکیر کو کیا جواب دوں گا؟
 نیکی بدی تو نے کے وقت کیا کہوں گا؟ ہاں صراط سے کو نکر پار
 اُتر دوں گا؟ اسی باتیں کرتے کرتے جو خوف اُن پر غالب ہوا
 اُسی وقت جانِ جانِ آفرین کو سہی۔ جو رواد اور ماغم اور
 افسوس کر کر رہ گئیں۔ نقل ہی کہ ایک بی بی جنکا نام رابعہ
 قد دیہ تھا جب نمازِ عشا کی ادا کر چکی تھ اپنے جسم کی طرف
 توجہ ہو کر کہتیں۔ اسی رابعہ تیری یہ آخری راستہ ہی جو کرنا
 ہی تو کر لے کل فہم کو مرگی پھر برسی پشمانی اُتھاوے گی۔ یہ کہہ کر تمام
 راستہ عبادت میں مشغول رہتیں۔ جب فجر ہوتی پھر بون بہتیں

اُمی را ابہ یہ میرا آخری دن ہی جو کما ناہی کما لے شام کو مرگئی پھر
 افسوس لہ جادیکا * یہ تمہارے تمام روزا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف
 رہیں * غرض رات دن اُنکا سب سے بڑا کام تھا * حق تعالیٰ کے
 دوسرے ایک اعظم آرام تھا * ایک دم اُسکی یاد سے غافل نہ ہوتیں کہ جس
 وفقت سے نسو قیں جب غائب ہوا اُنکا ہوتا دھرا دھرتہاتے تھلنے اُسکا
 دور کرتیں * کہتیں اُمی را ابہ یہ مقام سونیکا نہیں ہی ہر کردل گکا
 محنت پر * گورنر دیک ہی ایسا سو دیک ہی کہ خیر نہ ہوگی * سب سے بڑا
 لباس برس کات دے * زمین میں پیٹھ نہ اُگائی نہ پیر نہ کھا *
 ایک جبہ اور ایک موندہ پہن بھی اُنکا پہرا داتھا تمام عمر ہی
 کپڑا کرتا * جب دے مرین تو اُنھیں کپڑوں میں گارتی گئیں بعد
 موت کے کسی نے اُنھیں خواب میں دیکھا کہ بہشت کے لباس پہن
 سواری گئی ہیں * پوچھا اُمی را ابہ وہ جبہ اور موندہ تمہارا کیا
 ہے + فرمایا اللہ تعالیٰ نے پسند کیا وہ لے لیا اُسکے عوض مجھے بہت
 کچھ دیا * پوچھا اُمی را ابہ کس چیز سے اللہ تعالیٰ نے ایکو اپنا عزیز اور
 مقرب کرنا ہی * فرمایا اُسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہی +
 نقال ہی کہ سفیان سلیمانیکے بیٹے نے ہم دیکھا تھا کہ جب تک زندہ رہا اُنکا
 پیٹ نہ ز میرے سے نہ اُگا دُکا + اسنے اپنی سچائی پر چالیس برس کات
 دے * جب نیند بہت غار کرتی ایک دم زانو سے سر گکا کہ وہ
 جاتے + پھر اُنھیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے * سوخت

انکی عمر آخر کو پہنچی "نخت یلدار ہوئے" * کسی نے کہا باب کو قوت ملی
 نہیں رہی، رالیتوز میں پرپتہ آباد فرمایا کہ اگر اس وقت میری موت
 ہو اور مر جاؤں تو میرا عہد تو آتا چہرہ عہد کے ساتھ خالق نو منہ
 دیکھنا ہر آہ آفریدار سے بیاتہ نیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد
 کی * بب غمیل دلانے آگے لوگوں نے دیکھا کہ سیدنا نیکہ، شانی ہر ایمان کا
 نور جھکتا ہی آفتاب کی طرح دیکھتا ہی * کہتے ہیں کہ دنیا میں نشان
 نیک نخت کا یہ کہ بندگی اور طاعت کی تہذیب اس سیر آسان اور
 مخالفت اور گناہ و کج راہ اسدہرند کرتے ہیں + اور جب کو بد نخت
 کیا ہی اسکا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت اور بندگی کی طہریت
 وہ متوجہ نہیں ہوتا + سری با تو نکی طرف خوب رغبت کرتا ہی *
 سلطان اور نفس کے کہنے پر ہر دم پلٹتا ہی * آخر کو چلتے چلتے اسی راہ
 سے جہنم کے گمراہ میں گرنا ہی + نقل ہی کہ بھی بیخبر عم اتنا
 رو یا کرتے تھے کہ انکے دونوں رخساروں میں آنسو دھسے کہ تھے ہر آئینے تھے
 اس قدر کے اسطرح سے دانت نظر آتے تھے * ایک روز
 انکے باب حضرت زکریا عم نے فرمایا کہ اسی جان بابا میں نے
 حق تعالیٰ کی جناب میں بہت آرزو کر کے دعا مانگی تھی کہ ایک
 لڑکا میرے ہووے جس سے میری آنکھیں روشن ہوں * تم جو ہوئے سوا
 بارونا تم نے اختیار کیا کہ دنیا مجھ پر
 تار یک ہو گئی * حضرت نجی نے جواب دیا اسی بابا جہنم نے

مجھ کو خبر دی ہی تھی کہ رات اور روزِ خ کے درمیان ایک گھر
 گھاتی ہی جو کوئی اسے نہایت خوف سے دن رات دیکھتا رہتا ہے *
 وہی آس سے بارہا مسکتا ہے + حضرت زکریا نے فرمایا کہ اگر یوں رہیں
 تو رویا کرو دیکھنا ہو سکے اُس دن کے آئینے آگے کہ جہاں روزِ پھر فائدہ
 نکرے * اور فرمایا ہر چہر کا ایک نشان ہے خدا سے دنیا کا نشان
 ہی روزِ نامہ اور بہشت کے اشتقاق کا نشان ہی بندگی کے کام میں
 چالاک اور صبر کرنا * ابو ہبیدہ جراح روضہ روئے اور کہتے کیا خوب
 ہوتا جو بین بھیرتی بکری ہو تا کہ کوئی ذبح کر لیتا اور کھا جاتا کہ قبر کے
 عند اس سے اور قیامت کی گم فتنہ سے نجات پاتا * ابو ذر روضہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے قیامت کے دن نرا زو کے
 ہاتھ میں اچھی خصلت اور سخاوت رکھنی چاہیگی * کہتے ہیں کہ جو وقت
 حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان سے کہ با خداوند اچھے کو قوی کر *
 اللہ تعالیٰ نے اُس کو خالق نیک اور سخاوت سے زور دیا * پھر
 جب کفر کو پیدا کیا اُس نے کہا خدا یا تجھے قوت دے + اللہ تعالیٰ نے
 بد خلقی اور بخل سے اُس کو قوت دی * حضرت پشیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے جو
 مومن ہے وہ پانچ طرح کی سختیوں میں ہمیشہ گرفتار رہتا ہے + پہلی
 سختی یہ کہ دوسرا مومن اُس پر حسد رکھتا ہے * دوسری یہ کہ
 منافقوں کی عداوت میں پھنسا رہتا ہے + تیسری یہ کہ کافروں سے
 ہمیشہ لڑائی کیا کرتا ہے * چوتھی یہ کہ شیطان ہمارا ہے کہ اُس کو ہر گاہ

'اسکی فخر لغت سے اپنے تئیں پہانے میں مشغول رہتا سعی کرتا ہی
 یا پنجو بن یہ کہ نفس سفر کس اُسکا چاہتا ہی کہ اُسکو آرام میں رکھے
 اپنی خواہش کے موافق اُس سے کام لیوے اور وہ زبردستی سے
 اُسکو روک رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی تابعداری کی طرف اُسکو
 پہنچ لاتا ہی پہکنے نہیں دیتا * حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ
 حکم مایا رسول اللہ ﷺ کے نہیں شخص میں پہلے بہت میں داخل ہو گئے *
 ایک شہید جس نے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں دی * دوسرے غلام یا
 لونڈی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اپنے خاندان کی تابعداری
 بھی کیا کرتے ہیں * تیسرا وہ فقیر جو ہر ہیزگاری کے ساتھ حال
 کسب سے اپنے لڑکے بالوں کا حق ادا کرتا ہی + اور تین شخص
 ہیں جو پہلے دوزخ میں داخل ہو گئے * ایک وہ حاکم جو اپنے ظلم اور
 زور سے مسلمانوں پر حکومت چلاتا ہی * دوسرا وہ شخص جو اپنے
 نفس کی پیروی میں اللہ اور رسول کے حکموں کو بھول جاتا ہی * تیسرا
 وہ جو مال دار ہو کر فقیر اور سگین کا حق نہیں پہنچاتا ہی + نقل ہی
 کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیر المومنین علی رضی بہت مفطر
 ہوتے اور چہرہ مبارک آپ کا زرد ہو جاتا * لوگ بو چھینے کہ اس وقت
 کیا حال ہی * فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنا بیکار
 وقت پہنچا کہ زمین اور آسمان نے جس کے اُٹھانے سے عاجز ہو کر
 ہٹا رکھا * نقل ہی کہ مالک دینار رحمت اللہ علیہ ایک دن

گو دسنا نکم طرف گزرا دے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گارتے
 نہیں + اُن کو اس وقت اپنی موت یاد آئی غش کھا کر وہیں گر پڑے
 لوگوں نے اُٹھ کر گھیر لیا دیا جب ہوش میں آئے کہہ رہے بھار کر
 کفن بہنی خاک مٹی منہ پر مل کر دیو انون کی سی صورت بنائی * گئی
 کو چون میں پھر نے لگے اور چلا چلا کر کہتے * لوگو درد موت بیشک
 آپکی ترکہ پر لپیٹا لگی * اب ایسی کہانی کر دو کہ گو رین کام آدے
 پھر قیامت میں روز خیرے بجا دے + جب قریب مرگ کے پہنچے
 شاگردوں سے وصیت کی کہ جب میں مرن میری پشانی پر ہر لکھ
 و بخو * یہ مالک دینار ہی جو خاوند سے اپنے بھاگ پھرنا تھا اب پکڑ آ
 ہوا آیا * یہ کہہ کر زار زار روتے اور کہتے اگر میری ماں بخو نہ جنتی
 تو کیا اچھا ہوتا * گو ر اور قیامت کے عند ابھی گری فتاری میں نہ پرتا *
 جنم میں تو اب اس طاقت نہیں رکھتا ہے وہ کہے دیکھ کیونکر اُٹھانگا
 بھی کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلتے لگی * آسمان کی طرف سے یہ
 آواز آئی کہ سن رکھو مالک دینار نے نجات پائی یہ آواز سننے ہی
 کلمہ اشہادت زبان سے ادا کر کے اس جہان فانی سے عالم باقی کو
 تشریف لیگے + نقل ہی کہ حضرت حبیب عجمی رح نے چالیس
 ہزار سال آسمان کی طرف نہ دیکھا * سر نیچے کر کے رو یا کرتے
 ایک دم بھی آرام سے نہ رہتے * کبھی اُٹھتے کبھی بیٹھتے بیقرار رہتے
 اور قات کا تہ * اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا میں

نازل ہوتی ہے۔ یہاں میرے ہی گناہوں کی شامت سے ہے * اور
 اپنے بدن کو یوں کہتے * اسی بدن تو مدت دن محنت میں گزار رہو *
 اسی آنکھوں میں تم دیکھا کیجو * موت چلی آتی ہی مرنا ہوگا * ایک دن
 بلصراط سے گزرنا ہوگا * باب کذاب سمجھنا نہ بڑی گناہ * اللہ تعالیٰ
 جل شانہ کے رد برد جانا ہوگا * گناہوں کی سزا آسمانی ہوگی * عذاب ہم
 سختی برداشت کرنی پڑیگی * اُس روز اللہ تعالیٰ آپ تنہا فرمادینگا
 انصاف عدالت ہو رہی کریگا * کسی کی مدعی سفارش نہیں نہ چلیگی *
 رشتہ گھر سے کسی کی کھفتوں کوئی * تمام رات یوں کہتے اور دربا
 کرتے + بعد مرنے کسی شخص نے اُنکو خواب میں دیکھا * پوچھا
 اسی حبیب حق سبحانہ تعالیٰ نے تم سے کیا ساوک کیا * جواب
 دیا میں نے تو دنیا میں بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت
 یہاں منظور نہ ہوئی * ایک شب اللہ تعالیٰ کے در سے رو یا تھا اُسکی
 جناب میں بہت کرا کر آیا تھا وہی یہاں اب میرے کام آیا اُسی
 نے مجھ کو جہنم کے عذاب سے بچھڑایا * نقلاں ہی کہ بصرے میں ایک
 عورت تھی اُسکا نام سعدیہ * گانے بجانے میں برتی مشاق
 نو بصورتی میں شہرہ آفاق خوش الحانی میں سب سے مہر * شادی
 یہاں میں لوگوں کے گھر جا کرتی * بد اطوار جو انوکھے دلوں کو لہایا کرتی *
 زور زور سے اور لباس دیو شاہ سے آراستہ * فن و فحش رکھ
 نسب و کمال کے پیراستہ + اپنے کام کی استناد ہم سوتوں سے

بامراد + ایکدن اپنی جمعیۃ کے ساتھ کسی مسجد کے قریب
 پہنچی • وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ صالح نام مسلمانوں کو
 دھڑک رہے ہیں • نیک کار و نکی بھلائی بدکار و نکی رسوائی سنا رہے
 ہیں • لوگ انکی نصیحت سنکر اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر
 توبہ استغفار کرتے ہیں + اپنے کیئے پر نادم اور پشیمان ہوتے ہیں
 شعبان نے ہر بھیر بھارت دیکھ کر ایک لونڈ سے کہا کہ دیکھ تو مسجد
 میں اچھا دار لوگ کیوں جمع ہو رہے ہیں • لونڈی گئی خبر لائی کہ
 ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہیں • اور سیکر دن خلعت گرد
 انکے حلقہ باندھے ہوئے اندر سوکے کلام سن رہی ہیں • قیامت کے خوف سے
 اور دھانکی سختیوں اور عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہیں • ایسا ہی
 ہنستے ہی شعبان کے کان کھل گئے ہوش حواس جاتے رہے • ایک شخصیت
 بے خود ہو کر جہانکی نہان سرکینے کے عالم میں کھڑی رہ گئی + کلیجہ کا پ
 اتھاہ لیں دھڑکاٹھ گٹھا + جب ذرا افاقہ ہوا مسجد میں حاضر ہوئی •
 بولی امی مسلمانوں کے امام کوئی بد نصیب اور گنہگار تمام زمانہ کے ارگوں سے
 بے کردار اگر اپنے برے افعالوں سے توبہ کرے اور بد چالوں سے باز آوے
 تو حق تعالیٰ اُسکو معاف کرتا ہے • دے بزرگ بولے وہ غفور رحیم
 ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزاروں طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع
 کرنے اور عاجز رہے اُسکے دوبارہ میں سر ہٹکا دیتا تو فی الفور بخشا
 جائے • اور تو کہنا اگر شبان حوا ایسی بد اطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ

کرے تو بخشی جاوے • اُمید عرش کیا کہ امی امام بنی یہی شعبان ہوئی
 اس لیے رجوع لائی • اور اپنے معبود برحق کی تابعداری کو
 مستعد ہوئی • اُس بزرگ سے اُس سے توبہ کر دایا • شعبان نے
 وہ ہیں توبہ کر کے جو کچھ مال اور اسباب اُس کے پاس وہاں موجود تھا
 بالکل اللہ کی راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی پھر گھر بیٹن آکر لونڈی باندیوں
 کو آزاد کیا • لباس درویشانہ اختیار کر کر اُس پاک پروردگار کی
 عبادت میں مشغول ہوئی • بعد اُس کے چالیس برس جیتی یہی ہر
 کام نے اُس کو نہ دیکھا • گوشت نہ منی میں رہتی اپنے گناہوں
 کو یاد کر کے رو یا کرتی • حق سبحانہ تعالیٰ نے اُس کے تان پر رحم کیا
 سبکو تو بی بی یون سے اُس کا درجہ بڑھا دیا • نقال ہی کہ ایک
 درویش برتے ہاں سائیک کار تھے لیکن نہایت مفلس اور لاچار •
 بی بی انکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے قرضہ کرتی •
 دے بیچارے اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اور اپنی
 تکالیفات پر صبر کرتے • ایک روز اس ارادے سے دیکھ کر کسی
 مزدوری محنت کر کے کچھ لاؤں تو بی بی کے جھکڑے رائی پادوں •
 بازار میں جا کر جہاں مزدور اکٹھے ہو کر کھرتے رہتے تھے اُن میں چلے •
 تو بہت آئے اُن مزدور کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق عطا کر کے
 دیکھے • انکو کہنے پوچھا • ایک ہرجب اسی انتظار میں ہیں کہ
 گیا اور کوئی انکی طرف نہ آیا • بازار ہو کر یہاں کو چلے گئے وہاں حاکم

ایک گوشے میں بیٹھے * اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔
 جب دن آخر ہوا گھر میں آئے * بی بی نے مزدوری کے پس
 طلب کئے + جواب دیا کہ جس کے یہاں میں نے محنت کی ہے اُس نے
 وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دو لگا * لاچار ہو کر میں
 ! ونا آ رہی * کل دنوں کے پیسے انشاء اللہ تعالیٰ لاؤنگا * بی بی اور
 لڑکے کے اور خود قانہ گھینچ کر دے گئے * صبح کو اُتھتے ہی نماز فجر کی ادا کر
 کے بازار کو گئے * ایسا اتفاق ہوا کہ اُس دن بھی کسی نے اُنکو
 نہ بلایا بہت دیر تک مزدور کے مقام میں کھڑے رہے + جب
 تاملید ہوئے لاچار ہو کر اُسی مکان میں جہاں اگلے دن عبادت کی تھی
 گئے + اور حق سبحانہ کی عبادت میں مصروف ہوئے پھر شام کو گھر
 آئے * بی بی نے اُنہیں پوچھا کہ پیسے کہاں * جواب دیا کہ جس شخص کے
 گھر مزدوری کرتا ہوں وہ شخص برادار اور بستی ہی اُسکی
 خویونکو دیکھ کر مزدوری مانگا اور پھر اُسکے واسطے اُس سے
 وعدہ کرنی میں نے مناسب بنانا حیا کو کام فرمایا + امی بی بی آج کے
 دن بھی تجھے معاف کر رہی مانتی نہ سناؤ * کل دنوں کی مزدوری
 اسے چاہئے تو مانگی * بی بی دل ہی دلیں ماؤ لا کھا کر چکی ہو رہی * لڑکے
 سبناؤں سمیت سب بھوکھے سو رہے * جب صبح ہوئی نماز ادا
 کر کے پھر دسے بازار کو گئے * اور جی میں سوچنے لگے اور بہت
 غم اور غصہ کھانے کہ اگر آج کچھ نہوا اور مزدوری نہ لی تو شام کو بی بی سے

کیا عذر کر دے گا • اور کیونکر اُسی کے طعن و تہلیل سے بچو گا • اُس دن
بی بی نے تنوں روز کسی مزدور کے پاس گئے واسطے ایک تھیلی
اپنے بیان کے حوالے کی تھی • وہ بے بہارے گئے • اُن دن تھیلی
لے کر مزدور کے مقام میں منتظر کھڑے رہے کہ کب آئے گا • وہ تو
جاؤں • وقت پر نہ گئے • آئے اور دن کو لے گئے • وہ دھین کے
دھین کو رے رہ گئے • کوئی ان کی طرف متوجہ نہ ہوا
آخر چارہ کر دل میں کہنے لگے کہ آج بستر ادن ہی کسی
نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا • اب — قایدہ کیون بیان اپنی
اوقات کھوؤں • بستر یہی کہ چل کر اُسی مکان میں اپنے منصوبہ حقیقی
سکی جناب میں سر جھکاؤں اور اُسی سے اپنا مطالبہ لی اذرا زنیانی
عرض کروں • یہ سوچ سمجھ کر دانیسے اُسی مقام پر آئے اور عبادت
میں مشغول ہوئے • جب شام ہوئی تو دل میں خیال کیا کہ آج ایک جیلہ
کیا جائے کہ جس سے بی بی کے طعن سے بچوں • غرض اُس تھیلی کو
بالو سے بھر کر ہاتھ میں لے لیا کہ جب گھر میں بی بی کہہ دیا کہ یہی کہو گا
کہ اُس شخص نے جس کے بیان میں کام کرنا ہوں برا دیا کیا جو سیری
تھیلی کو بالو سے بھر دیا • آج تم صبر کر دکل میں اُس سے سمجھو دیکھا
اور کئی دنے دیسے کھڑے کھڑے بھر دے گا • اس میں آج کاروبار بھی
چلی جائے گا کہ کو اللہ کریم ہی • یہی منصوبہ کہہ کر تھیلی بالو سے بھر لی
اور گھر میں آئے • جون ہی گھر میں داخل ہوئے کہاد بکھتے ہیں کہ بی بی

بہت خوش بیٹھی ہی لڑکے با لے کھا پی کر آسودہ ہو کر گھیل رہے تھے
 ہمیں * ہو چھا کہو بی بی یہ کیا ہی آج تکو بہت خوش پاتا ہوں * کہنے
 لگی کہ تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جس کے یہاں بیٹن کام کرنا ہوں برآستی
 اور بامروت ہی کئی کھڑی گزاری ہوگی کہ اُس نے ایک پور تھہ کے
 ہاتھ ایک تھیلی بیچ دی پور تھہ نے دروازے پر آکر دستک
 دی بیٹن نے پوچھا کون ہو * کہا کہ تمہارا شوہر جس کے یہاں کام کرتا ہی
 اُس نے اُنکی مزدور کیے سے تھیلی میں بھج کر بھیجے ہمیں اُسکو لے لو +
 یہ کہہ کر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چل کھڑا ہوا * بیٹن نے جو
 تھیلی گھر بیٹن لا کر کھولی دیکھتی کیا ہوں کہ اُس میں چھ سو اشرفیاں
 بھری ہیں * ایک اشرفی خوردہ کر کے کھایا اسباب بازار
 سے لائی * یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا + اور ہزاروں
 زبان سے اُس مالک دو جہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا *
 بی بی نے پوچھا سچ کہو یہ کیا ماجرا ہی * بزرگ نے عام حقیقت
 اُن تینوں دنوں کی بیان کی اور کہا کہ تمہاری خفگی کے خوف سے بیٹن نے
 آج ایک حیاہ تھرا کر اُس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا + اُس خاوند
 بے ہمتا نے مجھ کو سہرا کر لیا * اپنے خزانہ غیب سے اُس نا لائق
 کو مالدار بنایا * ایسا خاوند اُس کے سوا اور کون ہی کہ تھوڑی مزدوری
 میں بہت سا انعام دے * بی بی نے تھیلی کو جو گھر میں جا کر کھولا جو اہر
 بیش قیمتی سے بھرا پایا + وہ چند خوشی اُنہیں ہوئی شکر گزاری

اُس خالق کی دل و جان سے ادا کی • نفل ہی کہ بنی اسرائیل میں نبی
 بھائی تھے باپ اُنکا بہت بوڑھا • برائے بھائی نے دونوں بھائیوں سے
 کہا کہ باپ کی خدمت میں مجھے رہنے دو • تم دونوں گھر بنا دینا • کچھ
 لھانے کپڑے کے کپڑے جو ضرور ہو مجھ کو دیا کرو • جب باپ
 مر جاوے اُس کا ترکہ بھی تمہیں دونوں بانٹ لیجو • یہ بات سن کر
 دونوں خوش ہوئے عیش و عشرت کرنے لگے • وہ باپ کی خدمت میں
 مشغول ہوا • بعد چند روز کے اُس کا باپ مر گیا • جو مال اسباب
 تھا دونوں بھائیوں نے بانٹ لیا • برائے نے کہا جس طرح باپکے جیتے
 ہمارے اور ہمارے کرتے یا لوگ کی خریدتے تھے لیانا کرو • اُنھوں نے سنا
 ناخوش ہو کر اُسے جواب دیا • یہ بیچارہ برسی جراتی میں پر آ • رات
 کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اُس کو کہتا ہے
 کہ فلا نے مقام میں سو دینا سونے کے گرتے ہیں نکال لے • خواب
 خیال سمجھ کر خاطر میں نہ لایا پھر دو رات یہی ہم اُس نے ہی خواب
 دیکھا • تیسرے دن صبح تر کے اُتھ کر جو اُس مقام کو
 کہو دا گرا خزانہ ہتھ لگا • اپنی جو رو کے حوالے کیا جو رونے بازار
 سے ایک بچھائی منگوائی • پتہ چیرا تو جو اہر کی تھیلی بکلی • پھر
 اُس کو خواب میں کسی نے کہا • اسی بار یہ دولت دنیا کی تو تم کو
 ملی آخرت میں اس سے بھی بہتر اور زیادہ پاویگا • یہ سب عوض
 اُس کا ہے • تو نے باپ کی خدمت میں دیکھا تھا بانٹنا • اسی بھائی

یقین خانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہی کہ کبھی کسی محنت کو ہرگز برباد نہیں کرتا * اور جو کوئی اُسکی خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہی اور سب طرف سے اس تو رتہ کہ اُسکی طرف دل سے رجوع ہوتا ہی ۔ اُسکی رضامندی کے کام کرتا ہی بل مارنے وہ صاحب اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کرتا ہی * دین اور دنیا کی مرادیں اُسکی بربادتا ہی + پس اب تم کو لازم ہی کہ اپنے جان اور مال سے اُسکی تابعداری میں حاضر رہو * سوائے اُسکے دوسرے دنی کی طرف دل نہ لگاؤ * اُسی کے قبضہ قدرت میں ہم سب جہین مجبور بلکہ فرش سے عرش تک بالکل جہین مقہور * بھلا جو خود لچا رہو وہ دوسری کی لچاری میں کیا کام آوے * اور جو خود بے بس ہو وہ اور دیکو کونکر بچا دے گرا ہو اکہین گردن کو اُٹھاتا ہی + سوتا ہو اکہین سو تو نکو جگاتا ہی * سوچ کر دھیان لگاؤ بشرک چھوڑ دو بدعت سے باز آؤ * نقل ہی کہ ایک دن کئی مسلمان دیندار ایک مقام میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ناپہلاری اور دنیا داروں کی غفلت اور لالچ اور اُنکی عقل کی نارسائی ذکر کر رہے تھے * اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں نے کسی کتاب میں لکھا دیکھا ہی کہ اگلے زمانے میں ایک پادشاہ بے دین تھا اُسنے یہ قصد کیا کہ نبی اسرائیل کی قوم کو جو عداائت کا کرتے تھے اور اُسکو کافر کہتے تھے تباہ کرے * اُسکی مصالحت و زیر سے ہو چھی کہ ایسی

تہ بیر تھہر اؤ کہ یہ لوگ خود بندہ بن ہو کر ہمارے بھر خواہ و مددگار نہ
 بنیں اور ہمارے ارادے کے مشربک ہو جاویں۔ نیز نے بعد غور و تأمل
 کے عرش کی کہ ایک صورت سیر سی خاطر پیش گذارنی ہی اغلب کر وہ
 ہمارے مطالب کو مفید پرتے پادشاہ نے کہا جلد بیان کرو۔ اُس نے عرض
 کی کہ اس قوم کے علما اور سردار و کناطہ کے پھندے میں لاکر اُن سے
 اپنا کام لیا چاہئے + اور اُن کو اپنا نائب بنا کر اُن سے اپنے دین
 و انیس کی ترغیب دلوا یا چاہئے * بادشاہ کو یہ صلاح بہت پسند آئی *
 اُس نے حکم کیا کہ جو لوگ لائق اور قابل ہیں وہ ہمارے سرکار پیش
 برتے برتے مشاہرے باورینگے * اور سرکاری خدمات
 پیش منقرہ کیلئے جادینگے * اچھے اچھے حسب سبب والے برتے
 ہر سے عالم فاضل دور سے اُن کی خوشامد اور تہریت میں مشغول
 ہونے جس میں وہ عہدہ اُن کو ملے دنیا کی دولت و تھہر لگے غریب
 دیندار دینے جب یہ حال دیکھا کہ عالم اور سردار ہمارے طمع
 دنیاوی کے سبب آخرت کو بھولے قریب ہی کر اُن کے سبب سے
 ہزاروں دیندار خراب ہووین اور اُن کی راہ اختیار کر کے بدین
 بنیں + اسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی * حضرت نے اُن علما و
 اور سرداروں کو بلا کر دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت اور دنیا داروں کے
 دل کی کیفیت ہر طرح سے کھول کر سنائی اور آخرت کی ذات
 اعلیٰ کی ہست دلائل لیکن اُن سنگین دلوں کے دلوں

مین جو محبت دنیا کی چھا گئی تھی کچھ اثر نہ کیا * بلکہ بعض اُنہیں سے
 اُس بادشاہ بید بنکی بید بنی کو اُتھانے کی تقریر لانے لگے * بعض
 اُسکے عدل اور انصاف کی تعریف بیان کرنے لگے * بعض اپنے اگلے
 بادشاہ اور رئیسوں کی انتظامی اور بے انصافی پر لاسکی
 دانا کی اور عقل کی رسائی اور ملک کے بند و بست کی خوبی کو
 ترجیح دینے لگے * غرض بعد نوکری کے ہر طرح سے اُسکی خبر خواہی اُنکے
 دلوں میں آگئی اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد اور اُسکے دوستہ اور مددگار
 بن گئے * بعد چند روز کے اُنہیں جالموں اور سرداروں کا اُس بادشاہ
 نے حکم کیا کہ تم لوگ ہماری سرکار سے بہت روپے کھاتے ہو
 عیش و آرام سے کاتے ہو * اب تم کو لازم ہے کہ جس مین ہماری
 مطابقت قائم رہے اور جس طرح تم ہمارے خبر خواہ بنے مددگار ہوئے
 ہو سب چھوٹے برتے بھی ایسے ہی ہو جاؤ مین اُسکی تدبیر کرو *
 مادہ تو اُنکا مستعد ہو رہا تھا ہزاروں روپے کھا کر دو لکھ ہونے لگے
 تھے خوشی اور خوشی سے چین کرتے تھے کیونکہ اب اپنے خداوند
 نعمت کی بات نہ سنیں اور کس طرح اس عیش و نقد کو آخر تکی نعمتوں
 پر جو اُنکے اعتقاد میں ہو ہو چکی تھیں چھوڑیں * دل سے مستعد
 ہو لیے غریب دیندار دئے بگاڑنے پر بھان مصر و ن ہو گئے *
 اسے دہوں کے کلام پر عقاب و لیلین نکال کر جاہلوں کو درپردہ
 چھتلائے لگے بلکہ اُن بید بنوں کی دلیاؤں کو ثابت اور شرعی دلیاؤں کو

نقص کرنے لگے نیک راہ سے ہٹا کر ہر ہی راہ پر لائے جتنا بچہ
 تھو آسے عرصے میں انکی ترغیب اور تحریکوں و تسلیم اور
 فریب کی باتوں سے ہزاروں دیندار لے دیں ہو گئے + اور اُس
 پادشاہ کے طریق اور راہ اور رسم پر صاف صاف چلنے لگے +
 اللہ کے دوستوں کی ہستی اُجڑ گئی اور اُسکے نافرمانوں اور
 دشمنوں کی جمعیت رتھ گئی • یہ قصہ سنکر ایک مسلمان نے
 انہیں سے سوال کیا کہ بھلا جن لوگوں نے بے دین سردار
 کی موافقت کی اور اُسکے مددگار ہوئے اور اُسکی قوت
 صحت اور موافقت پر فخر کرنے لگے اور اُسکی قوت
 اور مدد سے دینداروں کی ذلت پر کمر باندھیں اُنکے دینکو خراب
 کیا اللہ و رسول کے حکم سے پھر گئے قیامت کا دور دلیسے اُتھا دیا اللہ جل شانہ
 کے نزدیک اُنکا کیا حال ہو گا • دوسرے دیندار نے جواب دیا کہ جو
 اللہ اور رسول کی بات نہ سنیگا اور اُسپر اعتقاد نہ رکھیگا اور دنیا کی
 طرح کر کے مخالفوں سے محبت اور میل کرے گا اور اُنکی باتوں اور دلیاؤں کو
 سچ مانے گا البتہ وہ جہنمی ہو گا اور مقرر اُسکا حشر اُسکے خاتمہ کیا جائے گا + پھر
 اُسنے سوال کیا کہ یہ حکم عام ہی یا انہیں لوگوں کے حق میں تھا + جواب دیا
 کہ عام ہی جب کوئی ایسا کرے گا اُسے عذاب اور فوجی کا سزاوار
 ہو گا + پھر سوال کیا کہ بھلا نماز اور روزہ وغیرہ اُنکا کچھ اُنکے کام
 آئے گا • جواب دیا ہرگز کام نہ آئے گا کیونکہ خدا کے دُور سے نہیں کیا

اپنے نام و نشان دنیا کی عزت برتھانے لوگوں کے فریب دینے کو
 کیا * اگر خدا کا درہونا تو کیونکر اُسکی مخالفت کرتے نفس کے تابع
 بننے دنیا کھانے عاقبت کھولنے * بتیری آیتیں قرآن شریف کی
 اور ہدایتیں رسول کریم کی اُسپر دلالت کرتی ہیں * چنانچہ آتھو میں
 پارہ کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے • وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
 يَعْتَدِلُونَ • اور نہ چل انکی خواہشوں پر جو جھٹھلانے میں ہمارے
 حکموں کا اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت پر اور اپنے پروں دگار کے
 ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں • جیسا انھوں نے کیا • اگر اللہ کے
 حکموں کو سچ مانتے اور آخرت پر یقین رکھتے تو اللہ سے ڈر کر دوسروں
 کی تابعداری کر کے اپنا دین نکھولنے * اور اگر اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے
 اور اُسکا رازق جانتے تو اُسکے دشمنوں کی طرح اور شاگردانے انکی
 خوشامد میں لگے نہ ہتے • سو انھوں نے تو اور دیکھو رزق دولت قسمت
 دینے میں اللہ کے برابر کیا • اور اُسی پارہ کے تیسرے رکوع میں
 آیا ہے • الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
 فَالْيَوْمَ تُنْصَبُ عَنْهُمْ أَغْوَاةٌ يَوْمَئِذٍ • وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ
 جنہوں نے تھرایا اپنا دین کھیل اور تماشا اور فریب دیا اُنکو دنیا
 کی زندگی نے سو آج بھلا دینکے ہم اُنکو جیسا بھلایا تھا انھوں نے اپنے
 اُس دنکے ملنے کو اور جیسا دے تھے ہماری دلیلوں پر انکار

کرتے ہیں جو باتیں ہم نے اپنی کتابوں میں کیہ و لکھ دیاتھیں
 کہ نافرمانوں کو اگرچہ دے دینا میں عیش و آرام سے کاتبین
 و درخ میں بھرینگے • اور فرمان برداروں کو اگرچہ دینا میں دے
 تکلیف سے رہیں ہمیشگی کے گھر میں بہت آرام سے انہیں
 رکھینگے • اور نافرمان کی کمائی کا رت جادہ گی اور ان کی شان و شوکت
 کچھ کام نہ آدہ گی • اور فرمان برداروں کی فرمان برداری انہیں بہت میں
 دینا و بگی • یہاں کی تکلیف کے بدلے وہاں برسی راحت انہیں ملیگی
 اسی طرحی اور اور باتیں جس میں اللہ تعالیٰ کی برائی ہائی
 جادے اور قدرت اور دوسرے دیکھ لے مقدوری اور ذات
 اور چھتے بارہ کے بارہ میں رکوع میں * **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَةَ أَوْلِيَاءَ مَبْغُضٌ إِلَى اللَّهِ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ هُنَّ فَيَا نَفْسُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ *
 اسی ایمان والوں و سنت مت بناؤ جو اور نصاریٰ کو دے
 آپس میں ایک دوسرے کے دوسب ہیں • **لَا تَتَّبِعُوا** کہ تم سے
 مخالفت کریں اور جو کوئی تم میں سے انکا رفیق ہو دے غیر
 خواہ بنے • بیشک وہ انہیں گناہوں کا تحقیق اللہ راہ پر نہیں لانا
 ظالموں کو • جو دشمنوں سے اللہ کے دوستی کر کے اپنے نفس پر ظلم
 کرتے ہیں جنہم کے کدے پاتے ہیں اور فرمایا رسول ﷺ نے •
لَا تَتَّبِعُوا الْقَوْمَ الَّذِينَ يَدْعُوهُمُ إِلَى مَلُوءٍ وَلَا مَلُوءَةٍ وَلَا حِجَابٍ

وَلَا مَمَرَةَ وَلَا جِهَادًا وَلَا حَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا أَخْرَجَ
الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجَمِ رواہ ابن ماجہ نہیں قول کرتا اللہ بدعتی
کے روزے اور نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ نہ جمادہ نفل نہ فرض نکاح ہی
وہ اسلام سے جیسے نکاح ہی بال گونہ ہے آتے سے * سوان لوگوں
تو ظالموں اور کافروں سے رفاقت کی اور انکی حر خواہی ہر کمر باندھ ہی
انکا حال تو بدعت کرنیوالوں سے مفارقات ہو گا * ابن اوس بن
شرحبیل اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَيِّدْ بِهِ ز
هُوَ يَعْمَلُ اَنْتَ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ رواہ البيهقي * تحقیق سنا
رسول ﷺ کو کہتے ہو کوئی جا ظالم کے ساتھ کہ تقویت دے اُسکو
اُسکی خوشی کے کانون میں اور وہ جاتا ہی کہ وہ ظالم ہی
پس خارج ہوا وہ اسلام سے بدعت کافر ہوا کیونکہ اسنے ظالم کی مدد
کی * اور دین اسلام کے سوا سب کافر ظالم ہیں اور کفر اصل
ظلم ہی * وعن ابراهيم بن ميسرة قال قال رسول الله ﷺ مَنْ وَفَرَ
صَاحِبَ بَدْعَةٍ فَقَدْ آتَانِ عَلَيَّ هَدِيمُ الْإِسْلَامِ * فرمایا رسول ﷺ نے
جسے عزت اور تنظیم کی بدعت کرنیوالے کی تحقیق مدد کی اُسنے
اسلام کے کھود دیا اللہ پر * ان لوگوں نے تو کافروں کی تنظیم کی اُنکے
سامنے سر جھکا یا نہ اندکھا دام افکار لکھا دنیا حاصل کرنیکا اسلام کی
حرمت کھوئی اپنے ذہن ذلیل کیا ان کا حال یہ تھا کہ اب
ہو گا * اور شکوہ کے باب حفظ اللسان میں امام بیہقی سے روایت

ہی کہ انس رض نے کہا کہ حضور نے فرمایا: إِذَا مَدَّحَ الْغَاسِقُ خَفَّتْ
 الْأَرْثُ تَعَالَى وَاهْتَزَّ آتُ الْعَرْشِ * یعنی جب تعریف کیا جاتا ہے کہ نبی
 پر کار غضب میں آتا ہے پھر دگر اور کاتب جاتا ہے اُس کے
 سبب عرش * اس سے سعادہم ہو اگرچہ کہ نبی بدکار بد اطوار
 کی دنیا کھائے کہ تعریف کرتا ہے اور قصہ سے رہا بھی بناتا
 ہے یا کسی کتاب میں اُنکی برائی اور مدح لکھتا ہے تو
 مقرر اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوتا ہے + اور اُنکی اس
 حرکت سے کہ اسمیں محض اُس خاوندِ حق بقی کی ناراضگی
 ہی عرشِ عظیم کاتب جاتا ہے لرزے لگتا ہے * اب جو کوئی
 ظالم اور کافر کی مدح کرے تو سمجھا چاہیے کہ اُسکا کیا حال ہوگا * یقین
 ہی کہ اگر دنیا میں وہ ذلت سے بچ گیا تو مقرر مرنے کے وقت
 سے آخرت تک برسی شدت کے عذاب میں گرفتار رہے گا * اور
 دوسرے بارہ کے اکیارہ دین رکوع میں * لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ
 الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ
 اللَّهِ فِي شَيْءٍ * چاہیے کہ اختیار نہ کریں ایماندار کہ اللہ تعالیٰ کے
 دوست نہیں کافر و نکوجو اُسکے دشمن ہیں ایسا دوست اور رفیق
 نہ بنا دیں اور اُنکو اپنا کاروبار سپرد نہ کریں سوائے ایماندار
 کے جو کہ ایسا کرے گا بلحاظِ سناغی دنیاوی کے اور اُنہی
 کے لئے عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کفر و منافقت نہیں رکھتا یعنی اللہ کے

عہد میں نہیں * سب اب جو کوئی اُن سے محبت رکھے اور اُنکی خوشامد
 کرے اور اُنکی ترقی میں اپنی ترقی اور اُنکی تکلیف میں اپنی
 تکلیف اور اُنکی عزت میں اپنی عزت اور اُنکی ذلت میں اپنی
 ذلت جانے اور جو دے کہیں اور کریں اچھا سمجھے وہ اس کے
 نزدیک بے شبہ مرد وہی * عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما لَعْنُ
 عَبْدُ اللَّهِ يَذَّارِدُ لَعْنُ عَبْدُ اللَّهِ رَہِمَ * فرمایا نبی ﷺ نے لعنت کئے
 گئے ہیں باللعنت کئے گئے ہو جو بندے اشرف بنکے اور بندے
 روپیوں کے یعنی جو اُنکی محبت میں گرفتار رہی حال حرام پر کچھ لحاظ
 نہیں رکھتا جس میں روپیے حاصل ہوں وہی کرتا ہے وہ لعنتی ہی
 اللہ کی رحمت سے دور * جو تھے سپاہ کے سرے کو جو میں
 ہی * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ
 خَبَالًا وَلَا ذَمًّا مَّا نَتَّم قَد بَدَلَتِ الْبَغْضَاءُ مِيزَانُهَا هُمْ وَأَمْ تَخْشَىٰ صُورَ
 هُمْ أَمْ كَرِهَتْ بِمَنَّا لَكُمْ الْآيَاتُ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا
 وَلَا يُحِبُّوْكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ * امی ایمان والو چھپیں
 دوستی نہ کرو ان سے فرسے سے کسی نہیں کر کے تمہاری رسوائی اور
 خرابی میں یعنی جس میں تمہارا دین بگڑے اور دنیا میں ذلیل ہو *
 حال اور یہی چاہتے ہیں کہ تم ہر طرح سے دکھ میں ہر طور پر ظاہر ہو گئی اُنکی
 دشمنی اُنکی زبان سے کہ تمہاری عیب جوئی میں لگے ہیں * دین و
 دنیا کے بگاڑنے میں مصروف ہو رہے ہیں * اور جو چھپا ہی اُلٹے

جی بیٹن سو وہ اس سے بھم زبا دہی * ہم نے اتنا دے تم کو
 بتے * اکہ تم کو عقلا ہی تو سمجھو کہ دے کیسے تمہارے دشمن طانی
 ہیں * سنا تے ہو تم اسے نا ان ہو کہ اُنکی دو سترہ بخر خواہی بیٹن
 لگے ہو اور دے تمہارے دوست اور بخر خواہ نہیں * اور تم ایمان
 رکھتے ہو اللہ کی سب کتابوں پر اور دے اپنے کتاب سے یعنی قرآن
 سے سکر ہیں * یہ یہ مولانا اس زمانے میں تھے مسلمانوں کا
 کافر دنیہ اور کافر دکانا ایمان دار و نسیہ خوب ظاہر ہی آنکھ ہو
 تو بلکہ عقلا ہو تو سمجھو * دنیا کی طرح بیٹن * کیا کیوں کہہ سکتے ہو
 ہو شاید ہو جاوے ست دشمن یہاں دشمنوں سے پرہیز کرو عاقبت
 سوارو * اس زمانے میں محافل و تہذیب جس جس طرح کی بے عزتی
 ہمارے رسول ﷺ کی کہ اُنکی بے عزتی عین اللہ تعالیٰ کی بے عزتی
 اور اس سے انکار ہی کو ہے بازار میں مان کیا اور نادان لوگوں کو سنا
 سنا کر گمراہ بنایا اور مسلمانوں کو ایسی باتوں سے رنج اور دکھ بیٹن : آلا
 کہاں تک بیان کریں * اللہ جل شانہ اپنے دوستوں کا بدلہ لالے اور اُنکے
 دشمنوں سے بے ایمانی اور حسد اور کینہ اور نا اتفاق اور بغض اور
 عداوت اور نا انصافی اور طبع دنیا کو جلد دور کر کے ایمان اور
 محبت الہی اور محبت اہل اتفاق اور انصاف اور دنیا کی بے پروائی
 اور دوست سے اُنکے دل کو مٹا کر دے گا بھی اُسکے فضل اور کرم کا
 یہ سب کچھ ہے جس سے کہہ کر کہہ کر ہی سہی ایمان لوگوں کو دے گا

اور بھلائی جن بین اللہ و رسول راضی ہوں اخذ یا رگین و زمین اُسے
 پاک پروردگار کی طر ف سے کرم اور نفع حاصل اور مدد ہر طرح کی اُنکے
 حال پر بلا شبہ متوجہ ہوگی * اور تمام لوگ بیک اور اچھے ہوں
 جادو ٹیکے * کسی نوع کی عداوت اور انسانیّت آپس میں
 باقی نہ رہے گی * نقل ہے کہ نبی اسرائیل بین ایک شخص تھا جب
 وہ مر گیا * بہت دنوں تک نہ بابکے نہ کے کو آپس میں بانٹ لیا * ایک جو بلی
 رہ گئی اُس میں جھگڑا ہوا * اُس جو بلی سے آواز آئی * اس
 نکالنے واسطے بے قابہ و فقیہہ کرتے ہو نا خوشی در میان بین لائے
 ہو * مبرا احوال بہلے سبزی لہچہ خوکھ جانو سو کیسو * اگلے زمانے میں
 میں ایک آدمی تھا تین سو رسی کی میری عمر ہوئی * بعد مرنیکے مبین
 سو رس قبر میں رہا * پھر ایک شخص نے میری مٹی سے لہ باتیں
 طیار کر کے یہ جو بلی بنائی * سو رس گزرے کہ میں اسی جو بلی
 کی دیوار میں ہوں * اب تک بھی جان کہ نہ نی کی سختی میں ہوا
 ہوں * گور کے عند اسے خلاصی نہیں ہوئی * یہاں کی مصیبت
 اور بیقراری سے چھٹی نہیں ملی * اب اس احوال کو میرے
 دیکھو اور گوش دل سے سنو * اگر کچھ خوفِ الہی دیکھتے ہو تو اس
 جھگڑے سے باز آؤ * دعا کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان
 ہو گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو * یہ آواز سننے ہی اُنکی ہوش
 گئی قضیہ بھولے دل دیا جسے اللہ تعالیٰ کی تابعداری میں لگے * اہل

معرفت کہتے ہیں کہ عوام کے بہت تین ہیں * محبت پائت کی
 خواہش ہوئی + محبت فرنگی خواہش ہوئی * محبت زن اور فرزند کی * اور خواہش کی
 محبت بہت تین ہیں * مال کی محبت * جان کی محبت + ظاہر کی آرائش کی
 محبت * ساتھ ساتھ بت جو سب کا سر دالہ ہو وہ نفس کاغریبی کہ نفس
 الصم الا کبراسیو اسطی فرمایا ہے جہاد کرنا نفس کاغریبی سے جہاد
 اکبر ہے + حضرت علی مرتضیٰ عمن سے قول مشہور ہے +
 رجعتنا من جہاد الا ضغر الی الیہا دالا کبتو * کافر ظاہر کو تلو اور مار
 سکتے ہیں نفس کاغریبی کہ چھپا دشمن ہے اسی کا مارنا دشوار جانتے
 ہیں * بے توفیق ایزدی مارا نہیں جاتا * اس کا نام سے معلوم
 ہوا کہ کافر ظاہر بہت ہرست ہیں اور ہم لوگ باطن ہیں *
 انکابت ظاہر ہے ہمارا چھپا * تو اب ہم بھی لائق ہیں بتناہ
 و زنا کے نہ قابل ہیں جیسے وہ ستار کے مرد وہی کران
 بتو نکاو چھوڑے اور اس زنا کو اور بتناہ کو توڑے * تب
 مسلمان کے دعویٰ میں پورا ہووے اور محبت کی راہ پر استقامت
 پاوے + الہی ہم کو اور سب مومن کو اپنی فرمان برداری کی توفیق
 دے اور ہر یک کو اپنے بچا لے کہ نفس اور شیطاں کے دوسوے
 سے نجات پاویں * شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاویں کہ شریکی
 خواہش سے اور خلافت دینداری کے کام کو کرنے سے بچ رہیں *
 آمین

اجماع میں * تبیسوان باب ابو شحمر کے ادا کیے۔ بیان میں * کہتے ہیں
 کہ حضرت عمر رض کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبد اللہ عرف ابو شحمر
 نہایت خوبصورت اور نیک سیرت * ہرے خوش آواز اپنے
 ہم جو یونین ممتاز * قرآن شریف کو اس قرات سے پڑھتے
 تھے کہ بعد حضرت ﷺ کے اصحابوں کو جب قرآن مجید کے سننے کا شوق
 ہوتا تو ان سے سنتے اور سن کر نہایت محفوظ ہوتے * اتفاقاً وہ بیمار
 ہوئے * حضرت عمر رض نے اُنکی شفا کے واسطے شافعی حقیقی
 کی نذر مانی * کہ اگر میرا لڑکا اس دکھ سے فحاصلی پاوے تو اللہ تعالیٰ
 کے واسطے روزے رکھوں ایک مہینے کے * حق سبحانہ تعالیٰ نے
 مہر کی اُس بیماری سے اُنکو شفا دی * حضرت عمر نے نذر ادا کی *
 جب عبد اللہ صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا کے
 روضہ مبارک پر تشریف لیگئے * شہر بن جردی کہ جو
 قرآن شریف کے سننے کا شوق ہو آوے * بہت سے آدمی جمع
 ہو گئے * ابو شحمر نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے شاباش و مرحبا
 کی صدا آئے لگی + اُنکی قرات نے لوگوں کی دل میں اثر کیا کہ اللہ
 تعالیٰ کا خوف دلوں پر چھا گیا + اُنکو سے آنسو نکل پڑے اپنے
 گناہوں کے در سے روئے گئے * بعد فراغت کے اصحابوں سے رخصت ہو کر
 گھم کی طرف چلے * راہ میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی * وہ برآ
 طیب مشہور تھا کہنے لگا + اے ابو شحمر تم ابھی بیمار سے آتے

ہو رنگ تمہارا زہور راہی آج حضرت کے روضہ پر تم نے قرآن شریف
 پڑھا لوگو کو اپنی قرآن سے خوب رو لایا اگر اسی طرح محنت کیا کر دے گے
 تو پھر اُلٹے بیمار پڑو گے * تمہارے حق میں ایک اصلاح میں نے اصرار کیا
 ہے اگر سنو تو تمہارے کام آدے * ابو شحریہ نے کہا بیان کرو
 کیا کہتے ہو + اُس نے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو چالے شراب
 پیو + بیمار کی افسردگی جادو سے طبیعت کو سرور حاصل ہو دے *
 بڑا حق قوت مزاج میں فرحت آدے * پھر یہ بیمار سی کہی
 ہو دیکرے رنگ روپ بر جادو سے * ابو شحریہ یہ سن کر کہنے لگے *
 نعوذ باللہ منہا میں حضرت عمر کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیونکر
 کروں + اگر یہ حال تیرے ہیکلے کا اپنے پاسے کہہ دوں تو اسی
 وقت تجھ پر آفت آدے کہ جان بچنی تیری مشکاں پر تے + شب
 اُس نے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا اور یوں سمجھانے لگا *
 کہ میں تمہارے بھلے کو کہتا ہوں دوستی کی راہ سے یہ دوا بنا تا
 ہوں * طیب ہوں جو تمہارے حق میں بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے
 وہی عجز کر تا ہوں + اگر نشیے کا خیال ہی تو دوا اسی
 اُس میں ملاؤ نکاح سے مطلق نہ سارے فائدہ والے * غرض اسی
 طرح کی باتوں سے بھلا یا ادو شیطا نے بھی دل میں دسوا سوا دوا کر
 کے ہیں جن میں رغبت ہوئی اُس کے ساتھ اُس کے گھر گئے اُس نے
 کسی بیٹے کو نہ دیا کہ اس کے ہاں * جب یہ نیا جڑھا گھر سے

باہر کر، یا + وہیں شہطان آ، مہم کی صورت بیکہ کر گمراہ کرنے کو
 حاضر ہوا ۱۰۱۰ شجرہ سے کہا + اسی حالت میں گھر خانہ مسبب
 نہیں + چلو میدان کی طرف سیر کرو + جب دشمن آ کرے تب خانہ
 نبی نجا رکھا ایک باغ مشہور رہی انھیں دہان لیگیا اُس باغ میں ایک
 عورت عورت سوتی تھی ابو شجرہ کو مستی کی حالت میں
 شہوت کا جوش آبا لبت کر بوسہ لیا + عورت کی جو آنکھیں کھلین مکان
 خاوت کا اور جو ان حسن پا کر چپکے ہو رہی + ابو شجرہ نے اُس سے
 فعل بہ کیا + شہطان مرد و نہایت خوش ہوا + بعد اسکے جب ابو شجرہ
 کو ہوش آیا نہ جانتا ۱۰۱۱ اپنی اس نالایق حرکت پر بہت سے نادم
 ہوئے توبہ استغفار کرنے لگے + عورت سے کہا ای عورت شہطان
 کے دسواں سے یہ حرکت نہ مجھ سے ہوئی لیکن تجھ سے یہ اُمید
 رکھتا ہوں کہ اسب گناہ کسی سے نہ کہے مجھے ذلیل اور سوانکر سے +
 بہت مدت اور معذرت کر کے گھر گئے + رات بھر نیند نہ آئی نالہ
 و زاری میں کاتی + خدا کی جناب میں توبہ اور استغفار کرتے رہے +
 اپنی اس حرکت پر خجالت اُٹھاتے رہے + ایسا اتفاق ہوا کہ
 اُس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدتی کے لڑکا پیدا ہوا + اپنے بیٹے
 کے طعنے نشینے سے دہری فکر مند ہوئی کہ اب کیا کروں کیونکہ
 چھپاؤں + آخر یہ سوچھی کہ جس کا نطفہ ہی اُس کے باپ پاس
 ظاہر کروں + جو وقت حقارت عمر راض سبجہ میں بیٹھے و عطف

کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود میں لے لی ہوئی آئی اور کہنے لگی
 اسی خطبہ برحق پہ لڑکا تمہارے بیٹے کا لطفہ ہے • حضرت نے پوچھا
 حرام کے یا حلال سے • اُس نے کہا حرام سے • اور میری اُمّ سہیلہ
 بہتہ نقیر ہوئی • یہ کام سننے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کا
 رنگ اُڑ گیا • پوچھا اسی عورت تو اُمّات پر قسم کر سکتی ہی
 اُس نے کہا البتہ سچ بات میں کیا دتا ہے • اُسی دم حضرت عمر اُتھ
 کھڑے ہوئے گھر میں گئے • ابو شحمہ کھانا کھا تے تھے باپ کو
 عصے میں دیکھ کر کانپ اُٹھے • کہا اے بنی ہاشم! یہ تو ہی اس قدر
 غضب ناگ چہرہ آیا کا کیوں بنا ہے • حضرت نے فرمایا جلد کھالے
 قیامت کا سفر سمجھو • رہے بسش ہیں • پوچھا کیا سب فرمایا تو
 قالی تاریخ جناب حضرت رحمت مآب کے روضہ مبارک میں
 قرآن شریف کی تلاوت کر کے کدھر گیا تھا سچ بیان کر •
 انہوں نے کہا کہ جب میں قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت
 کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا • راہ میں غالی نے جو دیسے ملاقات ہوئی
 بہکا کر وہ اپنے گھر لگیا • پھسلا کر اُس نے شراب پلائی اُسی مہوشی کی
 حالت سے ایک باغ میں پہنچا • وہاں ایک عورت سوتی تھی
 شیطان اور نفس کے درغلانے سے فعل بد اُس کے ساتھ مجھ سے
 صادر ہوا پھر توبہ اور استغفار کرتا گھر میں آیا • اسی مذمت
 اور تنبیہ میں وہاں رہا • اُس غمخوار جسم کے معاف اور مغفرت

چاہتا ہوں * رات دن آذاری کرتا ہوں * حضرت عمرؓ نے بے
 بائیں سسکر سہ کے بال پکڑ لئے اور فونی کی طرح گھسیٹتے ہوئے اُنکو
 گھر سے باہر لائے * فرمایا تو نے تابعداری نفس اور شیطانی چاہی
 اُس منقسم حقیقی کی صفت دھاری سے چشم پوشی کی * اور اُسکی حکومت
 اور جروتکی حقیقت دے بھلائی * اِس مقدمے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ جو کوئی بگانی عورت سے عوام کاری کرے وہ سودے دار ہے کھادے * قولہ
 تعالیٰ اَلْزَّانِيَةُ فَاجِلَةٌ وَنُحْلٌ وَاجِدٌ مِنْهُمْ مَائَةٌ جَلَدٌ اَبُو شَحْرہ
 نے کہا اے بابا جان یقیناً اللہ تعالیٰ کے تابع ہوں جو چاہو سو کر دے *
 مگر لوگوں کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ * فرمایا اے بیٹے
 تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کیا مگر رسوائی سے کچھ نہ ڈرا * اب یہاں
 رسوائی سے کیوں ڈرتا ہے + اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے سزا چاہئے زانیہ کو
 مسلمانوں کے سامنے * ابو شحرہ چپ ہو رہے * حضرت عمرؓ اُنکو مسجد کے
 دروازے پر لائے شہر میں قل پر آسب نے اس ماجری کو سنا * ہر ایک
 کو ابو شحرہ کے ساتھ محبت دلی تھی روٹا ہوا دانا حاضر ہوا حضرات
 عمرؓ کی خدمت میں ہرست عرض کر لے لگا * ابھی تھوڑے دن گزرے
 جو حضرت رسالت مآبؐ کی چہرائی سے ہمارے دلوان ہر ایک
 سے مرہو چکا ہے اُس اغم سے نجات نہیں پائی اب یہ غم تازہ کیونکر
 برداشت کریں گے * بہتر یہ ہے کہ ابو شحرہ کے واسطے جو سزا تھوڑی
 تھوڑی ہو ہم لوگوں کو تھوڑا تھوڑا دیجئے اور اُنکو اس مصیبت سے

ربانی شہزادے * حضرت عمرؓ کے والد یا کہ اگر ایسا ہے کہ مدینہ دوسرے
 بر سر الین مقام رہو گی تو اللہ بین مانا بلکہ آپ بین اس میں مصیبت کہ
 اختیار کرتے * نئی حالت شروع میں کہو نہ کروں اسے دوسو لکے
 حکم سے کہ یہ طرح سے پھر اذن * ہر چند لوگوں نے بہت کچھ کہا اور
 خوب سمجھایا پر حضرت عمرؓ نے ایسا نہ سنا کیسکی غالی + ابو شحمر
 کا بدن ایسا نازک تھا جیسے گلاب کا بھول + افلح نام جادو کو حکم کیا
 کہ کہرتے انکے بدن سے اُتارے نہ لگا کرے گوشتے مارے * جلا د
 ئے دیکھو عرص کیا کہ ایسے نازک بدن پر کو نہ کر دے ماروں
 فرمایا کہ اسے دوسو لکے حکم بخالانے میں کسی پر رحم کرنا مناسب نہیں
 ایسا ہو گیا * تو حکم بخالا۔ سے بہت رحم کھا + افلح نے لاچار ہو کر
 گوشتے مارنے شروع کئے ابو شحمر تاب نہا سکے کہ کھ کو دے لگاتے
 ہی یہ ہوش ہو کر گر پڑے * لوگوں نے یہ حال دیکھ کر نالا اور فریاد مچایا *
 انکے سیرت اور صورت پر بہت غم کھایا * اُنٹ غیب نے آواز دی
 * اَحْسِنْتَ اَحْسِنْتَ يَا عُمَرُ * یعنی اچھا کر تو نے اچھا لیا تو نے اسی
 عمر * وہاں سے پھر کر گھر میں آکر اپنی استقامت پر دو گنا شکر کا ادا کیا *
 کتنے دن بعد جب ابو شحمر مرنے حضرت عمرؓ کے خواب میں دیکھا کہ وہ
 بہشت میں داخل ہوئے * وہاں کے زیب و زینت کے اسباب
 سے آراستہ ہو کر بادشاہوں کی طرح تخت پر بیٹھے ہیں * جو اہر کا
 تخت ہے * وہاں سے ان کے ہمراہی ہیں جو بہت کو کہرتی ہیں تمام نعمتیں بہشت

کی اُنکے پاس دھیری زمین * بہکودیکھ کر سلام طلب کیا اور کہا کہ
 اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر ہو جیو کہ تجھے قیامت کی رسوائی اور یہاں کے
 عذاب سے آپنے بچا دیا * اب میرا یہ مرتبہ ہوا کہ جناب پیدغمبر
 خدا ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ آرام تمام رہتا ہوں * کسی طرح کا
 ضم نہیں برقی خوشی اور نہایت چین سے گزارا کرتا ہوں * آپ
 میری طرف سے ماکہ خدمت میں بہت بہت سلام کہہ دینا * اور
 میری راحت اور مغفرت کے احوال سے اُنکو خوب آگاہ
 کر دینا * اسی بھائیو سمجھو ہو شبہ ہو جاو گناہوں کے کفار یکی فکر اسی
 جگہ کر لو * بہانہ کی تکلیف برداشت کرو دینے عذاب سے بچو * دینا
 میں برائی اور بدی نہ ہو سکیگی آخرت میں سوائے سزا
 اور رسوائی کے تم سے کچھ نہ بن پڑے گی * بہانہ کی بجائے برائی
 مصیبت دینے پر بھڑکی تکلیف سے نسبت نہیں رکھتی + یہ تو
 کسی صورت سے گزر جاتی ہی وہ ہمیشہ قائم رہتی ہی بلکہ برکت
 جاتی ہی * اسی بھائیو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان
 تمنے سنا * دل میں سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمر اُسے ہی
 حادل تھے کہ دین کے مقدمے میں کسی کی خاطر ہرگز نکتہ تھے
 بہانہ کی کو اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی نہ شرمی
 اُن پر جاری کی * پھر جو کوئی ظالمت شرع کچھ کام کرے لازم ہی
 اُسکو کہ دنیا ہی میں اپنے تئیں اُس گناہ سے پاک کرے جس طرح سے

ہو سکے * پہلے دعوہ ارتداد نہ کرے نہ توبہ اور استغفار
 کر کے جان پھاوے + خواہ سب شرعی اپنیے اوہر جاری کردادے
 کہ آغوشی رسوائی اور ذلت سے بچنے + اور دکانگی شرسندگی اور
 عذاب سے نجات پائے • اور جبکہ عدالت کا مرتبہ حاصل ہو
 چاہے کہ وہ کام شرعی کے جاری کرنے میں کسی کی سعی سفارش
 ہرگز نہ مانے اور خاطر کرے + اپنے پیگانے کو ایک نظر سے دیکھے +
 تب حضرت عمر کی نبابت کا درجہ پاوے * یا نہ ہم کو اور سب مومنوں کو
 بد باتوں سے دور رکھو اور نیک کاموں کی توفیق دیجیو بخدا وکرمہ •
 * جو یہ سوان باب ماتم اور نوحہ کی برائی کے بیان میں •

ابو مالک اشعری رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے +
 اَلْيَا حَتَّ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ وَقَالَ اَلْذَّائِعَةُ اِذَا اَلَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا
 فَمَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِرٌّ اَلْمِنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ حَرِّبٍ • اور
 نوحہ کرنا یعنی بین کر کے روانہ کر دے ہر کفر کی رسموں سے ہی + اور
 فرمایا کہ اگر نوحہ کرنا الہی اپنے مرتبہ پہلے توبہ کر کے اکتفا کی جائیگی
 قیامت کے دن پختہ ہوئی ازار قطران کی اور سیرا ہن خارش کا * بدینہ اسکے
 بدن میں کھجائی پیدا ہوگی پھر ملا جائگا اس پر قطران • وہ ایک قسم
 کا تیل ہوتا ہے جس سے پزراغ جلاتے ہیں + اس واسطے کہ اس سے
 سڑھن اور جان بدن میں زیادہ ہو دے • اور جس طرح دنیا میں •
 اپنے ساتھ لے جاتی ہیں تو جہنم میں اور کبر سے چھائی جاتی ہیں وہی

اسے ہی مصیبت میں گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا
 پاوے * ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں * لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَافِرَ
 وَالْمُسْتَمِعَ * لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے کفر کرنے والی اور سنانے والی
 پر * یعنی جو نوحہ کرے اور وہ جو اُس کو خوشی سے سننے اور اُس سر راضی
 رہے * اور اکثر یہ فعل عورتوں سے صادر ہوتا ہے اس واسطے اُنکو
 فرمایا + اور حدیث میں آیا ہے کہ جس میت کے گھر میں میں کرناوالہ
 عورت ہو اُس کے یہاں مرنے کے دن کھانا ہی بخانا درست نہیں *
 جس نے کھانا دیا گویا اُس نے اسے کام میں مدد کی * مگر بغیر میں کے کسی کا
 غم داسے کرنا آفسو بہانہ حایز نہیں * اور حدیث میں آیا ہے کہ مالک الموت
 مرنیکے بعد ماتم کرناوالوں یعنی چھاتی منہ پستانے والوں اور کبرے
 پھارتنبو الوں اور بال کھولنے اور نوچنے والوں سے پوچھیں گے * اسقدر
 غضب اور غصہ تمہارا کہے اوپر تھا * اگر اللہ تعالیٰ کی فضا اور حکم
 سے ناراض تھے تو تم کافر ہوئے * اور اگر مجھ پر خفا ہو تو بیجا ہے
 کہ میں تابعدار ہوں * مالک کے حکم سے آنا ہوں * اور اُس کے
 ملک پر تصرف کرنا ہوں * جب تک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا *
 کسی کار و ناپیتنا غم کرنا کام نہ آویگا * عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے *
 نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُذَّ وَدَوَّشَقَ
 الْخِيَّوَبَ وَدَعَا بِدُمُوي الْجَاهِلِيَّةِ * نہیں ہے ہم سے جو ہمارے طریقے
 سے خارج ہے جس نے بیتا رخساروں کو اور ہمارا کہہ جانوں کو اور

پکارا یعنی نوہ کیا کفر کے رسم سر * اور بنی بنی عائشہ رضی اللہ عنہا
 کہ جب خبر پہنچی پیغمبر خدا ﷺ وزید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب
 اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہان میں شہید ہو چکی * حضرت سید
 میں غزوہ ہو کر بیٹھے + بین دیکھتی تھیں دروازہ کی دروازے ایک
 شخص آ یا اُس نے حضرت سے عرض کی کہ عورتیں جعفر کی چاکر رہتی
 ہیں * فرمایا اُس کو حضرت نے منع کر دیا + وہ شخص گیا اور پھر
 آیا کہ وہ عورتیں کہنا نہیں مان تیں * حضرت نے پھر فرمایا کہ جا اور
 باز رکھ اُن کو ایسی بیجا حرکت سے + وہ جا کر پھر آیا اور عرض کی کہ
 وہ نہیں سنتیں اور میری بات کو خیال میں نہیں لاتیں + فرمایا
 حضرت نے کہ جاد اللہ نے آئی تھوں میں خاک * مان نہ ہو
 یوں معلوم ہوا کہ مصیبت برتنے میں یا کسی کے مرنے میں نوہ
 کرنا اور عمر منہ پیتنا اور کہہ کرے بھارتے اور ہال نوچنے اور جو
 رسم کفار کے ہیں اُن کو نماں میں لانے مناسب نہیں مان سب
 گاہوں سے آدمی گنہگار ہوتا ہے * اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ کھانا
 بھی حنا میٹ کے گھر فروش اقربا اور ہمدعا کو پہلے دن مکر وہ نہیں
 * ہی بلکہ مستحب ہی اگر دانا بین کرنیوالی عورت نہو * دوسرے دن
 مکر وہ ہی * اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسروں کے
 * پس مصیبت برتنے میں مسلمانوں کو چاہئے کہ ہر
 اختیار کریں جو کوئی کام کے سوا کہ کھانا نہ کالیں وہ

تو فوراً اس کو توبہ سے دود کرے + اسے تعالیٰ نے فرمایا
 ہی جو نئے سپارہ میں * اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ الْمَذْمُومِينَ يَعْمَلُونَ
 السُّوءَ بِحِثَابِهَا ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ قُرْبٍ * یعنی توبہ کا قبول کرنا اس پر ہی
 واسطے اُن کے جو کرتے ہیں برے کام نادانی سے پھر پھر
 آتے ہیں تہورسی دیر میں * یعنی اسے تعالیٰ اپنے وعدے کے
 موافق مسلمانوں کے برے عمل سے جو دے نادانی سے کرتے
 ہیں اور بھرم معاف پاتے ہیں قبل موت کے تو معاف فرماتا ہی
 اور اُس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہی + سو مومن کو چاہئے کہ ہر دم
 کو اپنے پیش دم داپسین سمجھ کر جلد بہ کام کرے ہرگز دیر ہی نہ لگا دے
 اور خاف نہ رہے + اور جو سامان ہی وہ ہر کام نادانی ہی سے
 کرتا ہی * یعنی نفس اور شیطان کے دسواس سے نہ شک
 اور انکار اور عداوت سے * جیسا منافق اور انکار کرتے ہیں
 تو حادثہ حقیقی بھی اُس کے برے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع
 لایا نام ہو فوراً اگر ہزاروں طرح کی اُسے برائی کی ہو معاف
 فرماتا ہی * کیونکہ اُس دربار میں اخلاص سے گرتا گرا نا اور
 اپنے بریکاموں پر افسوس کھانا اور اُن کاموں کے باز آنا اپنے
 خاند کے دے بہت پسند ہی * اور شارع نے ہر گناہ سے
 پناہ دینے واسطے علیحدہ علاج مقرر کیا ہی * مثلاً اگر کوئی مہموقہ
 قسم لگا دے تو اُس کو چاہئے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم شارع کے

دیوے * اگر اُس کے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا سجد
 بناوے تو قسم کا کفارہ ادا نہ ہوگا * اور گناہ صغیرہ کا ہیتہ کرنا بھی
 دلو سیاہ کرتا ہی کہو کہ صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہی *
 سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہی وہ خوب چالے کہ جو گناہ کرنے
 یا دیکھنے یا سننے یا خیال کرنے سے اُس سے صادر ہوتا ہی اُس
 میں اُس کا مرتبہ ناقص ہو جاتا ہی * اور اللہ کے دشمن سے اور
 اُس کے برے مکان سے نزدیکی کا سبب سمجھتا ہی * اور دشمن
 اُس کا شیطان ہی اور برا مکان دوزخ * اور واسطہ
 دورے کا ہوتا ہی اُس کے دوست سے اور اُس کی رضا مندی
 کے مکان سے * دوست اُس کا پیغمبر ﷺ اور رضا مندی کا مکان
 بہشت * اور جانو کہ توبہ کہتے ہیں اُس کو کہ باز آدے آئندہ کے
 گناہوں سے اور اُس سے چھوٹنے کی نہ پیر کرے اور پشیمانی کہہ بیچ
 گذرے گناہوں پر * اور علامت اُس کی ہمیشہ غم اور اندوہ میں
 بکتا اور اپنے احوال پر گریہ اور زاری کرتے رہنا * ای بھائیو اگر
 تمہارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہ بیماری
 بہت سخت ہی اندیشہ ہلاک ہو چکا ہی تو کس قدر
 تمہاری جان میں بقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خورش
 تم کو حرام ہو جائیگی + پھر معلوم ہی کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہی
 فرزند سے اور اللہ و رسول زیادہ اپنے جبین طبیب کافر سے +

اور عاقبت کی خرابی کا ویر ریادہ ہی فرزند کی موت سے ۱۰ اور
اسہ تعالیٰ کا غضب نہ فرمائی گئے سبب زیادہ ہی موت کے
درستے بیماری کے باعث ۵۔ سدان باتوں کو تو اچھا نہ تھے
اور گناہوں سے باز نہ آدے۔ توبہ بن جانو کہ اُسکے ایمان نے
گناہ کی بیماری سے نبات نہیں پانی برتنا گناہوں کی آگ بھڑکے
نئی آگنی اثر اُسکا ایمان کے جانے میں زیادہ ہو گا ۵ پھر جانو کہ
گناہ و وقسم ہیں ۵ ایک حق اسہ تعالیٰ کا مثلاً ناز نہ برائے زکوٰۃ ادا
نہ کی وہ معاف ہوتا ہی اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا ۵
۱۰۔ سداق عباد ہیں نہ سانس کا مال جو ری سے لڑنا یا غضب
سے ۵ غضب کہتے ہیں ظاہر میں لینا یا بیزاری کے ۵ یا کسی پر ظلم
کرنا، کھد دیا قائل کرنا وغیرہ ان گناہوں سے بددین ادا کئے ۱۰ اس
مان کے باوجود ۱۰ لے یا پھیر دانی کہتے مدھی کے مخصوص ہرگز نہیں ۵
طریق توبہ کا کیمیائی سمادست میں یوں لکھا ہے کہ اُس میں آفتہ
کام کرنا چاہئے ۵ ہمارا دل سے علاقہ رکھنا ہی ۵ توبہ کرنا دل کی منہ و طی
سے ۵ اور آئندہ کو ہرگز اُس کام کا قصد نہ کرنا ۵ اُسکے باز پرس
کے ہمیشہ دتہ رہنا ۵ اسہ تعالیٰ کی جہاں سے معاف کی امید رکھنی
۵ چار کام جسم سے علاقہ رکھنا ہی ۵ پہلے دفعہ کر کے دو رکعت نماز
مخصوصہ کرنا کرنی ۵ پھر ہنرمندہ استغفار کرنی پھر دو سو مرتبہ سبحان
اللہ کہنا ۵ اور اپنے منہ در کے موافق کچھ صدقہ

دینا اور ایک روز روزہ رکھنا * اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ گناہوں
 پر ہت رکھنے اور توبہ نہ کرنے کی سبب ہمیں * پہلے یہ سبب ہی
 کہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یا اُس مقدمے میں شک کرتے ہیں
 دوسرا سبب شہوتِ انہرا ایسی غالب ہے کہ اُسکو چھوڑ نہیں سکتے *
 اور اُسکی لذت میں ایسے مصروف ہو رہے ہیں کہ عاقبت کا درد
 بالکل اُنکے دل سے جاتا رہا * اکثر آدمی اسی شہوتِ پھندے میں پڑے ہیں *
 اور شہوتِ کیمے معنی ہمیں خواہشِ نفسانی سودہ کی طرح کی ہوتی ہے * فرج کی
 دولت کی یہ کاکھی لباس کی * تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے
 پر اور دنیا کی لذت کو نقدِ سر و دست سمجھتے ہیں اور آدمی کی طبعِ نقد پر
 مایل ہوتی ہے * چوتھا سبب جو موسن ہی قصدِ توبہ کا رکھتا ہے + مگر
 توقف میں رہتا ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کر لوں توکل تو نہ
 ضرور کر دے گا * پانچواں سبب سمجھتا ہے بکھڑا جب نہیں کہ گناہ جہنم
 میں پہنچادے شاید معاف ہو جاوے * سو لوگ بغیر ایک سبب
 کے باعث بعضے زیادہ مہو نسے توبہ نہیں کرتے عاقبت اپنی نہیں سنوارتے +
 اب یہاں سے حدیثیں جو اس باب میں شروع ہوئیں + فرما یا رسول اللہ
 ﷺ ۱۰ یَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ
 رواہ مسلم + اسی آدمی کو توبہ کر دے جو لاؤ تم اس کی طرف تحقیق
 میں توبہ کرتا ہوں اللہ کی طرف ہر روز سو بار + بعضے علمائے اہلِ حضرت
 کا توبہ کرنا امت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ اُنکے اول اور آخر

کے مال سے خریدا۔ غمے ہانکے حق میں اسانفخار اور آزمزس کیا ہوئی
 جاتے تھے * بعضے کہتے ہیں حضرت کا مدبغول یہ نہ اُست کی صلاحیت
 لے کار بار ہیں بیسایسیست اور وعظ اور تعلیم انکام شرع اور اپنے
 کھانے پینے اور اسپان متعاف ویکے ساتھ معروفت رہنے اور اعدائے دین
 سے لڑائی کے بندوبست کرنے میں ہر قدر اوقات آپکی صرف ہوتی
 تھی تو انکامونکو اس مقام اعلیٰ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفرہ نہ تا
 تھا اور قلب انگامہی اللہ سے خالی ہو جاتا تھا کناہ سمجھ کر اسانفخار
 فرماتے تھے + اگر پتہ دے کام بھی فرمان بردار ہی کے حصے * مگر
 وہ جمعیت اور حنفیہ جو اعظم عبادت ہی اس میں کمان * اور صوفیہ
 کہتے ہیں کہ یہ عبادت ترقی انوار کہہ ہی کہ آپکے قابض مبارک میں
 ہر ساعت اس نور کی ترقی ہوا کرتی تھی * اور مرتبہ قرب کا برتھا جاتا
 تھا تو پچھلے مرتبہ پر اسے جہاب سمجھ کر اسانفخار فرمایا کرتے تھے +
 اور اگلے مرتبہ پر شکر جلاتے تھے * اس طرح راجے برتھتے چلے جاتے تھے
 اور دانگے درجے بے شمار ہیں * سے باہر * من ابی ذررض قال
 قال رسول اللہ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عَبْدِي كُنْتُ ضَالًّا مَن وَدَّعْتُ
 مَسَآلُونِي الْهَدَى اَهْدَيْ اَهْدُكُمْ وَكُنْتُ نَقْرًا الْاَمَن اَهْنَيْت فَمَسَآلُونِي
 اَرَزْتُكُمْ وَكُنْتُ مَذْلِبًا الْاَمَن عَافَيْت فَمَن عَلِمَ مِنْكُمْ اَبِي ذَرٍّ
 قَدَّارَةً عَلَى مَغْفِرَةٍ فَاَسْتَغْفِرْ بِي غُفِرَتْ لَكَ وَلَا اَبَايَ وَلَا اَنْ
 اَرْزُكُمْ رَحِمَكُم وَحَبْلُكُمْ وَمِنْكُمْ رَزَقَكُمْ دِيَارَكُمْ اجْتَمِعُوا

هَآئِ اَتَّقِ قَلْبَ عِبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زِلَ دَٰلِكَ فِيْ مِلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْصَةٍ
وَلَوْ اَنْ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحُبُّكُمْ وَمِنْكُمْ وَرَطَبُكُمْ وَيَا بَيْسَكُمْ اِجْتَمَعُوا

مَلَى اَشَقَى قَلْبَ عِبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ دَٰلِكَ مِنْ مِلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْصَةٍ
وَلَوْ اَنْ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحُبُّكُمْ وَمِنْكُمْ وَرَطَبُكُمْ وَيَا بَيْسَكُمْ اِجْتَمَعُوا فِيْ

سَعْبِيْ وَاحِدٍ فَسَالُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا يَلْفَتُ اَمْنِيْنَهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَآئِلٍ

مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَٰلِكَ مِنْ مِلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنْ اَحَدُكُمْ مَرَّ فِي السُّحْرِ فَمَسَّ

فِيْهِ اَبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَٰلِكَ بِاَبِيْ جَوَادٍ مَا جَدَّ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَايَ

كَلَامٍ وَعَذَابِيْ كَلَامٍ اِنَّمَا اَمْرِيْ لَشَيْءٍ اِذَا ارَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ

فَيَكُوْنُ رَوَاهُ الترمذی وابن ماجہ * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ارشاد

کیا اللہ تعالیٰ نے اسی میرے بند و تم سب گمراہ ہو مگر جو کو میں

ہدایت کروں * سو مانگو مجھ سے ہدایت ہدایت کروں میں تمہاری

* اور تم سب فقیر ہو مگر جو کو میں غنی کروں * پس چاہو تم

مجھ سے دون میں تمکو رزق * اور تم سب کھسکار ہو مگر جو کو

میں معاف کروں بیمار کھوں * سو جو کوئی جانتا ہی کہ میں

قاوی ہوں گناہوں کے بخشنے پر چاہئے کہ معاف مانگے وہ مجھ سے

میں بخش دوں گا اسکو * اور اس میں کچھ سیرا نہیں بگرتا *

اور اگر اول تمہارے اور آخر تمہارے اور زندے تمہارے

اول مردے تمہارے اور غشک تمہارے اور تر تمہارے

جمع ہو جاوے سب میرے بندوں سے کسی برے پر ہیزگار

بندے کے دل پر • یعنی سب کا دل و دماغ سے اپنے بندے کے دل کے
 موافق ہو خاد سے یہ ہونا کچھ زیادہ نکارے سہراٹ ملک سے ایسا
 مجھ کے برکے برابرہ اور اگر اول تمہارے اور آخر تمہارے اور مذمے
 تمہارے اور مرہ سے تمہارے اور شک تمہارے اور تر تمہارے
 جمیع ہو جائیں سب سے بندہ سے کسی ہر سے مد کا بندے کے
 قاب پر یہ ہونا نام کر سے جی کے برکے برابر کچھ سیر سے ملک میں
 سے • اور اگر اول اور آخر اور مذمے اور مرہ سے اور شک
 اور تر تمہارے سب کے سب جمع ہو جائیں ایک قطع زمین پر
 اور سوال کرے ہر ایک انسان تم میں سے جو اُسکی آرزو ہے •
 بس عطا کروں میں ہر ایک شخص کو تمہارے ہو وہ مانگے اور
 کچھ کم نہ ہو جائیں اُس کے سبب سیر سے ملک سے • نکارے
 جیسا کہ کوئی تم میں کانا نہ دے دیا اور دقت سے ایک سو
 اُس میں بھر اُٹھالے اُسے • یہ اس واسطے ہے کہ میں سخی
 ہوں اور بزرگ ہوں میری سخاوت اور بخشش اور بزرگی
 سے تمام عالم پر ہی • میں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں • دنیا
 میری ایک بات ہی اور عذاب میرا بھی ایک بات ہی
 یعنی ایک بات میں یہ سب انجام کر داتا ہوں کسی جزاء
 سبب کا محتاج نہیں رہتا • حکم میرا بھی ہے کہ جس چاہتا ہوں
 اس کو زندہ کر دوں • اس کو مار دوں • اس کو زندہ کر دوں • اس کو مار دوں •

سے مراد باتصم اور گھاس * یعنی یہ سب اگر آدمہ ہو کر سوال
 کریں یا حق اور انہی کہ انہی کی پیدائش اور خلقت پانی سے ہی
 اور انہی آگ سے * یا اس سے مراد جمیع چیزیں جو زمین پر موجود ہیں
 * عن ابی بکر بن الصدیق رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مَا أَصْرُ مَنْ اسْتَعْفَرَ
 فَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ الترمذی وابوداؤد *
 کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہفت نہیں کہا آئینے
 جنہ سے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے وہ گناہ کی طرف
 اگر نہ میں ستر مرتبہ * یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص
 کے ساتھ معاف مانگا اللہ سے تو وہ گناہ پر ہت کرنے سے بھرا اگرچہ
 دن میں ستر دفعہ یہ حال سہائی سے اسپر گذرے کہ وہ توبہ کرے صدق
 نیت سے اور نہ کسی شامت سے گناہ میں جا پڑے * اور اگر
 معاف نہ لگا تو گو باہت پر قائم رہا اور ہت کرتے سے
 یعنی اسپر قائم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے بھوت گناہ بھی
 برتا ہو جاتا ہے اور وہی دلوں سیاہ کرتا ہے + اور حاکم دل
 سیاہ ہو اور نا فرمانی کی حد کو پہنچا + فرمایا ﷺ لے کہ مومن
 حقیقت گناہ کرتا ہے پھر اہو جاتا ہے اسکے دل میں ایک نقطہ سیاہ پس
 اگر توبہ کیا آسنے اور معاف مانگا تو ہت جاتا ہے وہ اور اگر زیادہ کرے یعنی
 گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے جہاں تک کہ گھیر لیتا ہے وہ اُسکے دلوں *
 پس وہ وہی سوچا ہے جب کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے + کَلَّا بَلْ رَانَ

مَلَى قُلُوبَهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ * یوں نہیں بلکہ رنگ لگا ہی
 اُنکے دلوں پر اُن جزدان سے کہ دے کما تے تھے * روایت کی احمد
 اور ترمذی نے * اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی تو یہ
 اپنے بند سے غریبے وقت تک + یعنی جب روح حلق میں پہنچے *
 ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے دم تک کفر اور معصیت سے
 تو یہ قبول ہوتا ہی لیکن بعضے ظاہر کہتے ہیں کہ تو یہ معصیت سے اس وقت
 قبول ہی مگر کفر سے مقبول نہیں اور یہی مفتی ہے * اور فرمایا
 ﷺ نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہی مجھ کو ای پروردگار میرے
 تیری عزتی ہمیشہ گمراہ کر دے گا میں تیرے بند نہ ہو جتنا اُنہی
 جسم میں جان ہی * فرمایا اُس تو اب رحیم نے اُسکے جواب
 میں اپنی فضیلت ذکر سے * قسم ہی مجھ کو اپنی عزت اور
 بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا ہو اگاہیں جتنا کوئی معاف چاہتا
 رہے گا مجھ سے * روایت کی ترمذی نے * اور فرمایا رسول
 ﷺ نے کہ تھا ایک شخص نبی اسیر ہوا کہ قتل کیا اُس نے
 تانوں سے آدمی کو بھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ
 آیا اسکا تو یہ قبول ہو گا یا نہیں * پھر پوچھا * جواب دیا راہب نے
 کہ نہیں * پھر قتل کیا اُس نے اسکو بھی اور منتظر کہہ کر اُنکا کہ اور کسی
 سے پوچھ * کہا ایک شخص نے کہ قتل کرنے کا تو میں ایسا ایک
 آدمی دیکھتا ہوں کہ تیری شکل آسان کرے * پس مر گیا وہ شخص اُس حال

میں کہ برہنہ یا تنہا چھاتی کو اُسکی طرف * سو چھکرا آپر آا اس مقدمے
 میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان * بعینے رحمت
 کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اُسنے قصہ کیا تھا
 اُسگانو کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کیونکہ
 بے توبہ ہوا + بعدہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اُس گانوں کو جسکی طرف
 وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہو جا تو میت سے * اور حکم کیا
 اُس گانوں کو کہ جس میں اُسنے قتل کیا تھا کہ دور ہو جا تو اُس سے + پھر
 یوں فرمایا اُس تو اب رحیم نے فرشتوں کو کہ اب پناہیں کرو
 دونوں گانوں کی مسافت کو مدیکے پاس سے * پایا فرشتوں نے اس
 گانوں کو جس میں وہ جایا جا رہا تھا ایک بالشت دوسرے لگا تو نہ سے
 نزدیک * پھر بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اسے بہانے سے اُسکے
 سب گناہوں کو * اس حدیث سے کہاں وسعت اُسکی رحمت
 اور بخشش کی بندوبست کے حال پر پانی گئی کہ اُس شخص کو ایسے
 گناہوں کے ساتھ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف فرمایا
 * من ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ ﷺ وَالَّذِیْ یَقْمِیْ بَیْدَہٗ لَوْ اَمَّ
 بَذَّ نَبُوْا لَذَہَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلِجَآءَ یَقُوْمُ یَذَّ نَبُوْہُ فِیْہِ سَغْفِرُ ذُنُوبِ اللّٰہِ فِیَغْفِرُ لَہُمْ
 رواۃ مسلم * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہی اُس پروردگار کی جسکے قبضہ
 قدرت میں میری جان ہی اگر گناہ نہ کرے تم تو بیشک دوزخ کریگا
 اللہ کو اور لا لگا دوسری قوم کو جو گناہ کرے پھر معاف چاہے نیکی پس

معاف کر دیا اللہ انکو * اس حدیث میں اُس غفور رحیم کے
 عفو اور مغفرتی و معاف کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار
 پر رغبت کریں۔ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھیں اور کیا کریں + کہ وہ
 اللہ تعالیٰ کے گناہوں سے منع فرمایا ہے * اور پندہ و نکرہ
 بھیجی ہے اسی لئے کہ اسے برے کاموں سے لوگوں کو باز رکھیں *
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گھر گھر آنے اور ساجزی سے بہشت
 آنے میں صفت تو اب دور و رفت و رجیم و عفو و توبہ ظاہر ہوتی
 ہے + اور یہ وضع بندے کی اُس مالک سے پر والی بنا ہے بین
 نہایت پس آتی ہے * سو اسی بھائی توبہ کر قبیل اُسکے کہ طاقت
 نہ رہے تو بہ کرنے کی * اور وہ حال کسی شخص کو معلوم نہیں * شاید
 ایسے میں ہو ازیادہ باتیں * پھر جس کا حال اپنی دانست میں
 باہر ہو اُس پر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل رہنا مناسب
 نہیں * یہاں حدیث میں آئی ہے + کہ جلدی کرو نیکی سے کاموں میں *
 * یہ فصل اُن الفاظ کے بیان میں ہے کہ نیکیوں کو

سے آدمی کافر ہو جاتا ہے *

عمر بن ذر قال قال رسول الله ﷺ لا يردني رجل زجل زجلا بالقسوق ولا
 يردني يا كافر الا ردتني عني ان لم يكن صا حبه كذا لك
 رواه البخاري * روایت کی گئی ہے الی ذر سے کہ کہا اُن کو نہ کہ
 فرمایا ہے * انہیں گالی دینا ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہہ

اور نہیں گالی دیتا ہی کسی کو کافر کہیے مگر رجوع کرتی ہی گالی دیتے
 ۱۰۱۱ پر جب کہ نہوت صاحب اسکا قابل اسکے نکالا اسکو بخاری
 نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ آيَمَارَ جُبِلَ قَالَ لَا خَبْرَهُ يَأْ
 كَافِرٌ فَقَدْ يَأْ يَمَّا أَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * اور روایت کی گئی ہی
 عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اُنھوں نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے *
 جو شخص کہ کہے بھائی کو اپنے جو مسلمان ہی ای کافر اس مقرر
 رجوع کریگا یہ کار ایام پر اُن دو نوئیکے نکالا اسکو بخاری اور
 مسلم نے اگر کوئی مسلم کسی مسلم کو کافر کہے * اور وہ حقیقت
 میں کافر نہیں ہی * یا مومن کہے اور وہ اُسکے لایق نہیں تو وہ خود
 کافر اور مومن ہوتا ہی * اور جس نے اعتقاد کی دوسے حرام کو
 خال جانا یا عیال کو حرام تو وہ کافر ہی * اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہی
 اور اسکو کسی نے دَرایا اُس نے کہا کہ ہم نہیں دَر تے ہیں * سو وہ کافر
 ہوگا * مگر کوئی لسیسکو کہے کہ اگر تو خدا سے تو بھی حق اپنا تجھے لونگا
 تو وہ کافر ہو جائیگا + ایام شخص نے دوسرے کہے کہا کہ خدا تو نے
 ایسا اختیار میں کر رکھا ہی کہ جو تو کہتا ہی سو وہ کرتا ہی * تو وہ شخص
 کافر ہوگا * اگر کہے کوئی کسی کو کہ خدا تم پر ظلم کرتا ہی یا کہے کہ کوئی مکان
 خدا سے خالی نہیں اور خدا تعالیٰ اوپر کہتا ہی یا بھیا ہی تو وہ کافر ہو
 جائیگا * اور اگر کوئی کہے کہ ہم بہک ہیں ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر
 ہی یک شخص نے نکاح کیا در اُس مقام میں کوئی گداہ حاضر نہ تھے تب

کہا اُسے خدا اور سو بیکو گواہ کیا یا فرشتے کو تو وہ کافر ہی + اور کافر
 ہو گا۔ سب بیان کرے گا اللہ کی شان پر ایسی چیز کہ جو اُس کی
 شان کے لائق نہیں ہیں یا تھوڑا کرے اللہ تعالیٰ کے کسی اسماء
 اور صفات پر مائوس کے احکام پر یا اللہ کے کسی وعدہ اور وعید کا انکار
 کرے یا شریک تھوڑا کرے اللہ کا کسی کو + یا مقرر کرے اللہ کے واسطے
 کسی کو لڑکا یا جو دیا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا نقصان
 کی طرف تو انصورتوں میں آمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ
 اگر مجھے حکم کرے اللہ اس کام پر تو نکرہں تو بہت کافر ہوئے +
 اگر کسی کو کہے کہ خدا تیری زبان کے ساتھ ہر نہیں آتا ہے میں کو نکر
 برآون کافر ہو گا * اگر کہے کوئی اپنی جو دے کہ تو بیاری زیادہ
 ہی مبرے باس اللہ سے وہ کافر ہی * اور اگر کوئی کہے کہ میرے
 لئے اوہرا اللہ ہی اور نیچے تم ہو تو وہ کافر ہو گا + اگر کوئی کہے کہ میں
 دیکھتا ہوں اللہ کو بہشت میں تو یہ کفر کا لفظ ہے * اور اگر کہے کہ
 اگر اللہ قیامت کے روز حق کے ساتھ حکم کرے تو میں ابنا حق
 تجھ سے لوگا تو یہ کفر کا لفظ ہے * اور اگر کوئی کہے کہ اسی پروردگار
 مجھ پر اپنی رحمت کرنے سے قصور مت کر تو یہ لفظ لہر کا ہے *
 جس وقت ظالم کرے کوئی ظالم کسی پر اور وہ کہے کہ اسی پروردگار یہ
 ظالم اس ظالم سے محض مت ردا کہہ اگر تو ردا رکھتا ہے تو میں ردا
 نہیں رکھتا میں کافر ہو گا * اور کسی شخص نے کہا کہ اسی خدا ردا ہی مجھ پر

کشادہ کر یا مجھ پر ظلم مت کر * یا کہا تجارت میری بر تھا یا مجھ پر ظلم کر *
 کہا ابو نصر دہلوی نے اس صورت میں کافر ہو گا + اگر
 کسی کو کہتے کہ جھوٹے ست کہو تب وہ کہے کہ جھوٹے کہو اسطے ہی
 اسے کہ لوگ اُس کو کہیں تو کافر ہو گا * اگر کہا جادوے کہہ سکو کہ
 طلب کر رضا مندی خدا کی وہ کہے گا مجھے نہ چاہئے یا کہا مجھے خدا بہشت
 میں داخل کرے تو میں عبادت کروں * یا کہا عاویہ کہہ سکو ست
 نافرمانی کر اللہ کی اگر کریگا تو بیشک اللہ تعالیٰ تجھے جہنم میں داخل
 کریگا + تب اُس نے کہا میں جہنم سے اندیشہ نہیں کرتا ہوں یا ابا
 جادوے اُس کو کہ بہت ست کھا ہے .. بیشک اللہ نہ دست رکھے گا
 تجھ کو + پس کہا اُس نے میں زیادہ کھاتا ہوں خواہ اللہ دوست رکھے خواہ
 دشمن + پس اس نے صورتوں میں کافر ہو گا * اسے طنجہ اگر کہے
 کہا جادوے کہ بہت ست کھا دیا بہت ست سو دیا بہت ست ہنسو دے
 * پس کہا اُس نے انا کھاؤں اور انا سوؤں اور انا ہنسوں گا کہ جتنا میں
 چاہوں پس کافر ہو گا * اور ایک نے سے سے کہا کہ گناہ ست کر +
 کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہی * تب اُس نے کہا کہ عذاب خدا کا میں
 ایک ہفتے اُٹھا لوں گا کافر ہو گا + اور اگر کوئی کہے کہ اے ابلیس
 کام میرا انجام کر دے * تو جو کچھ کہے تو کہیں کا میں کر دوں گا باپ کو
 دکھ دوں گا * اور جو تو نہیں کہے گا نہ دوں گا پس کافر ہو گا * اگر کوئی
 کہے کہ اگر چاہے اللہ تو یہ کام تو کریگا اُس نے کہا میں نے چاہے اللہ کے

گردن کا تو کا فر ہو گا * اگر دیکھا کسی نے کسی شخص کو کہ انا کافر ہوں *
 اور کہا اُسکو کہ کیا تو نہیں دانتا کہ اُس نے کہا میں اودہ کا فر ہو گا
 • اور اگر کہے کوئی کہ بیتک میں بہت برا رہنا ہوں خدا بھی ہمارے
 ساتھ بہت برا رہنا ہی • اور بیتک میں بہت ایک ہوتا ہوں خدا
 بھی ہمارے ساتھ بہت نیک ہوتا ہی • اُس وہ کا فر ہو گا * اگر کوئی
 کہے خدا تعالیٰ نے میرے حق میں سب کچھ امانی کر دی ہے وہ کہے ہیں
 اُس کا فر ہو گا * اگر کسی کو کہے اپنی جود کے ساتھ تو رہنا آتا
 اُس نے کہا کہ خدا عز و جل کے ساتھ نہ نہیں آتا ہی میں کہو کہ ہر
 آدمی تو کا فر ہو گا * اگر کوئی شخص اپنی جود دیکھے کہے کہ مجھے
 خاطر داری ہمسایہ کی نہ پتا ہے وہ کہے کہ نہیں پتا ہے کہے کہ مجھ پر حق شہر کا
 نہیں ہی وہ کہے کہ نہیں • پتا ہے کہے کہ مجھ پر حق خدا کا نہیں ہی وہ کہے
 نہیں تو وہ عورت کا فر ہو گی + اور جب ادا کرے کوئی قرآن
 ستر ہفت کی آیت کا پتا ہے کسی آیت پر یا عیب کرے پس
 انا عورتوں میں کا فر ہو جاؤ گا • اور جب پڑھے کوئی قرآن کو دست اور
 بانسی بجا کے کا فر ہو گا • اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص
 سنکر کہے یہ کیا آواز طوفان ہی پس تو یہ کہہ ہی • اور اگر کوئی شخص
 قدح بھر کر کوئی پینے کی چیز لائے اور اُسکو دیکھ کر کوئی کہے گا سنا
 دھلا یا کہے خدا تعالیٰ ہر اہل بطور خوش طبعی کے کہے تو انہی اور دین
 کرنے کے وقت • ادا کا لوہم اور دلوہم بخسرون • بطریق

مزاج کے • یا کہ جس موضع میں لوم ایک جگہ پر جمع ہوں •
 جمعنا ہم جمعایا کہے و حشر تا ہم فلم نغادر منهم احد ا • تو
 آنہور توں میں کافر ہوگا + خلاصہ اُسکا یہ ہے جو مقام ایسا ہو کہ وہاں
 کلام اللہ پر تھنا ضرور نہیں • اُس مقام میں اگر کوئی آیت کلام
 اللہ کی بطور مزاج و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہو جائیگا + اسلئے
 کہ اس میں ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہے • اور جو الفاظ اور
 کلمات کہ جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہو جاتا ہے العیاذ باللہ من ذلک
 اُن الفاظ کے سبب سے جو وہ بھی اُن لوگوں کی مطافہ ہو جاتی ہے
 یعنی نکاح اُسکا چھوڑ جاتا ہے • بعد اُسکے اگر اُسکے ساتھ بنیر دہرائے
 نکاح کے صحت کر لیا تو زنا ہوگا + پس مسلمانوں کو چاہئے کہ
 ایسی ایسی باتوں سے کہ جسکے سبب سے ایمان اور کافر
 اور جور و مطلقہ ہو جاوے • بہت پرہیز کرے بلکہ ہرگز اُسکے پاس
 نہ جاوے • اور الفاظ کفر کا بہت ہی اس مقام میں تھوڑی سی
 کلمات کہ جنکو عوام الناس بسبب جمالت کے اکثر بولتے
 ہیں لکھ دینا کہ معلوم کریں + اور ایسے کلمات بولنے سے بچیں
 یا اللہ یا کریم ہر کو اور سب بھائی مسلمان کو نوبین ایمان کی دے
 اور کلمات کفر اور فحشہ سے بچا رکھ • امین رب العالمین بحرمت

سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین

• فصل استمین دغا ز پیروں کا حال اور •

* دوبارہ بیعت کرنا کی حقیقت اچھی سمجھیں

اندنوں بہت لوگ صرف بزرگوں کے نام پر اُنکی اولاد یا اُنکے
خاندان سے بیعت کرتے ہیں + یعنی سرِ یکا موکلی تو یہ اور اچھے
کاموں پر قائم رہنے کا عہد مانڈھتے ہیں * لیکن دوسرے اولاد یا خاندان سے
اسکے کہ اُس بیچارے سے مرید کو اپنا بنا دے اُس سے معاشرتی
صورت تھہرا دین کچھ ظاہر اور باطن کی طرف اُس پر نہیں کرتے بنے
اُس کو اچھی باتیں نہیں سکھاتے اور حرام اور بدعت کی
باتوں سے مار نہیں رکھتے * ایسے مطالب کے یار ہیں سرِ دست کچھ
لے لیا اور جھوٹ کی جاگیر تھہرایا * اگر وہ بیچارہ مقدر نہیں
رکھتا تو محال ہو کر لے عزت کر کرہ عا کر یکہ دہشت دکھا کر قرض
وام سنگا اگر چیز من گھڑی نہ دے کہ اگر اپنا معمول لینے
ہیں ہرگز نہیں چھوڑتے * اُنکی سنل منہوا رہیں کہ مرد دہشت میں
جائے یا دلخ میں ہوگا طوا مانڈھتے کام * سوا ہی مارو غار بہرہ سے
کنڈا کر دیتے رہو + جس وقت کو لی شش حص ایسا لینے کہ کسی عالمِ خاندان
اور سلسلہ سے نسبت رکھنا ہو اور احکام شریعتی نگو سکھ دے اور
حرام اور بدعت کے کاموں سے یاد دے * اور بدعتی اور بدعتی
بنادے * اور اللہ و رسول کی اطاعت کے امور سمجھا دے * اگر چہ
ہرگز عالم اور فاضل نہ ہو * جیسا اس زمانے میں ایسی باتوں میں اس
مگر وہ محمدی کو پہنچے جن لوگوں نے جناب پیر مرشد سید احمد مجدد

دین محمدی دام برکاتہ سے انخاص دلی کے ساتھ بیعت حاصل
 کی ہی تھیں ہر شرف اور بزرگی جناب اقدس الہی نے عطا فرمائی
 تھی الف و ر اُسکے ہاتھ پر بیعت کرو * یعنی برے کا بونیسے پہنچنے اور
 نیک کا سو بھر قائم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو * اور پچھلی بری
 باتوں سے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُن سے تو بہ کرو
 * اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمہارے دین دنیا کے کام
 آسان کریگا * اس جہان اور اُس جہان میں عزت آبر و جھٹیکا * اور
 اگر پہلے کسی سے بیعت کی تھی اور اُس سے تمہارا مطلب
 حاصل ہوا اور وہ بیعت تمہاری راہوں اور بد چالیوں کے
 دفع کرنے کو موثر اور مفید نہ رہی تو پھر بیعت کر لو * اور مکرار
 بیعت کا کچھ مضائقہ نہیں + چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ حضرت
 شاہ ولی اللہ محدث دہاوی نے جو باب مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز
 قدس اللہ سرہما اللہ بزرگ کے تھے قول جمیل میں لکھا ہے
 وَأَمَّا مَسْئَلَةُ السَّادِسَةِ فَأَعْلَمُ أَنَّ تَكَرُّرَ التَّبِيعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 مَا يُؤْثِرُ كَذْلِكَ عَنِ الْعُتُوْفَةِ أَمَّا مِنْ شَخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ قَدَرًا مِنْ
 حَلِيلٍ فِيهِمْ بَايَعَهُ فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غِيَبَتِهِ الْمَقْطَعَةِ *
 یعنی مکرر بیعت کرنی رسول اللہ ﷺ سے نابت ہی ہے اس طرح
 سنا بھونیسے بھی امور اہل متعذر دیر * یعنی گناہوں سے
 نو بہ کرنے کی بیعت * اچھے بزرگوں کے ساتھ میں داخل

ہر نے کی بدعت * اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بیکار یا آوری پر مغبوطی سے قاجم رہنے اور عمل کرنے کی بدعت + مگر وہ شخص جو اس سے سو وہ تب ہی کہ جب دیکھو کہ اُس کو اُس کی اگلی بدعت سے کچھ فائدہ نہ ہو ایا اگلے پسر کے مرنے کے بعد یا اگلی بدعت سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا تو ان صورتوں میں اللہ جل جلالہ سے منع ہے۔ ۱۔ سو زمانے میں تو لازم ہی کہو کہ پہلے پیر کا مرتب نام تھا اور اس پیر سے کام + تو جس سے اس کا نام بنے اسے وہ لوگ مستحبت اُس کے سبب سے ہاتھ آئے رہی نہ تھی اور اچھی عادت * نہ وہ کہ آپ گمراہ ہی شہرت اور بدعت سے کام کرتا رہتا ہی اور اور دیکھو گمراہی سے باز نہیں رکھتا اور اچھی راہ نہیں ناسا * اللہ تعالیٰ ۱۔ سے پیروں کو ہدایت کرے اور دنیا کی طرح اُن کے دل سے کہو دے کہ ہزاروں سیدھے مسلمانوں کی جان و ایمان بچے •

+ فصل اس میں اور قسم کی حد ماثن میں •

فرمایا ﷺ نے تحقیق اللہ جل شانہ اللہ باندہ کرے گا درجہ نیک مرد کا جنت میں • جو چھ گناہ کہ خداوند اکیونکر ملائے گا وہ درجہ • فرمادے گا اللہ تعالیٰ کہ میرے فرزند کے استغفار کرنے سے تم کو یہ درجہ ملا دے ایسے کی احمد نے • بار دہرہ قاید ہی نکاح کرنا یا اور فرزند صالح ہونے کا + اور فرمایا ﷺ نے کہ مرد اپنی فہر میں دہرے والے کی طرح فرما دے

کرتا ہی کہ کوئی اُس کو بچا دے * اور وہ مُیدر لکھتا ہی دعا کی اپنے
 باب لڑکے بالے دوست آٹنا سے * پھر جب کوئی اُس کے
 واسطے دعا کرتا ہی تو ہوتی ہی وہ دعا اُس کے حق میں دنیا اور جو
 جز دنیا میں ہی اُس سے زیادہ * اور اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہی مرد و عورت
 قبروں کے اندر دنیا کے لوگوں کی دعا کے سبب بہارِ قون کے برابر
 ثواب * اور یہ یہی زند و عورت کے مرد و عورت کے واسطے
 استغفار مانگنے اور دعا کرنے کے سبب + روایت کی
 ترمذی اور بیہقی نے * فرمایا ﷺ لے جب دین اسلام میں آیا
 ہی کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہی اسلام لانا اُس کا اپنے یقین
 اور احلاص سے بلا شک و رفاق مسلمان ہوتا ہی بچتا ہی اللہ
 تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو جو پہلے کرچکا تھا + اور دیتا ہی اُسے بعد
 اُس کے ایک نیکی لے بدلے دس بیکوٹ کا ثواب ساپت سو تک بلکہ اُس سے
 بھی زیادہ * اور ایک بد نیکی لے ایک بدی اور چاہے تو یہ بھی
 مذے * یہ اُس کا فضل اور کرم ہی روایت کی بخاری نے *
 ھن جابر رضی قال قال رسول اللہ ﷺ * لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ
 وَلَا يُجْزَى مِنْ النَّارِ وَلَا آتَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * فرمایا
 ﷺ نے داخل نہ کرے گا کسی کو اُس کا عمل جنت میں اور نہ بچا دے گا دوزخ
 سے اور نہ میں * یعنی نہ داخل ہو گا نہ چھوے گا نہ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت
 سے اور فرمایا کہ کسی کو نجات نہ دے گا اُس کا عمل * ہو چھا لوگوں نے اور

نمک و مال رسول اللہ * فرمایا صحیحہ کو بھی نہیں * مگر یہ کہ چھپا دے اللہ تمہاری
 اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ * پس تھیک اور درست کرو
 اپنے عمل * اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاعت کے موافق * اور محنت
 اتھاؤ صبح اور شام کو اور نعوذی رات * اور بیچ کی چال
 اختیار کرو تا پہنچو تم منزل مقصود کو * بنے اُن نایون وقوفی عبادت
 میں افراط و تفریط نہ رہو * روایت کی بخاری اور مسلم نے *
 ان دو حدیثوں سے یوں معاوم ہو ا کہ کسی کو چاہئے کہ اپنی عبادت
 اور نیک عملوں پر عزم کرے یا بھروسہ رکھے کہ اُس دربار کا معاملہ
 عقل سے باہر ہی * کبھی ہزار برس کے عائد کو ایک دم میں
 مردود کرتے ہیں * اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لحظہ
 میں مغرب درگاہ * نالتے ہیں * مگر انسان کو بھی لازم ہی کہ
 عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اُس کی یاد میں رہے * اور اپنے
 عقیدہ و بھر فرمان برداری کے کام بجالایا کرے * اور نافرمانی کی
 باتوں کے گرد نہ جادے اور شہوات جسمانی اور دسائیں شیطانی
 سے اپنے تئیں بچا دے * کیونکہ ازل ہی عہد کی وقاداری اور
 شریعت کے احکام کی بجا آوری ظاہر الہی میں پائی جاتی ہی *
 باقی اختیار بدست مختار چاہے محمود ہے چاہے مکر ہے چاہے مقبول کرے
 چاہے مردود نہ دے * اور اسی اندیشہ نے اولیاءِ ربانیہ کو انکو تشریف
 یکسرے کیا ہی * اور اسی کہنے کے بعد بقولئے گلیچوں کو بار بارہ

کر رکھا ہی * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس قصے کو کہ ایک شخص نے
 نے عمل بخر کبھی نہیں کیا تھا * کہا اُس نے اپنے گھر والوں سے کہ جب
 وہ مر جاوے جاؤ اُس کو پھر آدھی خاک اُسکی دریا میں دیاؤ اور
 آدھی میدان میں اُڑاؤ * سو قسم ہی اُس خدا کی اگر مقد رکھا ہی
 اللہ نے کہ عذاب کرے اُس پر تو ایسا عذاب کرے گا کہ کسی پر
 نہیں کیا * پھر جب مر گیا کہا لوگوں نے جیسا اُس نے کہا تھا * پس حکم کیا
 اُس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اُس نے جو اُس میں گر تھا + اور
 حکم کیا میدان کو جمع کیا اُس نے جو اُس میں اُڑا تھا + پھر پوچھا خاوند نے
 اُسے زندہ کر کے ایسی وصیت کیوں کی تھی تو نے عرض کیا اُس نے
 گم کر آکر تیرے در سے اسی میرے خاوند * اور تو خوب جانتا ہی
 میرے احوال کو پس بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو * مطلب
 اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ بندہ اپنے تئیں بندہ اور اللہ تعالیٰ
 کو خاوند اور مالک بدل جائے اور اس بات کو اخلاص سے کہے
 اور دُعا کر اُسکی جناب میں بناوے * اگرچہ نفس و رشتہ طمان
 کے در خانہ سے بہت کچھ بریکام کیا ہو وہ خاوند اپنے فضل اور
 کرم سے البتہ معاف کرے * اور اُسکی قصور و نیکو بخشش سے * کہا انس
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے کہ اسی فرزند آدم جتنا کہ
 تودعا مانگا تا رہیگا اور اُسید رکھ بیگا مجھ سے خوش ہوگا میں تجھ کو جس عمل کے
 ساتھ تو ہوگا + اور اُسکا کچھ پروا میں نہیں رکھتا یعنی کوئی کہے کہ ایسے

گناہگار کو کیوں بخشا + اسی فرزند آدم اگر پہنچ جادین میرے گناہ
 کناروں تک آسماں کے بھر سماعت مانگے تو مجھ سے سماعت کروں گا میں تجھ کو
 اور مجھ پر دانیوں رکھنا * اسی فرزند آدم اگر آوے تو میرے
 پاس گناہوں سے بھرا زمین کے برابر بھر آوے تو اُس حال میں کہ
 میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤں گا * آؤں گا میں میرے پاس اتنی
 ہی مغفرت کے ساتھ * یعنی اگر شرک نہیں کیا تو نے اور طرح کے
 گناہ ہر اردن کیے ہیں تو اللہ بخشنے کا + بشرطیکہ توبہ نہایت اخلاص
 و محبت سے طرف رجوع کرے گا * رویت کی ترمذی اور احمد
 اور دارمی نے * فرمایا ﷺ نے تین چیزیں کہ بہر گناہوں سے بہن
 • پہنا لباس پریشین درویشوں کا اور دینا لمانہ * دعو اگر نہ بزرگوں
 کی محبت کا اور اُن کے افعال اور عادات کو چھوڑ دینا * برا کہنا
 دولت مندوں کو پھر اُن سے مانگ کر لینا * کچھ نہ سمجھنا ٹھانی کو
 اور لوگوں کی امانی سے لیکر کھانا * ابی ذر رضی سے کہا شداد
 ابن ادس نے کہ تانا یا رسول اللہ ﷺ نے سید الاستغفار کہہ کر تو *
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا مَلِیْ
 عَبْدُکَ وَوَعْدُکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَمُوْذِیْکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَدُوْا لَکَ
 بِعِیْنِکَ مَلِیْ وَاَدُوْا بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ * اور
 فرمان کہ جو کوئی پر ہے اس کا اعتماد کی رو سے دنیا سے بھر جاوے اُسے دین
 راست ہوئے تو وہ اہل جنت کے ہوگا * اور جو کوئی پر ہے اسے بطرح

رات کو پھر مرجا دے اُس رات کو صبح ہوئے تو وہ اہل جنت سے ہو گا روایت کی بخاری نے * اور فرمایا ﷺ نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کر تا ہی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تنگی سے اُس کو نجات دیتا ہی اور ہر طرح کے غم سے رائی بخشتا ہی * اور روزی دیتا ہی اُس کو ایسے مقام سے کہ شان گمان میں نہیں آتا * روایت کی احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ نے * کہا علیٰ عہم نے کہ فرمایا رسول ﷺ نے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ النَّوَابِ + یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی بند سے مومن کو جو آزمایا گیا ہی اور بلا میں دالا گیا ہی گناہوں کی اور پھر توبہ کر کے رجو لایا + اس سبب سے بخون لے نائب کو فضیلت دی ہی صالح کے اوپر کہ اُس نے سب طرح کی لذتوں کا مزہ پا کر اپنے تئیں الگ کیا ہی برخلاف صالح کے کہ وہ اُن مزدوں سے واقف ہی نہیں + اور فرمایا رسول ﷺ نے کہ جب یہ اکیلا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھی کتاب میں جو وہ اُس کے پاس عرش پر ہی * إِنَّ رَحْمَتِي مَبْقَاتٌ عَلَىٰ غَضَبِي * تحقیق میرے رحمت بقیت لے گئی ہی میرے غضب پر * سچ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے جوہر اور فصیل اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہی چنانچہ فرمایا ہی * رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ * اور فرمایا وعذابی مِثْبَابٌ بِهِنَّ شَاءَ * رحمت میری سب پر چھا گئی اور عذاب اسی رحمت سے بچتا ہی * یہ شان اُس کی دنیا میں تصور نہ کی س اور

و راست ہیں بہت ظاہر ہوگی * منہ رحم کہتا ہے کہ ان حدیثوں سے کوئی
 نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ ہر یکا کیوں سے راضی ہے * یا بد کانٹوں کو بد نہیں
 جاتا * یا گناہ گاروں کو بد لاندیگا * منہ رور اور سرکشوں کو نہ پکڑے گا *
 جیسی اُسکی صفت غفور رحیم تو اب ہی ایسی ہی منتقم اور
 شدید العقاب قہار بھی ہے * پس طریق مسماںی کا حق ہی کہ
 زندگی میں اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اُسکی فرمان رداوری
 کے کام کرتا رہے اور مسوعات سے اپنے تئیں خوب بچا دے *
 اور دُر کو اپنے حال پر غالب رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا لچھ بھروسہ
 نہ کرے اللہ پتا ہے تو سب کام اُسکے دست ہو جائیں گے * پھر
 جب سو یکے نزدیک پہنچے تو امید اُسکی مغفرت کی زیادہ رکھے
 اور اُسکے فضل اور کرم کا امیدوار رہے کہ وہ ان کی سب مشکلات
 اُسکی رحمت اور عنایت سے آسان ہو جائیں گی * یا اللہ یا کریم
 یا غفور تو مجھ خدا حاضر نا لائق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق
 دے * کہ پھر کسی برے کام کو نہ کی لذت میرے دل میں نہ آوے *
 اور دنیا کی مادیات نہ بلائیں اور خوبی میرے خاطر سے محو ہو جاوے
 * اور دم واپسین میرا تیری اور تیرے رسل محبوب کی یاد میں جسم
 کے باہر آوے * آمین ثم آمین اور سب مومن کی یہ آرزو رہے اور
 انہیں اس رحمت سے اپنی سہ فراز فرما بفضلہ و کرمہ و رحمتہ
 آمین *

* فضائل منفرقات حدیثوں کی +

سعد ابن زید رضی اللہ عنہ روایت ہی فرمایا ﷺ نے + مَنْ أَخَذَ شَيْئًا
 مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا بَطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ مِصْبَحِ أَرْضَيْنِ مَنْفِقٍ عَلَيْهِ *
 جو کوئی لے لیوے ایک بالشت زمین کی کسی ظلم نے بیشک
 دیا لگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ویسے ہی مسات تکرے زمین
 کے اُسکی گردن میں + سرہ رض سے روایت ہی کہ فرمایا
 حضرت رسول ﷺ نے * مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ حَقٌّ بِهِ وَيَبِيعُ
 الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ * ترجمہ جس نے پایا مال اپنا ایک شخص کے
 پاس پس وہ اُس کا حق ہی * اور دھونڈھ لے خریدار اُسے جمنے
 اُسکے پاس بیچا * یعنی اگر کسی نے کسی کا مال غصب کر کے
 لیا یا چرایا یا گم ہوا اور دوسرے کو مانا اور اُس نے بیچ دیا تو مالک
 مال جسکے پاس اپنا مال پادے لیوے + خریدار دعو کرے
 اُسپر جس سے مال اُس کا مانا روایت کی احمد نے * عن حسین بن
 علی علیہما السلام قال قال رسول الله ﷺ لِلنَّاسِ ذُلُّ حَقِّ رَأْيٍ جَاءَ مَلَى
 فَرَسٍ رَأَى أَحْمَدَ وَابُودَاؤْدَ * سوال کر نیوالے کا حق ہی اگرچہ
 گھوڑے پر سوار آدے * یعنی اُسکی شان پر لحاظ کر کے
 محروم نہ کیا جائے جو مقدم ہو اور موجود ہو دیوے * فرمایا ﷺ نے جو
 کوئی نیکی کرے کسب کیے ساتھ چاہئے وہ نیکی کر نیوالے کو کہتے جزاک اللہ
 خیرا * یعنی بدلا دے اللہ تجھ کو نیک اگر وہ صالح ہو اور اگر وہ فاسق ہو

تو بھی یہی کہہ نہ ایسے لفظ کہہ کہ جس میں راہ حق سے دور ہرے
 • یعنی صالح اور دلی نہ کہے بافہن کو صالح نہ جانے * اور جو کسی
 نیک کار سے آزار پادے تو اُسکی نیک کار سے انکار نہ کرے ،

اور گالی نہ دے اور ہر انہ کہے بلکہ یہی کہے • غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَنَا • اہل
 استقامت کا یہی طرزِ فقہ ہی * . ی . ی . عابثہ رض کہتے ہمیں کہ

فرمایا ﷺ نے • تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدَىٰ تَهَابٌ وَالضَّغَابِ • ہد یہ
 بھیجہ جو آپس میں کہ ہد یہ دور کرتا ہی دشمنی اور لکھ کیونکو * عن

ابن قتیبہ دَفَّ قَالَ ذَلَّ رَحُلٌ بِرَسُولِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 مَا أُرَا مُحْتَسِبًا مَقِيلًا غَيْرَ مُدْبِرًا يَكْفُرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ نَعَمْ فَلَمَّا ذُهِرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الْدِّينَ سَكَنَ إِلَيْكَ
 قَالَ جِبْرِئِيلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ • کہا ابی قتادہ رض نے جو بھائی ایک

شخص نے یا رسول اللہ آیا بتا دیکھو کہو اگر مارا جاؤں میں اللہ کی راہ

میں صابر ہو کر اور نیکی چاہ کر مقابلہ کر کر نہ آ لیتے بھاسک کر • دور

کرے گا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو اور بخشنے کا تجھے • فرمایا حضرت

نے • اے • پھر جب وہ شخص جلا پکار کر فرمایا آپس میں کہ ان مگر دین •

یعنی سب گناہوں کو اللہ بخشنے کا مگر دین جو نہیں بخردی جریل نے •

اس حدیث سے بندہ دن کے حق کی برائی سختی اور تاکید معلوم

ہوئی کہ یہ بندہ راہِ سعادت کے نہیں چھوڑتا • اور ابو ہریرہ رض کی

روایت سے معلوم ہوا جب کسی اقرضہ اور دیکو حاضر تھے پاس

لاتے تھے تو حضرت پو پو چھتے تھے کہ اُس نے ادا سے دین کو کچھ چھوڑا
 ہی پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اُس نے چھوڑا ہی تو اُس کی نماز پڑھتے تھے *
 اور نہیں تو اور مسلمانوں کو فرما دیتے تھے کہ تم برتو اُس کی نماز * پھر جب
 اللہ تعالیٰ نے ملکوں پر اسلام کی فتح دی تو حضرت نے خطبے میں فرمایا کہ میں
 زیادہ دوست اور خیر خواہ ہوں مومنوں کی ذات سے اُن کے حق میں + سو جو کوئی
 مرچا دے اب مسلمانوں سے اور رچا دے اُس پر دین تو ادا کرنا آسکا
 مجھ پر لازم ہی اور جو کچھ چھوڑ دے نہ کہ سو اُس کے وارثوں کا حق ہی
 * متفق علیہ * اور فرمایا مسلمانوں کی روح ادھر میں رہتی ہی جتنا
 دین دار رہتا ہی * یعنی بہشت میں نہیں جاتی نیک کاروں کے گروہ
 میں نہیں ملتی * اور فرمایا بعد کیسے گناہوں کے برے گناہوں سے ہی
 کہ آدمی بنیر ادا کئے دین کے مرچا دے اور کچھ بچھوڑ چا دے کہ
 اُس سے دین ادا ہو سکے * اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے کہ تین شخص ہیں کہ قیامت کے دن اُن سے میں جھگڑا
 یعنی ناراض ہو گا * ایک وہ جس نے قول قرار کیا میرے نام سے
 پھر پھر گیا اُس قول سے + دوسرا وہ جس نے بیچا آزاد کو پھر
 کھایا اُس کا مال * تیسرا وہ جس نے مزدور سے محنت کروائی
 اور اُس کی مزدوری مڈی * روایت کی بخاری نے * ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 میں دیکھا میں نے کہ جب لاتے تھے نیا کوئی پھاں پیغمبر خدا ﷺ کے
 پاس رکھتے تھے آپ اُس کو اپنی آنکھوں اور لبوں پر اللہ کی تعظیم

کی تنظیم کے لئے کہ تازہ آیا ہی وہ اُس راہ راہی سے اور فرماتے *
 اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ قَارِئًا اٰخِرًا ۝ بار خدایا جیسا دکھلایا پہلے
 تو نے اُس کے اول کو دکھانا اور پہنچا مجھ کو اُس کے آخر کو دینے میں۔
 آخر تک اس نعمت سے مجھے فائدہ نہ دے کہ * پھر بابت دیتے کہ کو نکو
 جو دین موجود ہوتے اُن دونوں کی مناسب کے سبب * اور

اس میں اُن کی خوشی چاہئے * عبد اللہ بن یزید السوطی نے پندرہ خد
 سے نقل کیا ۝ اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَايِهِ اَللّٰهُمَّ اَرِزْ قَبْلِيْ حَبِيْبًا
 وَحَبِيْبًا مِّنْ يَّنْفَعْنِيْ حَبِيْبًا عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِنْهَا اَحَبُّ فَاَجْعَلْهُ
 قَرِيْنًا لِّيْ فِيْهَا فَحَبِّبْ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِنْهَا اَحَبُّ فَاَجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّىْ
 فِيمَا اَحَبُّ رواہ ترمذی ۝ فرماتے تھے حضرت اپنی دعا میں ۝

اے روزی کر دینے دے مجھ کو اپنی محبت اور محبت اُس
 شخص کی کہ قاید کرے مجھ کو اُس کی محبت میرے پاس
 * یا اے روزی جو جز کرے مجھے روزی کی ہی اُس جزے کہ میں
 چاہتا ہوں اُسے پس کر اُس کو میری قوت کا سبب اُس جز میں جسے تو
 دست رکھتا ہے خداوند اسیری چاہت کی جز سے جس کو کہ
 تو نے مجھ سے الگ رکھا ہے سو کہ تو اُس کو فراغت کا
 سبب میرے واسطے اُس جز میں کہ جس تو دست رکھتا ہے *
 حامل ہر کہ اگر کوئی جز نہ بنا سے دینا ہی تو اُس کے شکر کی توفیق دے کہ شاکر
 دوست اپنے لئے میں چاہتا ہوں اور اگر نہ دے تو میرے دل کو اُس سے

الگ رکھ کر صابر فقیروں سے کہلاؤں * ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * صِنْفَانِ مِنَ اَهْلِ الدَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ
 مَعَهُمْ شَيْءٌ كَاذِبٌ الْبَقَرُ يَضُرُّ بَوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءُ
 الْاَعْيَانِ عَارِبَاتٌ مُسْبَلَاتٌ وَمَا ثَلَاثُ رُؤُوسٍ مِثْلَ سَمَةٍ نَكَبَتْ
 السَّائِلَ لَا يَدُ خَلِّ الْجَنَّةِ وَلَا يَجِدُنْ رَيْحَهَا وَإِنْ رَيْحَهَا اتَّوَجَدَ
 مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا رواہ مسلم * فرمایا حضرت نے دو قسم کے
 لوگ ہیں جہنمیوں سے کہ یقین نے انھیں نہیں دیکھا * یعنی اُس
 زمانہ پر کت نشان پاک و مطہر میں اُنکا جو دنہ تھا ایک و اگر وہ
 ہی کہ اُنکے پاس چابک ہی گاؤ دم مارتے ہیں اُس سے آدمیوں کو
 اور دو * اگر وہ اُنکا عورتیں ہیں کپڑا توہینے ہیں مگر ننگی ہیں
 * یعنی ایسا کپڑا پہنتی ہیں جس میں ستر نہیں دکھائی دے
 کپڑا باریک کہ اُس سے بدن ہی نظر آتا * کھینچتی ہیں مردوں
 کے دلوں کو اپنی طرف اور خواہش دکھاتی ہیں دست مرد و نائی
 طرف اسنے دلوں سے * یا سہ سے کپڑا اگر اکہ لوگوں کو سہ
 دکھا دیں اور چلتی ہیں دے اس انداز سے کہ مرد و نئے دل لبھا دیں
 سر اُن عورتوں کے جو راہ نہ دینے سے ادنیوں کے کو نیکے طرح دکھنا
 رہے ہیں ستارے سے * داخل نہو گئے دے جنت میں اور نہ ملیگی اُنکو
 جنت کی بو * باوجودیکہ جنت کی بولہ تہی رات ہی دور سے پہنچے بہت دور سے
 پائی جاتی ہی * بھائیو اس حدیث سے بھی ہمارے پیغمبر آخر الزمان

علیہ الرضوا انکم بیش گھوئی ثابت ہوئی چونکہ ایسے لوگ اس
 زمانے میں بہت نظر آتے ہیں کہ بکبر اور تبخیر کے چابک ہاتھ
 میں لٹے پرتے پھرتے ہیں اور دفعہ اپنی خلاف اسلام کے بنا کر کوچہ
 و بازار میں بجا رہے غریبوں مفلسوں کو مارنے دہرائے دکھ دیتے
 رہتے ہیں * اور عورتیں جھوٹی مسلمان کہہ بیان تو ہیں ہیں
 کھڑوا لیاں بھی خصوصاً شہر وں کم روئے والیاں جنہو نے اسلام
 کی محبت اور چال بھول دی اور کفار بیچاروں کی وضع اختیار کی *
 تھیک تھیک جی لباس اور دھنچ آٹنی ہی نہ سر نیگے جو راتا بندھے
 بہری کرے پھانی اور پھکھو لے باریک پوشاک جس میں ہرگز
 ستر نہیں چھپتا پتہ ہوئے نہ خوف اللہ کا نہ رسوگاہ اپنے شوہر بیچارے
 مرید کا کھلے بندوں انتہائی اکثریتی بھرتی ہیں + اور دوسروں کو بھی چال
 بہن سکھاتی ہیں اپنا سبباتی نہیں * اور خانم صاحب اور بیگم صاحب جو
 اگلے زمانہ کے مشرق ولس القبا کا عیب تھا وہی لقب اپنا مشہور کرتی ہیں *
 خود مذاق اپنے فضل و کرم سے ایسے برے وقت میں مسلمان مردوں اور
 بیگ بی بیوں کو ایسی مدچال عورتوں اور مردانہی صحبت سے محفوظ رکھ *
 اور انکو تو ذوق نیک بخنی اور نیک اطواری اور ایماندار کی عنایت فرما
 اور فرمایا تھا ہے جو کوئی اپنے نہیں طیب بنادے اور وہ مشہور نہیں
 عنایت میں اور بیسی چاہئے انکو عنایت نہیں اُس میں + پھر
 مردانہ کے علاج سے کوئی بیمار تو وہ خاص ہوگا * بدینہ واجب و تہ

ہی، اُس پر دیت اگرچہ قصاص نہیں ہی بسبب اذن مریض کے + ابو
 ہریرہ رضی اللہ عنہ میں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب نازل ہوئی آنہ مامعہ •
 اَیْمًا مَرَاتٍ دَخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَیْسَ مِنْهُمْ فَلَیْسَتْ مِنْ اَقْبِیِّیِّیِّ
 وَلَیْسَ بِدِیْنِہِ لَہُ اُحْنَتٌ وَآیْمًا رَحَلِیَّ جَدَّ وَلَدًا وَہُوَ یُظَرِّ لَیْہِ
 اِخْتِیَابَ اللّٰہِ مِنْہِ وَفُتِحَتْ عَلَی رُؤُوسِ الْخَلَایِیْقِ فِی الْاَوَّلِیْنِ وَالْاٰخِرِیْنِ
 رَوَاہُ بُو دَاؤُدُ وَالنَّسَآئِیُّ • جو عورت داخل ہوئی ایک قوم
 میں کہ اُس میں سے وہ ہیں یعنی رنا کیا اُس سے • پس نہیں
 وہ عورت لسی چھترین اللہ کی • یعنی اللہ کے وہیں اور رحمت
 سے خارج ہوئی • اور ہرگز داخل نہ کرے گا اللہ اُسکو بہشت میں •
 اور جو مرد منکر ہوا اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہی وہ اُسکی
 طرف • یعنی جانتا ہی کہ وہ اُسکا نطفہ ہی • نصیب نہ کرے گا اللہ
 تعالیٰ دیدار اُسکو اور نصیحت کرے گا اُسے تمام خلایق کے رد ہر
 اکلی اور پچھلے • یعنی قیامت کو سبکے سامنے اُسکو ذلیل فرما دے گا +
 روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے نقل کیا مکرہ نے ابن
 عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول ﷺ نے مینا دیونے کھانے
 سے • یعنی جو لوگ اپنی برائی اور بزرگی کے واسطے اور
 دوسروں پر فوقیت لیجانے کو ضد سے کھانا پکاتے ہیں اور دوسروں کو
 مغلوب کیا جاتے ہیں + اُنکا کھانا کھاوے اور دعوت اُنکی قبول
 نہ کرے + کما عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول ﷺ نے کہ فاسق کی دعوت

قول نکر • یعنی اُسکے بہاؤ نجاؤ کھانا کھاؤ * کہو نہ وہ اپنے لیے
میں حرام کے احیاط نہیں کرتا • اور کبھی ایسا ہی وہ ظالم بھی ہوتا
ہی تو باغبات اُس کا کھانا درست نہیں • کیونکہ وہ اذگوں کا مال ظلم
سے لیتا ہی • حسانہ کم کے دفتر کے محلے اور اُسکے نوکر کے سامانوں
کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہیں * اگر مسلمان اُنکی دعوت
قوں کر بیچے تو اُنکی حرست اور عزت برتھگی اور عوام کو کالینے
کی • ستاد یزدکی •

۱۔ مذہب عوام میں مانگا بدھے خواص میں شفاعت کا راجہ گڑا
پر آہی نہ دست لگاتے ہیں کہ ہمارے آدھے لوگ شفاعت
سے منکر ہیں • ۲۔ ہم سوچتے کہ ہم تو ہرگز اس شفاعت سے
جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول مقبول نے احادیث
میں فرمایا ہے اور علمائے تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہے منکر نہیں • وہ
شفاعت بالاذن ہی کسی کے اپنے اختیار کی نہیں • سو کئی دلیلین
لوگوں کے جو جمعے کو اس کتاب میں لکھی گئیں کہ واقعت اپنی مرز و درآہ
سے ماز میں اور ہم پر بیجا نوبت نہ لگا دیں اور دے نہست
لگا دینے کے عذاب سے بچیں • فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیتہ الکرسی میں •
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ • یعنی کون ایسا ہے کہ شفاعت
کرے اللہ کے پاس مگر اُسکے حکم سے • اور سورہ یونس کے پہلے رکوع
میں مَعْنَى شَفِيعٍ الْآيِنِ بَعْدَ اِذْنِهِ • یعنی نہیں ہی کوئی شفاعت کہ نبی

مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کر لے کے پیچھے اور سورہ انبیاء کے دوسرے
 رکوع میں * لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ اِذْنًا وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْعِقُونَ *
 یعنی شفاعت نہیں کرتے فرشتے اور مقرب بندے مگر اُسکی
 جس سے راضی ہوا اللہ اور شفاعت کرنیوالے اُسکی ہیبت
 سے دہاتے ہیں کہ ہماری شفاعت کہیں سے سے برآمد
 بنجائے ۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالے
 بعد حکم کے بھی ہر کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے
 مگر جسکے حق میں مرضی اللہ کی بات کیے * اور اگر حکم کے بعد جسکے
 حق میں حکم نہیں ہوا شفاعت کریں گے تو مقبول نہوگی * چنانچہ
 اسی کا اشارہ فرمایا ہے * وَلَنْ نَنْفَعَهُ اللَّهُ عَذَابًا اِلَّا مِنْ اِذْنٍ لَهُ
 فایده نکریگی شفاعت کسی کی اللہ کے پاس مگر جسکے حق میں حکم دیا گیا
 * اور ہوا اب لہ نہ میں اور سر میں فعل کے پانچویں مقصد میں اس
 طرح لکھا ہے * اَمَّا مَنْ يَغْتُرِبُ الْجَمَالَ مِنْ اَنَّهُ لَا يَرْضَىٰ اَنْ يَدْخُلَ
 اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِهِ النَّارَ فَهُوَ مِنْ حُرُورِ الشَّيْطَانِ لَهُمْ وَلَعِبُهُمْ
 قِيَامُهُ يَرْضَىٰ بِمَا يَرْضَىٰ بِهِ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَهُوَ سَمِيعٌ
 اَوْ يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ يَسْتَحَقُّهَا مِنْ اُمَّةٍ رَّا الْعَذَابَ لَمْ يَسْأَلِ
 اللہ ﷻ اَحَدٌ يَشْفَعُ فَاَذِنَ رَسُولُ اللہ ﷺ عَرَفَ بِهِ وَبِحَقِّهِ مِنْ اَنْ يَقُولَ
 لَا اَرْضَىٰ اَنْ يَدْخُلَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِي النَّارَ اَوْ يَدْخُلَ هَا بَلْ
 رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ اِذْنًا لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَشْفَعُ لِقَوْمٍ شَاءَ اللہ

اَنْ يَسْمَعَ فِيْهِ وَلَا يَسْمَعْ فِيْ خَيْرٍ مِّنْ اَدْنٰى لَّكَ وَهَآءِضِيْ بِهٖ • يَدْنِيْ مَغْرِبُ
 هُوَ نَاطِقًا بِهٖ ۱۔ سبر کہ پتا نہ سر ہر اٹھتے راضی ہو گئے کہ داخل ہو کوئی
 انکی اُست میں سے جہنم میں شیطانی فریب سے ہی اور کھینچے
 ہیں دے اُسے لیکر • اصل بول ہی کہ یہ سبر • اٹھتے راضی ہو گئے
 اُس سے جس سے اُن کا رُک راضی ہوا • اور • پال پر دگر
 داخل کر بگاڑتے ہیں جو اُس کے لائق ہیں کافر دے اور لانا دگر
 سے • • اُس کے ہر مقرر کر بگاڑتے رسول محمدؐ کے واسطے ایک
 ہر شفاعت کرے دے اُس ہر ہر اور دے • • • • •
 اُس ہر اور اُس کے حق • • • • •
 میں راضی کرے • • • • • کسی کو جہنم میں بارگاہِ محمود سے
 اُس کو اُس میں • • • • • بیکہ اللہ تعالیٰ حکم کر بگاڑتے شفاعت کے
 مقدمے میں • • • • • شفاعت کرے دے اُسکی جے اللہ چاہے گا کہ
 شفاعت کی حادے اُسکی • • • • • شفاعت ہر نیکی دوسرے کسی
 کی کہ جہ کا اذن نہیں ہوا اور اُس سے اللہ راضی نہیں ہوا • اور
 لہاب لہ وبل سعادۃ الترنل میں جو شہور ہی نفیر خاٹن شیخ
 طرازین الدفن بدادیسے • • • • • فرمایا اس نے • • • • •
 يَسْمَعُ مِنْهُ الْاَيَّادِيْہٖ اَمْ يَأْمُرُہٗ وَهٰذَا اِسْتِفْہَامٌ لِّكَارِہِ وَالْمَعْنٰی
 لَا يَسْمَعُ مِنْهُ اَحَدٌ اِلَّا بِاَمْرِہٖ وَاِذَا دَعٰہُ وَذٰلِكَ اَنَّ الشُّرَکُوْنَ
 لَا يَسْمَعُوْنَ اِلَّا مِمَّا يَشِیْقُوْنَ وَالْاَمْرُ الْاٰخِرُ اَنَّهُ لَا فَهَامَ لَا حُدُودَ

اَلَا مَا اسْتَنْدُوْهُ يَقُوْلُوْهُ اِلَّا بِذِيْهِ يُرْبِدُ بِذٰلِكَ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ
 وَشَفَاعَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَمَلَا تَكُنْ وَشَفَاعَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 مَا وَرَتْنَا سِرِّ كَبِيْرٍ مِّنْ هٰى * لَا يَمْلِكُ اَحَدٌ اَوْ مَ الْقِيَمَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْدِرُ
 اَحَدٌ عَلَى الشَّفَعَةِ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لَعَلَّ فَيَكُوْنُ الشَّفِيعُ فِي الْحَقِيقَةِ
 الَّذِيْ يَبَاذُنْ اِلٰى قَلْبِ الشَّفَاعَةِ فَكَانَ لَا شُغْلًا بَعْدَ اَدْوَانِ اَوَّلِيْ مِّنْ
 الْاَشْغَالِ بَعْدَ اَدْوَانِ هَيْرَةِ اَدْوَانِ * بنے کوئی مالک نہیں قیامت
 کے دن کسی چیز کا جس قدر تہہ رکھنا کوئی شفاعت
 پر مگر اللہ کے حکم سے * بس حقیقت میں وہی شفیع ہوا جو
 حکم کرتا ہی اس شفاعت کا پس مشغول رہنا اللہ کی عبادت
 اور تائبہ ای میں اولیٰ ہی دوسروں کی عبادت اور تائبہ ارمی
 سے نقطہ * تفسیر خازن میں یہ بھی ہے * قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ لِلّٰهِ
 الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا اَمْ لَا يَشْفَعُ اَحَدٌ لَّا بِذِيْهِ فَكَانَ الْاَشْغَالِ بَعْدَ اَدْوَانِ
 اَوَّلِيْ لِاَنَّهُ هُوَ الشَّفِيعُ فِي الْحَقِيقَةِ وَهُوَ يَبَاذُنْ فِي الشَّفَعَةِ لِمَنْ يَشَاءُ
 مِّنْ عِبَادِهِ * بنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہہ دے اے محمد اللہ کے
 اختیار میں ہی شفاعت سب کی * یعنی کوئی شفیع نہ ہوگا مگر اللہ
 کے اذن کے بعد * پس مشغول رہنا اُس ہی کی عبادت اور
 فرمان برداری میں بہتر ہی کیونکہ حقیقت میں وہی اللہ شفاعت
 مگر نبی الہی * اور وہ حکم کریگا شفاعت کرنے کے لئے جسکے
 حق میں چاہیگا اپنے بندوں سے * اور شفاعت عطسی کی مرث میں

آپ ہی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : « فَاَمَّا ذُو الْمِرْيَاقَيْنِ فَيَا دُنْ لِي +

یعنی پس اذن طلب کر دو کاٹن اپنی سب سے سو ذن دیگا وہ مجھ کو

اور شہ بنح ابن الدین بن علی النعمانی شہ بنح بن جبھر کی کہنے

شاگرد کے کہ شہ اطاعت ہے لکھا ہے * « وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَشْفَعُ لِمَنْ يَجْعَلُ

يَهْدِيهِ إِلَى يَسْعَىٰ إِيَّاهُ ذُنَّ قَاتٍ فِي شَفْعَتَيْهِ + یعنی خانو کہ پیغمبر خدا

ﷺ شفاعت نہیں کیجیگا سب لوگوں کا حق میں رہا شفاعت کر گیا۔

اُس کی جس کے حق میں اذن دیا اللہ تعالیٰ کہنے * « اور بخاری میں غلول

کے ذکر میں شہ طہ بن یثرب لکھا ہے ان رسول اللہ ﷺ لا اقبض

احدکم یوم القیمہ و علی رستمہ صاعۃ فبقول یا رسول اللہ

اھشی و اقول لا اھلک تک بمن لا ھلک قَدْ اَدْبَغْتُک + ما علی قاری

نے مشکوہ و شہرہ کی شہرح میں اس پر بیٹ لے بیٹھے لکھا

ہی ہیں * « قَدْ قَامَتْ لَکَ فِی الدُّنْیَا اَنْ تَغْلُوْا وَاَسْبَقَ وَاَخْلَعَتْ

مِنْ حِمْلِهِ اِذْ اَبْقَامُ لِنَاقِلِ قَوْلٍ فَاَلِیَوْمَ لَا اَمْلَکَ لَکَ اَنْ اَدْفَعُ

عَنْکَ مِنْ حَذَابِ اللّٰہِ شَیْئًا + یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ

آد بگاتم میں سے قیامت کے دن ایک شخص میرے پاس اس

حالت میں کہ اُس کی گردن پر سو مار دیا ہو گا کہ لٹکے گاں سے

جوری کیا تھا * پس کہنا رسول اللہ میرے ذہن کو پہنچو * پس کہو لو کہ

جو اب میں اُس کے مانگ نہیں ہو میں میرے لئے اللہ کے پاس کسی

جو کچھ اور تحقیق کہانہ میں نے لکھ کر دیا میں کہ غلول اور خیانت

اور حوری کرنے سے قیامت میں ہذا ہو گا۔ پھر مادی دنیا کا
 قونے میرے کہنے کو * سو آج کے ان اختیار نہیں رکھتا بن تیرے
 لیے کہ دور کروں تجھ سے کچھ عذاب خدا کا نقطہ ۱۰ آیت
 اور احادیث اور اقوال سے علمائے دین کے معاہدہ ہو کہ
 مختار کامل اور تصرف علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کارخانہ میں
 کوئی نہیں کہ جو چاہے کرے * نہ دنیا میں نہ آخرت میں والہ عتاب
 ہونا بدد کے فیدیوں کے مقدمے میں اور اُم مکنو م دنیا کے مقدمے
 میں جہاں قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ یہ ہوتا *
 اور آہ ایسے لک میں امر شبی اور آہ اعتق اولم تستغفر کیوں
 نازل ہوتا * اور آہ انک لا تہا ہی من احببت و لیکن اللہ یہ دین
 من یشاء کا کیا مطلب سی * مگر جو فعل بدوں علاقہ کسی سب کے
 انبیا اور اولیاء سے بطریق فرق عادت کے ظاہر ہوا ہی جیسا
 فرزند ہونا با تمھہ عورت کا اور شفا دینا مریض کا سودہ محض اللہ
 تعالیٰ کی جناب میں النجا کرنے سے ہوا ہی * اور سوہر لوگ ابسی
 با تو نکو بزرگوں کی دعا کی سمجھتے نہیں * اور کرنے والا اور
 بر لے والا وہی مختار حقیقی ہے ۱۰ سو اسطے انکے ایمان میں خلل
 نہیں آتا * اور شرک اور عوام مسلمان خصوصاً عورتوں ۱۰
 با تو نکو بزرگوں کی ارواح سے باتوں سے علاقہ طاری کر اُنہی
 مذہب یا مانتے ہیں * اللہ بنا میں رکھے ہر کو اور سب مسلمانوں کو

آمین ہم آمین •

ایسی ہی تحریر اور تقریر ہے جسے مولانا محمد اسماعیل رح محمد شہ
 دہاوی کی تقویت اور کامیابی میں • جس سے مسلمانانِ دین محمدی اور
 مخالفین طرہ و قدر و احادیث منکر ہو کر اُنکے اور مومنین اور صالحین اور
 کے حق میں طعن و تشنیع کرنے لگے • اور کلمات نابالغ و مسلمانان
 کی شان سے بعید ہی زبان پر بلکہ تحریر میں لائے • سو باشبہ دے
 لوگ دنیا کی بدنامی اور عاقبت کی رو سے مابھی کی دولت پہا • دنیا
 میں عامیے دیندار منصف مراج کے نزاکت اور دانا فہم
 کے میدان میں اُس شہنشاہ عظیم لشکر ستارہ نقیہ اور اُس نبی
 مطیع و شفیع کے حضور میں اپنا عہد اور بغض کے سبب
 حاصل کر چکے • الہی ہمسکو اور ہمارے بھائیوں کو اُس ہی عقیدہ
 نیک پر کراہل سنت و جماعت کا ہم عقیدہ ہی قائم رکھ
 اور دشمنوں کی عداوت اور مخالفوں کی مخالفت سے ہمارے
 عزت اور ارادے کی محافظ کر • آمین ما رب العالمین بفضلہ و کرمہ
 اور صفت سے سرور عالم شفیع امم حضرت محمد مصطفیٰ احمد
 مجتبیٰ و جمیع انبیاء مرسلین و مالک مقررہ و مومنین و صالحین
 کے • اور مخالفین نادان کہتے ہیں کہ تقویت ایمان میں نیکو حکم
 شان کی ہمتی اکی ہی • لیکن • اُس کے اندھے نہیں سمجھنے کہ کس
 کی عظمت اور شوکت اور کبریا، اور بزرگی اور مختاری کے

روبرو یوں بیان کیا ہے • حقیقت یقیناً تو سچ بات ہی ہے کہ اُس شاہنشاہ
 جلیل القدر عظیم الشان کے روبرو کسے کی برائی نہیں اور کہانی
 دم نہیں ہمارا سکنا اور سب جہان اور منجھ میں اور لاچار اور عاجز •
 اور جس مقام میں اُس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان
 جس نے کیا ہے تو اُس کو ضرور ہوا ہے کہ سب کی چھٹائی خود ما اُن
 لوگوں کے اختیار ہے اور عاجزی کا بیان کرے جنکے برائی عوام کی
 نظر وہ میں چھٹائی ہوئی ہے • اور اُنکو اُس کے کارخانے میں شریک
 اور مختار جانتے ہیں • اور اسہم خیال فاسد ہر اُنکے نذر باز جانتے
 ہیں اور مشکل کشا کارروائی سمجھتے ہیں • چنانچہ بشرح بعدی کہتے
 ہیں پاکستان یقیناً • اگر تیغ فہر بر کشد نبی و دلیہ سرور کشد • ایضا •
 گریہ بخش خطاب فہر کند • انبیاء را نہ پای مغفرت است • اور بوسستان
 ہیں ہی • دران روز کز فعل برسند قول • الو العزم دانن ہر زرد
 زہول • شیخ فرید الدین عطار کا قول ہے • دل اندر محمد باید ای
 دوست بست • کہ عاجز تر است از صنم ہر کہ ہست •
 اس کتاب کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو کہ اکثر حدیثیں اس کتاب
 میں مشکوٰۃ شریف کی ہیں اور بعضے احیاء العلوم اور ذخیرۃ الیہوک
 کی تصحیح کر کے لکھی گئی • جو مسلمان اُن پر عمل کریں گے • انہیں
 جو رسول کی رضا مند بنی دولت و دونو جہان یقیناً ملا مال • گا •

+ فہرست تفسیر الفاظین

صفحہ

تفصیل

- ۵ پہلا باب ایمان کے بیان میں
- ۲۶ فصل شرک اور کبیرہ گناہوں کے بیان میں
- ۴۰ فداں ترقیہ بر کے بیان میں
- ۵۸ دوسرا باب سنت کے بیان میں
- ۱۰۸ لڑکا بڑا ہونے میں اور بعد اُس کے کیا کیا کام کرنے میں
- ۱۱۱ نکاح کا قاعدہ
- ۱۵ سنت کے موافق طریق مسلمانوں کا مرنے کے وقت
- ۱۲۵ جن بیویوں کا نکاح ناجائز ہو اُن کا بیان
- ۱۲۸ محرم کے مہینے میں جو کرنا چاہئے اُس کا بیان
- ۱۳۱ تیسرا باب عالم کے پانچ میں
- ۱۵۰ چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان میں
- ۱۸۴ پانچواں باب قیامت کے بیان میں
- ۱۹۷ چھٹا باب دوزخ کے بیان میں
- ۲۱۲ ساتواں باب بہشت کے احوال میں

صفحہ

تفصیل

آتش و ان باء مان ماب اور ہمدیہ کے حق کے بیان میں ۲۱۸

نوان باء اور دکھانے والوں کے بیان میں ۲۲۵

دسواں باب رکوتہ اور عشر یعنی زراعت کا خزانہ دینے کے

احوال میں ۲۳۰

اکیسواں باب شراب و غیرہ زہرہ ہائے والوں کے بیان میں ۲۳۵

بارہواں باب نہار کے بیان میں ۲۴۱

تیسرہواں باب قرآن شریف پر تھمنے کے بیان میں ۲۴۹

چودھواں باب ماہ مبارک رمضان کے احوال میں ۲۵۸

پندرہواں باب حج کے بیان میں ۲۶۶

سولہواں باب عائد اور جورو کے حق کے بیان میں ۲۷۴

سترہواں باب بھوتہ اور کذب کی برائی کے بیان میں ۲۸۴

اٹھارہواں باب غصہ اور جفا کرنے کی برائی کے بیان میں ۲۸۸

اُبسواں باب حسد اور دشمنی اور دکھانے کو عیادت

کرنے کے بیان میں ۲۹۲

یسواں باب تکبر اور غصہ کے بیان میں ۲۹۹

اکیسواں باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان میں ۳۱۷

بائیسواں باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں ۳۲۵

- ۳۵۱ تیسواں باب انوشعر کے احوال کے بیان میں
- ۳۵۸ چوبیسواں باب مائیم اور نوہ کی برائی کے بیان میں
- ۳۶۱ چھبیسواں باب اسمین الہم فعلین میں اول فعل تو یہ کی
- فعل اس میں اُن الفاظ کے بیان میں جن کے لئے سے
- ۳۶۲ آدمی کافر ہو جانا ہی
- فصل اس میں دغا باز پیروں کا حال اور دغا بازی کی
- ۳۶۸ صفات لکھی گئی
- ۳۸۰ فصل اس میں اور قسم کی ہفتہ بیس میں
- ۳۸۷ فصل متفرقات ہانوں کے بیان میں
- ۳۱۲ فصل شغافات کی تحقیقات میں
- + حاشیہ الطبع +

* الامیر اللہ والہ اللہ کہ اس کتاب سعادت انتساب کو خادم الطبع *

• محمد محسن نے محسنی موفی امیر الدین صاحب دغہ دمی •

• مولوی غلام امین خان صاحب کی شہادت سے •

• ۲۹ جمادی الاول ۱۲۶۸ ہجری کو •

* مطبع نوی دہلی محسنی میں محمد پروایا •